تذکرۂ علماءِ اہلحدیث

www.KitaboSunnat.com

جلد ۸

شیخ الحدیث حضرت العلام محمد علی جانباز رحمہ اللہ

پروفیسر ساجد محمود صفدر

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ علماء اہلحدیث پاکستان

جلد سوم

حسب الارشاد

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانباز دام اللہ فیوضہم

ترتیب و تالیف

پروفیسر ساجد محمود یوسف

شعبۂ تصنیف و تالیف

جامعہ ابراہیمیہ رجسٹرڈ

ناصر روڈ سیالکوٹ

فون ۸۸۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ علماء اہلحدیث پاکستان

جلد سوم

حسب الارشاد

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانباز ادام اللہ فیوضہم

ترتیب و تالیف

پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد

شعبۂ تصنیف و تالیف

جامعہ ابراہیمیہ

ناصر روڈ سیالکوٹ

فون ۸۸۱۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوقِ طباعت محفوظ ہیں

نام کتاب ——— تذکرہ علماءِ اہلِ حدیث پاکستان

نام مؤلف ——— پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد

ضخامت ——— ۴۰۰ صفحات

تاریخِ اشاعت ——— نومبر ۱۹۹۲ء

تعداد ——— گیارہ صد (۱۱۰۰)

مطبع ———

مقامِ اشاعت ——— جامعہ ابراہیمیہ ناصر روڈ سیالکوٹ شہر

قیمت ——— روپے

ملنے کے پتے

- نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور
- سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور
- مدینہ کتاب گھر، اردو بازار گوجرانوالہ

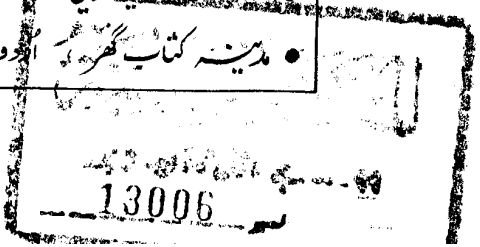

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست اسماء علماء کرام

نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۴۲	مولانا علی محمد سعیدی	۱۴
۱۴۳	مولانا قاری عبدالحفیظ	۱۹
۱۴۴	مولانا عبدالستار الحماد	۲۱
۱۴۵	حکیم عنایت اللہ نسیم	۲۳
۱۴۶	مولانا عبدالغفار اعوان	۲۵
۱۴۷	مولانا عبدالسلام بھٹوی	۲۶
۱۴۸	مولانا عبدالعظیم الصاری	۲۸
۱۴۹	مولانا عبدالوکیل عبدالحق ہاشمی	۳۰
۱۵۰	مولانا عبدالقادر ندوی	۳۲
۱۵۱	مولانا عبدالکریم ثاقب	۳۶
۱۵۲	مولانا عبدالرحمان کیلانی	۳۸
۱۵۳	مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی	۴۱
۱۵۴	مولانا عبدالمجید اصلاحی	۴۶
۱۵۵	پروفیسر عبدالروف ظفر	۴۸
۱۵۶	مولانا عبدالعلیم یزدانی	۵۱
۱۵۷	پروفیسر عبدالحکیم سیف	۵۳
۱۵۸	مولانا عبدالسلام سلفی ہزاروی	۵۵
۱۵۹	مولانا عبدالرحمان عزیز الہ آبادی	۵۷
۱۶۰	مولانا عبداللہ ناصر رحمانی	۶۰
۱۶۱	مولانا سید عبدالشکور اثری	۶۱
۱۶۲	مولانا عبدالعزیز رحمہ	۶۲
۱۶۳	مولانا عبدالرحمان سلفی	۹۰
۱۶۴	مولانا محمد عمر جونیجو رحمہ	۹۲
۱۶۵	پروفیسر قاضی عبدالمجید	۹۳
۱۶۶	مولانا حکیم عبدالرحمان خلیق	۹۴
۱۶۷	مولانا حافظ عبدالرزاق	۱۰۵
۱۶۸	مولانا علیم ناصری	۱۰۶
۱۶۹	مولانا عبدالقیوم رحمہ	۱۰۸
۱۷۰	مولانا ابوالسلام عبدالرؤف	۱۱۲
۱۷۱	مولانا حافظ محمد خاں المعروف عطاء اللہ	-
۱۷۲	مولانا عبدالواحد	۱۱۴
۱۷۳	مولانا عبدالغفار شاہ عتیق	۱۱۷
۱۷۴	مولانا عبداللطیف انبالوی	۱۱۸
۱۷۵	مولانا عبدالرزاق	۱۲۰
۱۷۶	مولانا عبدالقیوم سلفی	۱۲۱
۱۷۷	مولانا قاری عبدالسلام	۱۲۲
۱۷۸	مولانا عبدالرشید ارشد میانوالوی	۱۲۴
۱۷۹	مولانا عبدالمجید	۱۲۵
۱۸۰	مولانا عطاء اللہ طارق	۱۲۶
۱۸۱	مولانا عبدالخالق اسداللہ طور	۱۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۸۲	مولانا عطاء اللہ ساجد	۱۳۴
۱۸۳	مولانا عبدالستار حنیف	۱۳۶
۱۸۴	مولانا عبدالعزیز	۱۳۸
۱۸۵	مولانا ابونعیم عبدالرحیم	۱۴۰
۱۸۶	مولانا عبدالحق کمبیانہ	۱۴۱
۱۸۷	مولانا عبدالحمید	۱۴۲
۱۸۸	مولانا عبدالحمید عامر	۱۴۳
۱۸۹	مولانا ابوحمزہ عبدالحمید مری	۱۴۵
۱۹۰	مولانا علی محمد	۱۴۷
۱۹۱	مولانا علی محمد خیالوی	۱۴۸
۱۹۲	مولانا عطاء الرحمٰن اشرف	۱۴۹
۱۹۳	مولانا عبدالرزاق ہزاروی	۱۵۲
۱۹۴	مولانا ابومحمد عبدالستار	۱۵۳
۱۹۵	مولانا عبدالرحمٰن نعیم	۱۵۴
۱۹۶	مولانا عبدالرحمان ساہیوالوی	۱۵۶
۱۹۷	مولانا عبدالرحمان عتیق	۱۵۷
۱۹۸	مولانا عمر فاروق سعیدی	۱۵۸
۱۹۹	مولانا محمد عزیر فاروقی	۱۵۹
۲۰۰	مولانا عبدالعزیز	۱۶۰
۲۰۱	مولانا عبدالتواب ثاقب طور	۱۶۱
۲۰۲	مولانا عبدالقیوم عاجز	۱۶۴
۲۰۳	مولانا عزیز الرحمان	۱۶۶
۲۰۴	مولانا عبداللطیف	۱۶۸
۲۰۵	مولانا عطاء اللہ کلسوی	۱۶۹
۲۰۶	مولانا عبدالرحمان نورپوری	۱۷۰

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۰۷	مولانا محمد عبداللہ بھٹوی	۱۷۲
۲۰۸	مولانا حافظ عبدالرحمان	۱۷۳
۲۰۹	مولانا عبدالغنی	۱۷۴
۲۱۰	مولانا محمد عارف	۱۷۵
۲۱۱	مولانا عبدالکریم	۱۷۶
۲۱۲	مولانا ابوالجمیل حافظ عبدالعلیم	۱۷۸
۲۱۳	مولانا حافظ محمد عثمان	۱۸۱
۲۱۴	مولانا عبدالصمد رہ بالوی	۱۸۲
۲۱۵	مولانا ڈاکٹر عبدالغفور چودھری	۱۸۳
۲۱۶	مولانا عبدالرحمان فیصل آبادی	۱۸۴
۲۱۷	مولانا عبدالرحمان	۱۸۵
۲۱۸	مولانا محمد عمر فاروقی	۱۸۶
	غ	
۲۱۹	مولانا پروفیسر غلام احمد حریری	۱۸۷
۲۲۰	پروفیسر غلام نبی عارف	۲۰۰
۲۲۱	مولانا غلام رسول گرجاکھی	۲۰۴
۲۲۲	مولانا محمد غلام الدین	۲۰۵
۲۲۳	مولانا غلام محمد	۲۰۶
	ف	
۲۲۴	مولانا حافظ فتح محمد فتحی	۲۰۸
۲۲۵	مولانا فاروق احمد راشدی	۲۱۶
۲۲۶	مولانا فضل الرحمان کلیمی	۲۱۸
۲۲۷	ڈاکٹر فضل الٰہی	۲۲۰
۲۲۸	مولانا فضل کریم عاصم	۲۲۳
۲۲۹	مولانا فیض عالم صدیقی	۲۲۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۳۰	مولانا فاروق اصغر صارم	۲۲۲
	ق	
۲۳۱	مولانا قدرت اللہ فوق	۲۳۵
	ک	
۲۳۲	مولانا کرم الدین سلفی	۲۳۷
	م	
۲۳۳	مولانا حافظ محمد گوندلوی	۲۴۳
۲۳۴	مولانا معین الدین لکھوی	۲۶۷
۲۳۵	مولانا سید محب اللہ شاہ	۲۷۳
۲۳۶	مولانا محمد شام کوٹی	۲۷۷
۲۳۷	مولانا محمد علی جانبازؔ	۲۷۹
۲۳۸	مولانا محمد حسین بلوچ	۲۸۳
۲۳۹	پروفیسر قاضی مقبول احمد	۲۸۷
۲۴۰	مولانا محمد مدنی	۲۹۰
۲۴۱	مولانا محمود احمد میر پوری	۲۹۲
۲۴۲	مولانا محمد منیر قمر	۲۹۵
۲۴۳	مولانا محمود احمد غضنفر	۳۰۶
۲۴۴	پروفیسر حافظ مشتاق احمد	۳۰۸
۲۴۵	پروفیسر مزمل احسن شیخ	۳۱۰
۲۴۶	پروفیسر محمد مبارک	۳۱۲
۲۴۷	پروفیسر محمد حسین آزاد	۳۱۵
۲۴۸	مولانا محمد علی مسلم چیمہ	۳۱۷
۲۴۹	مولانا حافظ مقبول احمد	۳۱۸
۲۵۰	مولانا ابو الطیب محمد اکال گڑھی	۳۲۰
۲۵۱	مولانا محمد حسین کلیم	۳۲۱

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۵۲	مولانا محمد خاں نجیب	۳۲۳
۲۵۳	مولانا محمد ابو القاسم بھٹوی	۳۲۵
۲۵۴	مولانا محمد علی	۳۲۶
۲۵۵	مولانا منصور احمد غازی	۳۲۸
۲۵۶	مولانا منیر احمد شاکر	۳۳۰
۲۵۷	مولانا محمود قاسم اوکاڑوی	۳۳۱
۲۵۸	مولانا محمود احمد مرید کے	۳۳۳
۲۵۹	مولانا قاری محمد منیر	۳۳۴
۲۶۰	مولانا محمود احمد سیالکوٹی	۳۳۵
	ن	
۲۶۱	مولانا پروفیسر نذیر احمد ملک	۳۳۶
۲۶۲	مولانا نصر اللہ بھٹی	۳۳۸
۲۶۳	مولانا نجیب اللہ طارق	۳۴۰
۲۶۴	مولانا نذیر احمد شبلی	۳۴۲
	و	
۲۶۵	مولانا ولی اللہ بھاگیوال	۳۴۳
	ھ	
۲۶۶	مولانا ہدایت اللہ ندوی	۳۴۶
۲۶۷	چودھری ہدایت اللہ خاں	۳۴۷
	ی	
۲۶۸	مولانا پیر محمد یعقوب قریشی	۲۴۸
۲۶۹	مولانا محمد یعقوب گوجروی	۳۵۰
۲۷۰	مولانا ابو السلیم محمد یوسف	۳۵۳
۲۷۱	مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز	۳۵۸
۲۷۲	مولانا محمد یحییٰ شرقپوری	۳۶۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۷۳	پروفیسر محمد یوسف الکاظم	۳۶۳
۲۷۴	پروفیسر محمد یامین محمدی	۳۶۶
۲۷۵	مولانا محمد یونس اثری	۳۷۰
۲۷۶	مولانا محمد یونس دہلوی	۳۷۴
۲۷۷	مولانا محمد یوسف ضیاءؔ	۳۷۶
۲۷۸	مولانا حافظ محمد یوسف	۳۷۹
۲۷۹	مولانا محمد یحییٰ گوندلوی	۳۸۱
۲۸۰	مولانا محمد یحییٰ میاں چنوں	۳۸۳
۲۸۱	مولانا محمد یٰسین شاد محمدی	۳۸۵
۲۸۲	مولانا حافظ محمد یحییٰ خاں	۳۸۶
۲۸۳	مولانا محمد یحییٰ کاظم	۳۸۷
۲۸۴	مولانا محمد یحییٰ جانبازؔ	۳۸۸
۲۸۵	مولانا سید محمد یحییٰ	۳۸۹
۲۸۶	مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمانی	۳۹۱
۲۸۷	مولانا حکیم محمد یوسف	۳۹۴
۲۸۸	مولانا محمد یوسف	۳۹۶

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

جنوری ۱۹۸۹ء میں "تذکرہ علماءِ اہل حدیث پاکستان" کی ایک جلد جو اَبجدی ترتیب کے لحاظ سے ردیف ع کے تقریباً نصف تک کے اسماءِ گرامی والے ۱۴۰ علماءِ کرام کے حالاتِ زندگی اور تراجم پر مشتمل تھی زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین کے ہاتھوں تک پہونچی۔ اس جلد میں ہم نے بقیہ کام کی تکمیل و طباعت کا وعدہ بھی کیا تھا۔

الحمدللہ: جماعتی حلقوں کی طرف سے اس کتاب کو جو پذیرائی ہوئی وہ ہماری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ جس انداز میں اس کام کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا، اس سے ہمیں بڑا حوصلہ ملا اور اس کام کی تکمیل کے لیے ایک نیا ولولہ پیدا ہوا۔ ہمیں اس بات سے ازحد مسرت ہوئی کہ ہماری یہ نگارشات بعض اخبارات و جرائد کے صفحات کی زینت بنیں۔ اور بعض قلمکاروں نے اپنی اپنی تحریروں میں انہیں سمویا۔

کاش کہ وہ حوالہ دے کر اپنی بلند اخلاقی، وسعتِ ظرفی کا اظہار فرماتے۔ ہم اپنے اُن مخلص احباب و بزرگان اور بہی خواہوں کے بھی تہہ دل سے شکر گزار اور زیرِ بارِ احسان ہیں جنہوں نے ہمیں پیش کردہ جلد کی بعض فروگزاشتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور اپنے مفید و مخلصانہ مشوروں سے نوازا۔ جن کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے ہم نے دوسرے ایڈیشن میں تصحیح و ترمیم کا عزم کر رکھا ہے انشاءاللہ! ——— اس جلد کی طباعت کے کچھ ہی عرصہ بعد اگلی جلد بھی کتابت، تصحیح اغلاط اور پیسٹنگ کے مراحل سے گزر کر طباعت کے لیے تیار تھی لیکن بعض نامساعد حالات کی وجہ سے معاملہ معرضِ التواء میں پڑتا چلا گیا۔ مسائل و وسائل کے عدم توازن اور کشمکش کا سلسلہ تو ہنوز جاری ہے تاہم کام کی اہمیت کے پیشِ نظر جدّوجہد جاری رہی۔ جسے اب اللہ تعالیٰ نے ثمر بار فرمایا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ جلد کا تتمہ زیرِ نظر جلد جو بقیہ ردیف "ع" سے "ی" تک اسماءِ گرامی والے "۱۴۷" علماء کرام کے حالاتِ زندگی پر محیط ہے، قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس عرصہ میں کچھ علماء کرام ہمیں داغِ مفارقت بھی دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

(ان کے تراجم کے حاشیہ میں نوٹ دے دیا گیا ہے)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک اہم جماعتی خدمت کی ذمہ داری سے عہدہ برآ فرمایا۔

آخر میں قارئین و احباب سے پُر زور گزارش ہے کہ وہ اس جلد کی صحت و تقسیم کے بارے میں اپنے مفید مشوروں سے ضرور نوازیں اور فروگزاشتوں کی نشاندہی فرمائیں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کی جا سکے اور یہ جماعتی ریکارڈ ہر لحاظ سے معتبر و مستند ثابت ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

پروفیسر میاں **محمد یوسف سجاد**

جامعہ ابراہیمیہ ناصر روڈ سیالکوٹ

آئندہ کا پروگرام

اِنشاءَ اللہُ العزیز

قیامِ پاکستان سے ۶ فروری ۱۹۸۳ء تک کے حضرات علماءِ کرام کے تراجم پر کام ہو رہا ہے، ہماری کوشش ہوگی کہ آخری مرحلہ میں ایک مزید جلد ہدیۂ قارئین کرام کریں تاکہ تذکرہ ہذا کا سیٹ مکمل ہو جائے!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ صراطِ مستقیم برمنگھم (برطانیہ)

علماءِ اہلِ حدیث پاکستان نے مذہبی، سیاسی اور ملّی میدان میں جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ قابلِ ستائش ہیں۔ ہندو پاک میں ان کی خدمات کا سورج ہمیشہ طلوع رہے گا۔ بعض نے دینِ حق کی خاطر جان کا نذرانہ دے کر توحید و رسالت کی وہ شمع روشن کی جو ہمیشہ جلتی رہے گی۔ انہوں نے آزادیٔ فکر کی نعمت سے نوازا، اور لوگوں کو تقلید کے شکنجے سے آزاد کرایا۔ اور خالص دین، قرآن و حدیث پیش کیا۔ برصغیر میں توحید و سنّت کے جو پرستار نظر آتے ہیں، یہ ان کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ ہر تحریک میں خواہ وہ ختمِ نبوّت کی ہو یا نظامِ مصطفیٰؐ کی، تحریکِ پاکستان ہو یا شریعت بِل کی، انہوں نے ہراول دستہ کے طور پر کام کیا۔ اپنے کارناموں کی تشہیر نہیں کی۔ جبکہ ان کے مقابلے میں بعض تنظیموں کے علماء نے اپنے کارنامے ہر جگہ اُجاگر کیئے۔ بڑی مہارت چابکدستی اور ڈرامائی انداز سے تمام اچھے کام اپنے پلڑے میں ڈالنے کی کوشش کی، لیکن یہ جماعت اپنے علماء کی قدرشناسی پر بھی نوحہ کناں ہے۔ انہیں علماء کی خدمت تو کجا اُن کے نام تک یاد نہیں۔ سوائے اپنے علاقہ کے چند علماء یا جن کی تقاریر سُنتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جماعت کے علماء بھی قصوروار ہیں۔ جو اپنی خدمات کا جائز تذکرہ کرنا بھی تقویٰ کے خلاف سمجھتے ہیں تاکہ کسی دُوسرے آدمی میں کام کرنے کی صلاحیّت یا جذبہ پیدا نہ ہو۔ یہ بڑی منفی سوچ ہے۔

اِن حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں علماءِ اہلِ حدیث پاکستان کی خدمات کا تذکرہ ہو۔ پروفیسر میاں محمد یوسف سجّاد صاحب قابلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستائش ہیں جنہوں نے اس انوکھے اور اچھوتے پہلو پر قلم اُٹھا کر السابقون الاوّلون میں اپنا نام لکھوایا اور دیرینہ خواہش کی تکمیل کی ہے جس کی آرزو جماعت کا ہر فرد کرتا تھا۔

اس کتاب میں انہوں نے صرف مشہور علماء کا ذکر ہی نہیں کیا بلکہ تمام چھوٹے موٹے عالم جو ہر فیلڈ میں کام کر رہے ہیں، اُن کا ذکر بھی کیا ہے۔ مشین کے پُرزوں کی طرح ہر ایک کا اپنا مقام ہوتا ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حروفِ تہجّی کے لحاظ سے حالات تحریر کیئے گئے ہیں۔

مولّف نے سیّد بدیع الدین شاہ صاحب پیر جھنڈا کے حالات بیان کرتے ہوئے سندھ کی تاریخ بیان کر دی ہے۔ اور جماعت اہل حدیث کی کارکردگی کا تفصیلاً تذکرہ کیا ہے۔ علّامہ شہید کے حالات لکھتے ہوئے اُن کی کُتب پر تبصرہ بھی کیا ہے جو قارئین کے لیئے بڑا مفید ہے۔ خصوصاً وہ آدمی جو عربی زبان سے ناآشنا تھے، اُن کے لیئے تو یہ بہت فائدہ مند ہے۔ شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد، حضرت مولانا محمد عبداللہ، قاری عبدالخالق رحمانی اور مولانا محمد حنیف ندوی کے جو حالات و واقعات بیان کیئے گئے ہیں۔ وہ اس کتاب کی زینت اور جان ہیں۔

بعض علماء کرام کے حالات میں زیادہ اختصار ہے۔ کاش! انہیں بھی تفصیل سے بیان کر دیا جاتا۔ اگرچہ طوالت کا ڈر تھا مگر اس قسم کے کام روز روز نہیں ہوتے۔ بعض مقام پر ذاتیات کا تذکرہ بھی ہے۔

علماء کے حالات جاننے کے لیئے اس کتاب کا ہر فرد کے پاس ہونا ضروری ہے۔ خدا کرے کہ اگلی جلد بھی جلد ہی منظرِ عام پر آئے۔ پروفیسر سجّاد صاحب جو کہ مجلّہ جامعہ ابراہیمیہ کے ایڈیٹر بھی ہیں، اب اُن کا قلم رُکنا نہیں چاہیئے اور مرکزی قائدین کو ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ **الاسلام** لاہور
جلد ۱۵ ، شمارہ ۵۲ ، ۲۰ شوال ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۸۹ء

اسلافِ کرام کو اچھے لفظوں میں یاد رکھنا اور ان کے علمی دعوتی کارناموں سے آئندہ نسلوں کو آگاہ کرنا بڑا مبارک کام ہے۔ جماعت اہل حدیث میں اپنے اکابر کے حالات قلمبند کرنے کی رفتار بہت سُست ہے۔ اس لیئے اصحابِ دَرد کو جماعت کے اہلِ قلم سے شکوہ رہا ہے کہ " لوگوں نے اپنے بزرگوں کے خادموں کے حالات تک لکھ ڈالے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جن لوگوں نے تمہاری ساٹھ ساٹھ سال تک خدمت کی، تمہارے پاس ان کے حالات لکھنے کا وقت نہیں ہے؟ یہ جھنجھوڑنے والی آواز، اُستاذی المکرم حضرت مولانا سیّد ابو بکر غزنویؒ کی تھی۔

خدا کا شکر ہے کہ اس دَرد کو ہماری جماعت میں پذیرائی ملنا شروع ہو گئی ہے۔ تذکرہ علماءِ اہلحدیث اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جسے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانیؔ مدظلہ کے رفیقِ خاص اور مجلّہ جامعہ ابراہیمیہ کے مدیر پروفیسر میاں محمد یُوسف سجّاد نے چار پانچ سال کی محنت و مشقّت کے بعد مرتّب کر کے خوبصورت انداز میں پیش کر دیا ہے۔ چونکہ اس کام کے محرّک حضرت علّامہ احسان الٰہی ظہیر شہید تھے، لہٰذا اس قابلِ تعریف کام کا سہرا بھی علّامہ شہید کے سر ہے رحمہ اللہ وعافاہُ اس کتاب کا نام تذکرہ علماءِ اہلِ حدیث جلد دوم ہے کہ جلد اوّل میں مرحومین علماءِ کرام کے حالات پیش کیئے جائیں گے۔ اور اس میں ہم عصر علماء کے حالات دَرج ہیں۔ یہ بہت نازک مرحلہ ہوتا ہے کہ ہم عصر لوگوں کے حالات لکھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں۔ کیونکہ ان میں کچھ عمر کے لحاظ سے چھوٹے، تعلقات میں بعض دور، اور ان کی خامیاں کمیاں سامنے ہوتی ہیں۔ پھر جماعتی اختلافات کے باعث بھی عزت و احترام میں فرق واقع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ مگر پروفیسر صاحب نے بہت فراخدلی سے کام لیتے ہوئے ان سب کا تذکرہ بڑے ہی احسن اور مثبت انداز میں کر دیا ہے کہ جماعتی اختلافات اپنی جگہ ہیں، علماء تو ہمارے ہی ہیں۔ انہوں نے تعصب کی ہلکی سی پرچھائیں بھی نہیں پڑنے دی۔

اس کتاب کو انہوں نے ردیف وار ترتیب دیا ہے۔ زیرِ نظر مجلّہ "ع" تک پہنچی ہے اور اس میں ۱۴۱ علماء کے حالات درج ہیں۔ جلد سوم میں اس سے آگے چلے گا۔ اتنی محنت کے باوجود بھی بعض علماء کے حالات شامل نہیں کیے گئے۔ اس کی من جملہ وجوہات میں ایک وجہ ان اہلِ علم سے متعارف نہ ہونا ہے۔ جو بڑے بڑے شہروں کی بجائے چھوٹے چھوٹے دور دراز دیہاتوں اور پس ماندہ علاقوں میں چراغِ توحید فروزاں کیے ہوئے ہیں۔ اور بعض اہلِ علم نے اپنے حالات بھیجنے سے انکار کر دیا۔

بہر حال جو کچھ بھی غنیمت ہے۔ مرتّب اور اس کے محرک پوری جماعت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس کتاب کی ترتیب میں دیگر اہلِ علم کو ہر لحاظ سے تعاون کرنا چاہیئے۔ کام کرنے والے علماء کے حالات سے مرتّب کو مطلع کر کے اور اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ خرید کر عام کرنا چاہیئے۔ کتاب ضخیم بھی ہے۔ جلد و طباعت، کاغذ، ٹائیٹل کے لحاظ سے خوبصورت اور موضوع کے لحاظ سے بہت اہم ہے قیمت بہت معمولی ہے۔ ہم قارئین سے اس کے مطالعہ کی بھرپور سفارش کرتے ہیں۔ ریفرنس اور حوالہ کے لیئے یہ پہلی کتاب ہے جو احوالِ علماء کے ضمن میں نہایت جاندار انداز میں مرتّب کی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ **الاعتصام** لاہور

جلد ۴۱ ، شمارہ ۴۴ ، ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ مطابق ۳ نومبر ۱۹۸۹ء

زیر تبصرہ کتاب دیکھ کر بے پایاں مسرت بھی ہوئی کہ بحمداللہ اس دورِ لیڈری میں ہمارے فاضل دوست میاں محمد یوسف سجاد کو اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کی توفیق دی۔ میاں صاحب نے اس موضوع پر نوآموزی کے باوجود مقدور بھر محنت فرمائی جو کہ قابلِ صد تحسین ہے۔ اُن کا اس کیلئے خاکہ تیار کرنا، علماءِ کرام سے رابطہ کرنا، فارم بھجوانے یاددہانی بلکہ یاددہانیاں کرانیں صعوبتِ سفر برداشت کی۔ اور بار بار کی حاضریوں کے باوجود بعض علماء کی حوصلہ افزائی نہ کرنا، بلکہ حوصلہ شکنی کے رویہ کے باوجود ان کا یہ ذخیرہ جمع کر لینا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے جس ثابت قدمی، شوق اور محنت سے دیارِ علماء کی بادیہ پیمائی فرمائی جزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع المسلمین۔

بعض گوشہ نشین اور عزلت پسند علماءِ کرام کے عدم تعاون کے باعث غالباً ان کی حسب خواہش بلکہ حسبِ ضرورت بھی علماءِ کرام نے حالات مہیا نہیں فرمائے۔

بحیثیت مجموعی ہم فاضل مرتب، ان کے شیخ محترم اور ہمارے فاضل بزرگ دوست مولانا جانباز حفظہ اللہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے جامعہ ابراہیمیہ کو ایسی راہ پہ ڈالا ہے جس کی طرف بڑے بڑے جامعات اور ان کے منتظمین بطیب خاطر راغب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنی مرضیات سے نوازے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالحسنات علی محمد سعیدیؒ

فاضل درس نظامی

مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال

ولدیت | میاں محمد عیسیٰ۔

ولادت | ۱۹۱۲ء بمطابق ۱۳۳۰ھ موضع صدر والا تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور (بھارت)

تعلیم | مولانا علی محمد سعیدیؒ نے ابتدائی دینی تعلیم پیر محبوب شاہ سے حاصل کی۔ جو لکھوکے والوں سے فیض یافتہ تھے۔ انہی کی ہدایت پر آپ مزید تعلیم کے لئے گھر سے نکلے۔ کچھ عرصہ مولانا سیّد عبدالرحیم شاہ بن پیر محبوب شاہ سے استفادہ کیا۔ پھر موضع میر محمد ضلع لاہور (حال ضلع قصور) میں حضرت مولانا عبدالعطاء محمد عبدالحق سنگھانوالہ سے جملہ متداول کتب حدیث و تفسیر و فقہ قواعد، منطق و فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں امرتسر میں مولانا نیک محمد، مولانا عبدالرشید، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مولانا عبدالغفور غزنوی، مولانا محمد حسین غزنوی اور مولانا عبدالرحمان دیوبندی سے کسب فیض کیا۔ یہاں سے عازم دہلی ہوئے اور مولانا احمد اللہ۔ مولانا تقریظ احمد اور مولانا البشیر احمد دہلوی سے استفادہ کیا۔ سب سے زیادہ آپ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدّث دہلویؒ کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی کی۔ ان کے مدرسہ سعیدیہ پل بنگش (دہلی) میں داخل ہوئے۔ اور وہیں سے سندِ فراغت حاصل کی۔ ۱۹۳۹ء میں آپ نے اپنی تعلیم کی تکمیل کی۔ اور واپس وطن تشریف لائے۔

کنیت | مولانا سعیدی کے اُستادِ گرامی مولانا عبدالحق مرحوم غالباً مولانا ابوالحسنات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالحیٔ لکھنوی فرنگی محلی حنفی کے فیض یافتہ تھے۔ مولانا سعیدی نے مولانا لکھنوی کی کثرتِ تالیفات سے متاثر ہو کر یہی کنیت اختیار کر لی۔ مولانا عبدالحق انہیں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم نے میرے اُستاد کی کنیت تو رکھ لی۔ اب ان جتنی کتابیں بھی لکھو۔

نسبت | آپ اپنے کو مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدّث دہلویؒ کے مدرسہ سعیدیہ دہلی کی نسبت سے "سعیدی" لکھتے ہیں۔

دینی خدمات | فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ اپنے وطن موضع صدر والا میں تشریف لائے۔ اور یہاں مدرسہ "فیض الاسلام" میں تدریسی خدمات انجام دینے لگے۔

ازدواجی زندگی | جب آپ تحصیلِ علم سے فراغت کے بعد وطن واپس آئے تو اسی گاؤں کے ایک نیک دل، خوش خصال بزرگ صوفی ولی محمد نے اپنی بڑی صاحبزادی کا نکاح آپ سے کر دیا۔

قیامِ پاکستان اور ہجرت | ۱۹۴۷ء میں قیامِ پاکستان کے بعد مولانا سعیدی اور صوفی ولی محمدؒ ہجرت کر کے پاکستان پہنچے۔ اور میاں چنوں ضلع ملتان (حال ضلع خانیوال) سے تقریباً ۶ میل کے فاصلے پر چک نمبر ۷/اے۔آر کر ملی والا میں قیام پذیر ہوئے۔ مدرسہ فیض الاسلام کا اثاثہ اور کتب وغیرہ انقلاب کی نذر ہو گئیں۔ یہاں مولانا سعیدی نے اللہ پر توکّل کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کا زیور فروخت کر کے مدرسہ کی ابتداء کی۔ اور ۱۹۴۷ء ہی میں مدرسہ نے جامعہ سعیدیہ کے نام سے دینی خدمات سرانجام دینا شروع کر دیں۔ ۱۹۶۱ء تک مدرسہ یہی مصروف کام کرتا رہا۔ کبار علماء اہلحدیث امتحان کے لیئے تشریف لاتے رہے۔ خود مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدّث دہلوی کئی کئی ماہ یہاں تشریف فرما رہتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانیوال میں | مولانا سعیدی اور علامہ محمد یوسف کلکتویؒ کے آپس میں بہت گہرے مراسم تھے۔ مدرسہ کے معاملات میں آپ ان سے مشورہ لیتے تھے۔ مولانا کلکتویؒ کا خیال تھا کہ مدرسہ پسماندہ گاؤں کی بجائے کسی شہر میں ہونا چاہیئے۔ جہاں مواصلات کی سہولتیں میسّر ہوں۔ اور طلباء کو آمد و رفت میں کوئی صعوبت نہ ہو۔ ان کی رائے یہ تھی کہ مدرسہ خانیوال شہر میں منتقل ہو جانا چاہیئے۔ لہٰذا فیصلہ ہوا، کہ مولانا عبدالقادر زیروی خطیب میاں چنوں جمعیّت اہل حدیث خانیوال سے رابطہ قائم کر کے مدرسہ کے لیئے جگہ حاصل کریں۔ خانیوال کی جمعیت اہل حدیث نے پہلے سے ہی مدرسہ کے لیئے کچھ عمارت بنائی تھی جو تا حال خالی پڑی تھی۔ جمعیت نے بطیبِ خاطر وہ عمارت مدرسہ کے لیئے مرحمت کر دی۔ اور مدرسہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ چنانچہ ۱۹۶۱ء میں مدرسہ چک نمبر ۷ سے خانیوال منتقل ہو گیا۔ چک مذکورہ میں سعیۂ حفظِ قرآن رہنے دیا گیا۔ جو عرصہ پچیس ۲۵ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اور مولانا حافظ عبدالستار سعیدی کی زیرِ نگرانی بھرپور خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ بعد میں مولانا سعیدی نے کوشش کر کے مدرسہ کے لیئے مزید دو ایکڑ اراضی حاصل کر لی۔ جہاں اب تک مدرسہ مصروفِ کار ہے۔

علمی خدمات | مدرسہ کے انتظام و انصرام کے ساتھ ساتھ آپ علمی و تعلیمی سرگرمیوں میں بھرپور منسلک رہے۔ عمر بھر کسی انقطاع کے بغیر درس قرآن و حدیث جاری رکھا۔ بیسیوں مرتبہ صحیح بخاری شریف کا اوّل تا آخر درس دیا۔ خطبہ جمعہ میں مدرّسانہ رنگ ہوتا۔ علمی مسائل بڑی وضاحت سے اور عام فہم انداز میں بیان فرماتے۔ سنجیدگی، دھیما پن اور موضوع کے عین مطابق گفتگو آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

نشرواشاعت و تصانیف و تالیفات | آپ کی تصنیفی و تالیفی خدمات کی تفصیل مندرجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذیل ہے۔

۱۔ سب سے پہلے آپ نے مولانا شرف الدین محدّث دہلویؒ کے حسب الارشاد معروف حنفی عالم علی بن سلطان الہروی المعروف ملاں علی قاری کا عربی رسالہ " تزئینُ العبارۃ بتحسین الاشارہ " عربی حواشی و تعلیقات لکھ کر قیامِ پاکستان سے قبل مدرسہ فیض الاسلام صدر والا سے شائع کیا۔

۲۔ آپ نے نقد اداھار میں قیمت کے فرق کو ناجائز ثابت کرنے کے لیئے ایک طویل علمی و تحقیقی مقالہ لکھا۔ اور ایک جماعتی ہفت روزہ کو برائے اشاعت ارسال کیا۔ مگر افسوس کہ وہ ضائع ہوگیا۔

۳۔ احکامِ محرّم الحرام۔

۴۔ ۱۹۶۳ء میں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کے ایماء پر نواب شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال کی معروف تصنیف " تہذیب النسواں و تربیۃ الانسان " شائع کی۔

۵۔ فتاوٰی علماء اہل حدیث۔ مولانا سعیدی کا سب سے بڑا کارنامہ اور عظیم جماعتی و علمی خدمت یہ ہے کہ آپ نے علماء اہل حدیث کے فتاوٰی جمع و مرتب کر کے ان کی اشاعت کی۔ جس کی چودہ (۱۴) جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور تقریباً آپ کا ۲۵ جلدوں کا پروگرام تھا۔

تلامذہ ویسے تو آپ سے سینکڑوں طلباء نے کسبِ فیض کیا۔ چند اہم تلامذہ کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ مولانا فولی محمّد چک نمبر ۸۸۔ چیچہ وطنی۔ ۲۔ مولانا حافظ علی محمد جیمس آبادی۔

۳۔ مولانا حکیم نذیر احمد قطب پوری۔ کسووال۔ ۴۔ مولانا حافظ عبدالرشید اظہر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مولانا حمداد ریس چک نمبر ۴ ریناله خورد ضلع اوکاڑہ۔

اولاد مولانا سعیدی نے ۱۹۶۴ء میں ایک اور نکاح کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں بیویوں سے اولاد عطا فرمائی۔ آپ چھ بیٹوں اور چھ بیٹیوں کے باپ تھے۔ جن میں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی آپ کی زندگی میں فوت ہو گئے۔ تقریباً تمام اولاد ماشاء اللہ تعلیم یافتہ ہے۔ اور تین بچے حافظِ قرآن ہیں۔

بیماری اور وفات آپ کو گذشتہ سال سے ضیق النفس کا عارضہ تھا۔ بلغم کے ساتھ خون آنے لگا تھا۔ گذشتہ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ کے دوسرے عشرے میں پیچش کی تکلیف بھی شروع ہو گئی۔ اور چند دنوں میں جسم کا پانی خشک ہو گیا۔ نقاہت کی وجہ سے چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا۔ نماز کے لیے بمشکل تشریف لاتے۔ اور شدید کمزوری کے باوجود نماز باجماعت کا التزام رہا۔ اور شدید بخار کے باوجود بھی نماز باجماعت ترک نہیں کی۔ عید سے چند روز قبل بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ ہاتھ پاؤں متورم ہو گئے۔ جگر نے کام چھوڑ دیا۔ انگریزی دوائیوں سے سخت نفرت تھی۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ نماز کا آخر وقت تک اہتمام رہا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھتے۔ اللہ کے فضل و کرم سے حواس بالکل درست رہے مختلف لوگوں، احباب و اعزہ اور متعلقینِ مدرسہ کو نصائح سے نوازا۔ مدرسہ کے حسابات بتائے۔ اور انہیں ایک کمیٹی کے نام منتقل کر دیا۔ اور بتایا اس میں میرا کوئی ذاتی پیسہ نہیں ہے، آپ کے داماد اور تلمیذِ رشید مولانا حافظ عبدالرشید اظہر نے جب آپ سے نصیحت کی درخواست کی تو فرمایا کہ مدرسہ کا خیال رکھنا۔

بالآخر ۹ ذوالقعدہ ۱۴۰۷ھ بمطابق ۶ جولائی ۱۹۸۷ء بروز سوموار ساڑھے نو بجے شب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

اَللّٰھم اغفر وارحمہ وعافہ واعف عنہ

استفادہ بشکریہ

مضمون " شیخ الحدیث مولانا ابوالحسنات علی محمد سعیدیؒ "

از مولانا حافظ عبدالرشید اظہر ۔ مطبوعہ ہفت روزہ

" الاعتصام " لاہور ۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۸۷ء

مولانا قاری عبدالحفیظ

میٹرک ۔ فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع مسجد اہل حدیث شیخ کالونی

جھنگ روڈ فیصل آباد ۔

ولدیت قاری شرف الدین فاضل دیوبند ۔

ولادت ضلع حصار ۔ ہندوستان ۔

تعلیم مولانا قاری عبدالحفیظ کے والد مرحوم دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے ۔ قاری اور حافظ بھی تھے میٹرک تک تعلیم دلانے کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو دینی تعلیم کی طرف لگایا تو پاکستان آنے کے بعد مولانا عبدالحفیظ نے دارالعلوم امینیہ راولپنڈی سے قرآن مجید حفظ کیا ۔ اور روایت حفص سے قرأت سیکھی ۔ بعد ازاں مولانا غلام اللہ خاں مرحوم مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے حدیث و تفسیر کا دورہ کیا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے علاوہ مولانا خیر محمد جالندھری مہتمم خیر المدارس ملتان۔ مولانا اللہ بخش ملتان۔ مولانا قاری تاج محمد منڈی عبدالحکیم سے بھی اکتساب علم کیا۔

تدریس تکمیل تعلیم کے بعد مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم محراب پور جنکشن ضلع نواب شاہ میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ آبائی طور پر آپ دیوبندی طرز فکر کے حامل تھے۔

قبولیت مسلک اہلحدیث پندرہ سال تک دیوبندی مکتب فکر کی خدمت سرانجام دینے کے بعد ۱۹۷۰ء میں مسلک اہلحدیث سے متاثر ہو کر اہلحدیث ہونے کا اعلان کیا۔ اور مدرسہ عربیہ محراب پور کی تدریس سے فارغ ہوئے۔

خطابت و دینی خدمت تو فیصل آباد کی جماعت اہلحدیث نے جامع اہلحدیث رضا آباد فیصل آباد میں خطابت کی پیش کش کی۔ کچھ عرصہ یہاں رہنے کے بعد آپ جامع مسجد اہلحدیث بلاک ۱۹ سرگودھا میں خطیب مقرر ہوئے۔ ان دنوں جامع مسجد اہلحدیث شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد کے لیئے بطور خطیب آپ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ آپ یہاں کامیابی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

قاری صاحب بہت کامیاب اور خوش الحان خطیب ہیں۔ انہیں اہلحدیث ہوئے تیرہ سال ہو چکے ہیں۔ اس وقت سے لے کر اب تک مسلک اہلحدیث کی خدمت کر رہے ہیں۔ بہت مصروف مقرر ہیں۔ شاید ہی کوئی کانفرنس یا جلسہ ہو جس میں قاری صاحب کا نام نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد

میٹرک ۔ فاضل عربی ۔ فاضل فارسی ۔ او ٹی ۔ فاضل درس نظامی ۔ فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

استاذ مدرسہ عربیہ طاہر والی بہاول پور ۔

ولدیت میاں مہتاب الدین ۔

ولادت ۱۶ ۔ اپریل ۱۹۵۲ء بمطابق ۲۰ رجب ۱۳۷۱ھ بروز بدھ چک ۱۲۹/۱۵ ۔ ایل میاں چنوں ۔

خاندانی پس منظر حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد ابتداء میں دینی تعلیم کی طرف کوئی رجحان نہیں رکھتے تھے لیکن ان کے والد محترم میاں مہتاب الدین اپنے پورے خاندان میں پہلے اہلحدیث تھے ۔ اور محنت مزدوری کرکے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے تھے ۔

تعلیم سے بے رغبتی وہ عبدالستار کو ہر قیمت پر دینی تعلیم دلوانا چاہتے تھے ۔ لہٰذا انہوں نے چھٹی جماعت کے بعد سکول سے اٹھوا دیا ۔ اور انہیں اپنے گاؤں سے آٹھ میل دور ایک دینی مدرسے میں داخل کروا دیا ۔ لیکن حافظ صاحب مدرسہ سے بھاگنے کے منصوبے بناتے رہتے ۔ اور تعلیم میں کوئی دلچسپی نہ لیتے ۔

حصول علم کی طرف میلان بالآخر اللہ کے فضل وکرم ، والد کی دعاؤں اور حکمت عملی سے آپ دینی تعلیم کی طرف مائل و راغب ہوئے اور یہ شوق بڑھتا ہی چلا گیا ۔ جس کے نتیجہ میں انہوں نے جامعہ سعیدیہ چک ۷/ب ۔ ر [redacted] ہڑی چک ۱۲۶/۱۵ ۔ ایل ، مدرسہ نذیریہ میاں چنوں ، دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا ، مدرسہ عبیدیہ ملتان سے اپنی علمی تشنگی دور کی اور ساتھ ہی حفظ قرآن سے بھی مشرف ہوئے ۔

اعلیٰ تعلیم اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا رخ کیا اور یہاں سے فارغ التحصیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو کر الشہادۃ العالیۃ حاصل کی۔

اساتذہ کرام ۱۔ حافظ عبدالستار ۲۔ مولانا محمد یحییٰ ۳۔ مولانا عبدالقادر مرحوم
۴۔ مولانا شیخ الحدیث سلطان محمود ۵۔ مولانا محمد رفیق
۶۔ مولانا اللہ یار ۷۔ الشیخ عبدالفتاح القاضی ۸۔ الشیخ ابراہیم الجبیری
۹۔ الشیخ محمد الحماد الفاری۔

دینی خدمات فراغت کے بعد حافظ صاحب کچھ عرصہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ خانیوال میں مدرس اور جامع مسجد اہل حدیث کوٹلہ تولے خاں ملتان میں خطیب رہے۔ پھر جامعہ اسلامیہ لاہور میں مدرس مقرر ہوئے۔ لاہور سے ترک سکونت کر کے جامعہ عزیزیہ ساہیوال میں تدریس شروع کی۔ ان دنوں مدرسہ عربیہ طاہر والی بہاولپور میں استاذ ہیں۔

تلامذہ ۱۔ مولانا محمد ایوب خانیوال ۲۔ مولانا محمد الیاس خانیوال
۳۔ مولانا ضیاء اللہ شاہ راجہ جنگ ۴۔ عنایت اللہ رحمانی محمود کوٹ
۵۔ حافظ عبدالغفار السہیل میاں چنوں ۶۔ عبدالبصیر خاں محمود کوٹ

تالیف و تصنیفات حافظ صاحب نے فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ کی کئی کتب و رسائل کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ شیخ ابی زرعہ احمد بن عبدالرحیم العراقی کی معروف کتاب "المستفاد من مبہمات المتن والاسناد" پر تعلیقات لکھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ملک عنایت اللہ نسیم

فاضل علوم اسلامیہ ۔ فاضل طب (ڈی۔آئی۔ایم۔ایس)

سوہدرہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔

ولدیت ملک محمد حسین مرحوم۔

ولادت ۱۹۱۲ء بمطابق ۱۳۳۰ھ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

حصولِ علم مولانا ملک عنایت اللہ نسیم ایک ادبی، سیاسی اور علمی شخصیت ہیں۔ آپ نے مشن ہائی سکول وزیرآباد سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ عربی اور اسلامی تعلیم مولانا غلام نبی الربانی سے حاصل کی۔ بعدازاں طبیہ کالج علی گڑھ میں داخل ہوگئے۔ اور پانچ سال، علی گڑھ میں رہ کر طب کی اعلیٰ ڈگری ڈی۔آئی۔ایم۔ایس حاصل کی۔

شروع سے ہی مولانا ظفر علی خاں مرحوم سے تعلق پیدا ہوگیا تھا۔ اور یہ تعلق مولانا مرحوم کی آخری زندگی تک قائم رہا۔ علی گڑھ میں قادیانیت کی تردید اور استیصال میں مولانا نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ آپ مولانا ظفر علی خاں کے بڑے مداح ہیں۔ اُن کا تمام کلام اس کے پس منظر کے ساتھ زبانی یاد ہے۔ خالص مذہبی آدمی ہیں۔ اپنے مسلک اہل حدیث سے خصوصاً لگاؤ ہے۔ علماء کرام کے احترام میں بہت غلو سے کام لیتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل السلفیؒ، حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ اور مولانا عبدالرحمان عتیق وزیرآبادی سے گہری عقیدت رکھتے ہیں۔

اندازِ تقریر مولانا نسیم تحریر و تقریر میں ایک منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔ شعر سے ایک خاص تعلق ہے۔ دورانِ تحریر و تقریر برجستہ اور برمحل اشعار استعمال کرتے ہیں۔

طبی خدمات آپ طبی سیاست میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ قومی طبی کونسل کے رکن اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکیم محمد سعید ہمدرد کراچی کے سیکرٹری ہیں۔ آپ ہر موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں۔

تصانیف و تالیفات آپ کے مضامین ملک کے مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے قلم سے جو کتابیں نکل چکی ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے

۱۔ طبی فارماکوپیا ، حصہ اوّل و دوم مطبوع۔

۲۔ علی گڑھ کے تین فرزند (مولانا محمد علی جوہر۔ مولانا ظفر علی خاں۔ مولانا حسرت موہانی) مطبوع

۳۔ مولانا ظفر علی خاں اور ان کا عہد مطبوع

۴۔ مردم دیدہ (برصغیر کے ممتاز علماء کرام، سیاست دان اور ادبی شخصیتوں کا مختصر خاکہ)

ان میں سے جن شخصیات کے حالات لکھے گئے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری۔ ڈاکٹر ذاکر حسین۔ راج گوپال اچاریہ۔ راجندر پرشاد۔ مہاتما گاندھی۔ جواہر لعل نہرو۔ قائد اعظم محمد علی جناح۔ ڈاکٹر ضیاء الدین۔ نواب اسماعیل خاں مولانا احمد سعید دہلوی۔ مفتی کفایت اللہ۔ مولانا حسین احمد مدنی۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا شوکت علیؒ۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ۔ مولانا محمد جونا گڑھی۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مولانا محمد اسماعیل السلفی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ آغا عبدالکریم شورش کاشمیری۔ عبدالحمید صدیقی۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں۔ مولانا نصر اللہ خاں عزیز۔ حمید نظامی۔ مولانا عبدالمجید سالک۔ مولانا غلام رسول مہر اور حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ۔

۵۔ تحریکِ آزادی میں مسلمانوں کی جدّوجہد:

مولانا حکیم عنایت اللہ نسیم خوش رو۔ خوش وضع اور خوش اخلاق آدمی ہیں۔ اِن دنوں سوہدرہ میں مطب کرتے ہیں۔ خدمتِ خلق اوڑھنا بچھونا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالغفار اعوان

فاضل عربی ۔ فاضل درسِ نظامی ۔ ایم اے (اسلامیات)

فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ ۔

اُستاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی ۔

ولدیت عالم شیر ۔

ولادت ۱۹۵۳ء بمطابق ۱۳۷۲ھ

مولانا عبدالغفار اعوان نے ابتدائی تعلیم اپنے قریبی اور آبائی ماحول میں رہ کر حاصل کی۔ خاندانی طور پر بریلوی تھے لیکن بعد میں مسلک اہلحدیث اختیار کر لیا۔

تعلیم دینی علوم کی خوشہ چینی کے لیئے دارالحدیث محمدیہ جلال پور ملتان ۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد حاضر ہوئے ۔ یہاں تکمیل تعلیم کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ کے لیئے رختِ سفر باندھا ۔ اور کچھ دیر وہاں رہ کر شہادۃ اللیسانس حاصل کی ۔

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود ۲۔ شیخ عبدالفتاح القاضی ۳۔ شیخ محمد امان علی الجامی عمید کلیۃ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ

تدریس وطن واپسی پر خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں درس و تدریس اور خطابت شروع کی۔ اور ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ اِن دنوں جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں اُستاذ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالسّلام بھٹوی

میٹرک ۔ فاضل حفظ و تجوید ۔ فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل عربی ۔ فاضل فارسی ۔ فاضل طب

مدرّس جامعہ محمدیّہ گوجرانوالہ ۔ خطیب جامع مسجد اہلحدیث وحدت کالونی، گوجرانوالہ

ولدیّت | مولانا حافظ ابوالقاسم بھٹوی ۔

ولادت | اگست ۱۹۴۶ء بمطابق رمضان ۱۳۶۵ھ گوہڑ چک ۸ ضلع قصور ۔

تعارف | مولانا حافظ عبدالسّلام بھٹوی کا خاندان ایک علمی خاندان ہے جس میں آپ کے والدِ محترم کے علاوہ حافظ کرم دین بھٹوی ۔ مولوی عبدالرحمان بھٹوی اور حافظ محمد عبداللہ خلیق بھٹوی جیسے علماء پیدا ہوئے ۔

تعلیم | آپ نے تعلیم کی ابتداء دینی تعلیم کے حصول سے کی ۔ اور دارالعلوم ڈھلیانہ اوکاڑہ ، دارالحدیث اوکاڑہ ۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۔ جامعہ محمدیّہ اوکاڑہ اور تجوید القرآن کوچہ کندگراں لاہور میں زیرِ تعلیم رہے ۔

اساتذہ کرام | آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے علمی استفادہ کیا :۔

۱ ۔ حافظ ابوالقاسم محمد بھٹوی (والدِ محترم) ۔ ۲ ۔ مولانا محمد شریف اللہ خاںؒ

۳ ۔ مولانا محمد صادق خلیل ۔ ۴ ۔ مولانا جمعہ خاں

۵ ۔ مولانا حضرت حافظ محمد گوندلویؒ ۔ ۶ ۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالوی ۔

۷ ۔ مولانا محمد عبدہٗ الفلاح ۔ ۸ ۔ مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی

۹ ۔ مولانا محمد اسحاق فالف ۔ ۱۰ ۔ مولانا عبدالحق میواتی ۔

۱۱ ۔ مولانا عبدالرزاق ڈھلیانہ ۔ ۱۲ ۔ قاری محمد اسلم گوجرانوالہ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تدریس تکمیل تعلیم کے بعد آپ بھی تدریس ہی سے منسلک ہو گئے اور ۱۹۶۶ء سے آج تک جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دینے پر مامور ہیں۔ اس عرصہ میں آپ کو صرف ایک سال کے لیئے مدرسہ تدریس القرآن دارالحدیث راولپنڈی میں صحیح بخاری شریف پڑھانے کے لیئے جانا پڑا۔

خطابت راولپنڈی میں آپ بطور خطیب بھی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں گوجرانوالہ آنے کے بعد مسجد بلال گوجرانوالہ میں خطیب مقرر ہوئے۔

ان دنوں مولانا بھٹوی وحدت کالونی گوجرانوالہ میں بطور خطیب کام کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالعظیم انصاری

فاضل درسِ نظامی ۔ کوٹ اعظم خاں قصور

ولدیت | حاجی اللہ بخش

ولادت | ۱۹۱۶ء بمطابق ۱۳۳۴ھ موضع بلہر ضلع لاہور (حال امرتسر)

تعارف | مولانا عبدالعظیم انصاری ہماری جماعت کے مشہور صاحبِ قلم عالمِ دین ہیں۔ تاریخ اہلحدیث پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں۔ آپ کی تحریریں اکثر جماعتی اخبار و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

حصولِ علم | آپ نے پرائمری تک کی تعلیم موضع بلہر کے قریب ایک گاؤں بھکی ونڈ میں حاصل کی۔ ۱۶ سال کی عمر میں اپنے گاؤں سے نقل مکان کر کے قصبہ پٹی ضلع امرتسر میں رہائش اختیار کی اور قیامِ پاکستان تک وہیں رہے۔ دینی تعلیم مندرجہ ذیل دینی مدارس سے حاصل کی۔

۱۔ مدرسہ محمدیہ موضع بھینی سدھواں ضلع امرتسر

۲۔ مدرسہ فیض الاسلام موضع بھوجیاں ضلع امرتسر۔

۳۔ مدرسہ تقویۃ الاسلام غزنویہ امرتسر ۴۔ مدرسہ محمدیہ پٹی ضلع امرتسر۔

۵۔ دارالحدیث چینیانوالی لاہور

اساتذہ کرام | مولانا انصاری نے جن جلیل القدر اساتذہ کرام سے کسبِ علم کیا، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا عطاء اللہ شہید بھینی سدھواں ۲۔ مولانا عبدالرحمان بھوجیانی۔

۳۔ مولانا محمد عبداللہ بھوجیانی ۴۔ مولانا محمد حسین ہزاروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مولانا نیک محمد شیخ الحدیث مدرسہ غزنویہ امرتسر ۶۔ مولانا اصحاب الدین امرتسری
۷۔ مولانا محمد علی لکھوی ۸۔ حافظ احمد پٹوی۔

دینی وجماعتی خدمات فارغ التحصیل ہونے کے بعد مولانا سندھ کے علاقہ جمیس آباد ضلع تھرپارکر اور کوئٹہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ نے حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بطور ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان جو دس سال کا عرصہ گزرا ہے اُسے وہ حاصل زندگی سمجھتے ہیں۔ آپ مولانا غزنویؒ کے بلند اخلاق۔ اعلیٰ کردار حسن سیرت۔ زہد وتقویٰ۔ خدا ترسی اور ذکر وفکر سے بہت متاثر ہیں۔

تصانیف وتالیفات ۱۔ نماز محمدی :۔ سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کا طریقہ اور مسنون دعاؤں پر مشتمل یہ کتاب آپ نے ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کی۔ ۲۔ تذکرہ علماء اہلحدیث پنجاب :۔

مولانا انصاری نے علماء اہلحدیث پنجاب کے نام سے ایک کتاب شائع کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں کچھ مواد بھی اکٹھا کیا تھا۔ جب انہیں جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کی طرف سے یہ کام کرنے کا پتہ چلا، تو انہوں نے انتہائی خوشی وتحسین کا ۱۸/اپریل ۱۹۸۳ء کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں راقم کے نام اظہار فرمایا۔ اور اپنا ارادہ ترک کرتے ہوئے ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اس سلسلہ میں راقم ان کی خدمت میں کوٹ اعظم خاں قصور حاضر ہوا، تو انہوں نے اس سلسلہ میں جس قدر مواد اکٹھا کیا ہوا تھا ہمارے حوالے کر کے، ہماری حوصلہ افزائی فرمائی جس کے لیئے ہم اُن کے شکر گزار ہیں۔

۳۔ تذکرہ علمائے بھوجیاں :۔

یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابو خالد عبدالوکیل عبدالحق الہاشمی

میٹرک۔ فاضل علوم اسلامیہ دارالحدیث مکہ و دارالحدیث دہلی۔
المدرس بالمسجد الحرام مکۃ المکرمہ

ولدیت شیخ الحدیث مولانا ابو محمد عبدالحق بن عبدالواحد الہاشمی

ولادت ۱۳۵۷ھ بمطابق ۱۹۳۸ء محلہ کٹڑہ احمد خاں۔ احمد پور شرقیہ۔ ریاست بہاولپور

حصولِ علم مولانا عبدالوکیل نے ابتدائی تعلیم کے بعد مقامی سکول سے میٹرک کیا۔ ان کے والد گرامی قدر ایک نامور عالم دین تھے۔ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کیا اور ابتداء میں خود اُن کو دینی علوم پڑھاتے رہے۔ مولانا ہاشمی نے اجازۃ الروایۃ اپنے والد سے حاصل کی۔ بعد ازاں مولانا عبدالوکیل مدرسہ دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا ضلع ملتان میں زیر تعلیم رہے اور مولانا محمد عبداللہ اس کے بعد بڈھیمالوی سے سند روایہ حاصل کی۔ مدرسہ دارالحدیث دہلی میں چلے آئے جہاں انہوں نے مولانا عبیداللہ رحمانی سے اجازۃ الروایۃ اور سند الفراغ حاصل کیں آپ نے حجاز مقدس کا قصد کیا اور مدرسہ تحفیظ القرآن و مدرسہ دارالحدیث مکۃ المکرمہ سے دینی تعلیم کی تکمیل کر کے اسناد حاصل کیں۔

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث مولانا ابو محمد عبدالحق الہاشمی۔ ۲۔ شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی
۳۔ شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود جلال پور پیروالا۔
۴۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بھٹوی۔ ۵۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی
۶۔ شیخ عبدالرؤف مرعی المصری قاری مصر۔

دینی علوم کی تحصیل کے بعد آپ مدرسہ دارالمہاجرین مکۃ المکرمہ میں بحیثیت مدرس خدمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد عرصہ بیس سال سے حرم شریف میں درس و تدریس کے منصب کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں۔ ویسے تو مولانا ہاشمی تقریر و تدریس اور تحقیق و تصنیف میں، دسترس رکھتے ہیں لیکن خاص طور پر شیعوں کے خلاف ایک اعلیٰ پایہ کے کامیاب مناظر ہیں۔

تصانیف و تالیفات

۱۔ دلیل القاری فی ضبط مواضع اسماء الرجال فی صحیح بخاری — مجلدین کبار (عربی)

۲۔ کوثر الجاری فی معجم احادیث شیوخ البخاری — مجلدین کبار (عربی)

۳۔ بطشۃ الکبریٰ — غزوۂ بدر پر مفصل کتاب — مجلد عربی

۴۔ مشعل الواعظین — واعظین کے لیے بہترین کتاب — مجلد عربی

۵۔ مشعل حج — حج پر ایک مفصل کتاب — ایک جلد اردو

۶۔ درس توحید — ایک جلد اردو

۷۔ عجاب العجابۃ فی احوال شبان الصحابۃ — جلد عربی

۸۔ فتح العمرۃ فی تکرار العمرۃ — جلد عربی

۹۔ السراج فی قصۃ المعراج — مفصل واقعات معراج — جلد اردو

۱۰۔ الاجر الدائم للصائم والقائم — جلد عربی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکنیت انجمن اہل حدیث ضلع فیصل آباد۔

۱۹۴۶ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ کی انجمن بنام انجمن اہلحدیث ضلع فیصل آباد رجسٹرڈ کرائی گئی جس میں حضرت صوفی صاحب نے آپ کو آپ کی غیر حاضری میں انجمن کا رکن بنایا۔

صوفی صاحب کی زندگی میں مدرسہ کا انتظام۔

مدرسہ کے معاملات میں آپ نے حضرت صوفی صاحب سے مل کر شبانہ روز محنت کی۔ ۱۹۶۱ء میں ماموں کانجن میں موجودہ زمین (۳۴ کنال) خرید کر یہاں مدرسہ کی عمارت بنانا شروع کی۔ اور ۱۹۶۲ء میں یہاں تعلیم کا جزوی طور پر آغاز ہوا۔ جب صوفی صاحب حج کے لیئے حجازِ مقدس روانہ ہوئے تو مولانا ندوی کو جملہ امورِ مدرسہ کے انتظام و اہتمام کا ذمہ دار ٹھہرا گئے۔

صوفی صاحب کی وفات کے بعد بطور مہتمم۔

صوفی صاحب کی وفات حسرت آیات کے بعد ارکانِ انجمن جامعہ و دیگر علماء اہلحدیث نے مولانا ندوی کو مہتمم جامعہ مقرر کر دیا۔ شروع شروع میں کچھ عرصہ آپ تدریس سے بھی متعلق رہے۔ لیکن وسیع انتظامی امور کی بنا پر یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

حسنِ اہتمام۔

مولانا عبدالقادر ندوی اعلیٰ درجہ کے مہتمم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسنِ انتظام و انصرام کی اعلیٰ صلاحیتوں اور خوبیوں سے نواز رکھا ہے۔ آپ نے صحیح معنوں میں اپنے آپ کو حضرت صوفی صاحب کا جانشین ثابت کر دکھایا ہے۔ حضرت صوفی صاحب کی دعاؤں کا ثمرہ جامعہ تعلیم الاسلام کے ذرّہ ذرّہ سے مولانا ندوی کے خلوص و للہیت کی مہک آتی ہے۔ جامعہ کو دیکھ کر جہاں حضرت صوفی صاحب کے مستجاب الدعوات ہونے کا یقین ہوتا ہے، وہاں مولانا ندوی کے حسن انتظام و انصرام کا بھی اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُکنیّت انجمن اہل حدیث ضلع فیصل آباد۔

۱۹۴۶ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ کی انجمن بنام انجمن اہلحدیث ضلع فیصل آباد رجسٹرڈ کرائی گئی جس میں حضرت صوفی صاحب نے آپ کو آپ کی غیر حاضری میں انجمن کا رکن بنایا۔

صوفی صاحب کی زندگی میں مدرسہ کا انتظام۔

مدرسہ کے معاملات میں آپ نے حضرت صوفی صاحب سے مل کر شبانہ روز محنت کی۔ ۱۹۶۱ء میں ماموں کانجن میں موجودہ زمین (۳۴ کنال) خرید کر یہاں مدرسہ کی عمارت بنانا شروع کی۔ اور ۱۹۶۲ء میں یہاں تعلیم کا جزوی طور پر آغاز ہوا۔ جب صوفی صاحب حج کے لیئے حجازِ مقدّس روانہ ہوئے تو مولانا ندوی کو جملہ امورِ مدرسہ کے انتظام و اہتمام کا ذمّہ دار ٹھہرا گئے۔

صوفی صاحب کی وفات کے بعد بطور مہتمم۔

صوفی صاحب کی وفات حسرت آیات کے بعد ارکانِ انجمن جامعہ و دیگر علماء اہلحدیث نے مولانا ندوی کو مہتمم جامعہ مقرّر کر دیا۔ شروع شروع میں کچھ عرصہ آپ تدریس سے بھی متعلّق رہے۔ لیکن وسیع انتظامی امور کی بنا پر یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

حسنِ اہتمام۔

مولانا عبدالقادر ندوی اعلیٰ درجہ کے مہتمم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسنِ انتظام و انصرام کی اعلیٰ صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازہ رکھا ہے۔ آپ نے صحیح معنوں میں اپنے آپ کو حضرت صوفی صاحب کا جانشین ثابت کر دکھایا ہے۔ حضرت صوفی صاحب کی دعاؤں کا ثمرہ جامعہ تعلیم الاسلام کے ذرّہ ذرّہ سے مولانا ندوی کے خلوص و للہیّت کی مہک آتی ہے۔ جامعہ کو دیکھ کر جہاں حضرت صوفی صاحب کے مستجاب الدعوات ہونے کا یقین ہوتا ہے، وہاں مولانا ندوی کے حسن انتظام و انصرام کا بھی اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ دردِ دل اور مسلک کی تڑپ رکھنے والے انتہائی سادہ وضع انسان ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دورِ حاضر میں ایسے لوگوں کا وجود کسی سعادت سے کم نہیں کہ آپ بلا معاوضہ، ان اجری الا علی اللہ کے تحت اپنے آپ کو جامعہ کے لیئے وقف کیئے ہوئے ہیں۔ صبح گھر سے کھانا کھا کر آتے ہیں اور تمام دن جامعہ کے امور کی انجام دہی کے بعد شام کو گھر جا کر ہی کھانا ہوتا ہے۔ یہاں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ یہ سارا کریڈٹ آپ کے مشفق برادرِ بزرگ الحاج محمد عبداللہ کو جاتا ہے جنہوں نے آپ کو جامعہ کے لیئے ہمہ وقت فارغ البال رکھا ہوا ہے۔ جامعہ میں آنے جانے کے لیئے ذاتی جیپ استعمال کرتے ہیں۔

علمی ذوق۔

حسنِ انتظام کے ساتھ ساتھ آپ بلند پایہ کے محقق بھی ہیں۔ کتابی دنیا پر گہری نگاہ رکھتے ہیں۔ وسعتِ مطالعہ کے ساتھ مطالعہ کی گہرائی و گیرائی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ آپ کے علمی ذوق ہی کا نتیجہ ہے کہ جامعہ تعلیم الاسلام کی لائبریری میں قدیم دینی و مذہبی کتب کے علاوہ جدید اور عصرِ حاضر کی تصانیف و تالیفات پر مشتمل وافر علمی سرمایہ موجود ہے۔ اور سب سے زیادہ خوش کن بات یہ ہے کہ آپ نشرِ علومِ اسلامی اور خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ کتب خانہ کے دکھانے اور دعوتِ استفادہ میں آپ بڑے فیاض دکھائی دیتے ہیں۔ بلکہ آپ اپنے دوست علماء کو تحقیق و تدقیق کی ترغیب و تحریص دیتے ہیں۔ حال ہی میں (۲۲ فروری ۱۹۸۶ء) آپ نے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں اسی سلسلہ میں اہلِ قلم و قرطاس علماء کی میٹنگ بلائی تھی۔ اس میٹنگ میں آپ کی حیلہ کد و کاوش، دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے کلمات اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی سے آپ کی علم دوستی اور جامعہ کی ترقی و عروج کی اُمنگ کا اندازہ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانبازؒ کی معیت میں فقیر کو بھی اس میٹنگ میں حاضری کا اعزاز حاصل ہوا۔ مولانا ندوی نے جس انداز اور محبت و شفقت سے ہمارے "مجلہ جامعہ ابراہیمیہ" کی قدر افزائی اور تحسین فرمائی۔ اس سے ہمیں بڑا حوصلہ اور نیا عزم ملا۔ اور ہم نے عجز و انکسار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے یہ طے کیا کہ انشاء اللہ خدمتِ دین کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف کر دیں گے۔

سعادتِ حج۔

اللہ کے فضل و کرم سے حج کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہو چکے ہیں۔

اولاد۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین فرزند عطا فرما رکھے ہیں۔ تینوں بھائی ذاتی کاروبار کرتے ہیں۔ مولانا ندوی کے لیے معاشی طور پر کوئی الجھن یا پریشانی نہیں۔

سماجی و رفاہی خدمات۔

آپ اپنے گاؤں میں انتہائی ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ رفاہی کاموں میں بڑی تندہی سے حصہ لیتے ہیں۔ آپ کا یہ گاؤں آپ کی کوششوں سے "ماڈل ویلج" (مثالی گاؤں) کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ اور فیصل آباد ڈویژن میں اوّل مقام حاصل کر چکا ہے۔ آپ کے گاؤں کو مریدوالا ماموں کانجن روڈ سے ملانے والی پختہ سڑک کے بنوانے میں آپ کی مساعی کو بہت زیادہ دخل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالکریم ثاقب

میٹرک۔ عالم اُردو۔ فاضل عربی۔ فاضل درس نظامی۔ بی اے الیسانس
فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ ۔ صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ سلفیہ برمنگھم
نائب مدیر مجلّہ صراطِ مستقیم برمنگھم (برطانیہ)

ولدیّت حاجی شیر محمّد۔

ولادت ۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء بمطابق ۴ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ بروز اتوار ضلع ساہیوال۔

خاندانی حالات اور قبولیّت مسلک اہلحدیث مولانا ثاقب کے آباؤ اجداد تقلیدی مذہب کے پیروکار تھے۔ خاندان بھر میں انہوں نے سب سے پہلے مسلک اہلحدیث اختیار کیا۔ جس کی وجہ سے جور و مصائب کا نشانہ بننا پڑا۔

حصولِ علم میٹرک کرنے کے بعد دینی تعلیم کے حصول کے اشتیاق کے ہاتھوں مجبور ہو کر دینی مدارس کی طرف رجوع کیا۔ اور مختلف اوقات میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ مدرسہ دارالقرآن والحدیث چک ۸۰ گ ب ضلع فیصل آباد۔ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ اور جامع اہلحدیث چوک دالگراں لاہور میں رہ کر دینی تعلیم کی تکمیل کی۔

سعودی عرب میں اس کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ میں داخل ہو گئے اور وہاں سے بی اے الیسانس کی ڈگری حاصل کی۔

برطانیہ میں پاک و ہند کے اہلحدیث احباب جو بسلسلہ روزگار برطانیہ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے وہاں اپنی ایک جماعت "مرکزی جمعیّت اہلحدیث یوکے" قائم کر رکھی ہے جو برطانیہ میں بہت کام کر رہی ہے۔ اس جمعیّت کی دعوت پر مولانا ثاقب برمنگھم میں جمعیّت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قائم کردہ مدرسہ اسلامیہ سلفیہ میں مدرس کی حیثیت سے تشریف لائے اور ان دنوں وہیں خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

اساتذہ کرام

۱۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی ۲۔ مولانا قدرت اللہ فوق۔
۳۔ مولانا شریف اللہ خاں سواتی ۴۔ مولانا حافظ بنیامین
۵۔ مولانا پیر محمد یعقوب ۶۔ مولانا محمد صادق خلیل
۷۔ مولانا محمد عبدہٗ ۸ مولانا محمد عبداللہ چھنوی۔
۹۔ مولانا عبدالرشید ۱۰۔ مولانا عطا محمد حنیف

اسفار

مولانا عبدالکریم ثاقب اب تک مکۃ المکرمہ۔ مدینۃ المنورہ۔ اردن۔ شام لبنان۔ ترکی۔ ایران۔ افغانستان۔ کویت۔ متحدہ عرب امارات۔ انگلینڈ سکاٹ لینڈ کے تبلیغی دورے کر چکے ہیں۔ تدریس کے علاوہ آپ ایک مصنف بھی ہیں۔

تالیفات وتصانیف

۱۔ حج روانگی سے لے کر واپسی تک (اردو)
۲۔ اے گائیڈ ٹو پریئر اِن اسلام (انگریزی)

(A GUIDE TO PRAY IN ISLAM)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمان کیلانی

بی اے ۔ فارسی فاضل ۔ فاضل علوم اسلامیہ

مہتمم مدرسہ تدریس القرآن والحدیث (للبنات) دارالسلام، وسن پورہ ۔ لاہور ۔

ولدیت | مولوی نورالٰہی بن مولوی امام الدین

ولادت | ۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء بمطابق یکم ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ بروز اتوار حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ ۔

گاؤں کے نام کی نسبت ہی سے یہ خاندان کیلانی کے نام سے معروف ہے ۔ مولانا عبدالرحمان کیلانی اسی خاندان کے چشم وچراغ ہیں ۔ آپ کے خاندان کے دیگر اہل علم حضرات مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ حافظ عبدالحیّ کوٹ چاندی براستہ وارببرٹن ضلع شیخوپورہ ۔

یہ مولانا کے عم حقیقی ہیں اور مرأۃ القرآن کے مؤلف ہیں ۔

۲ ۔ محمد سلیمان کیلانی خطیب جامع مسجد اہل حدیث کھیالی ۔ و مؤسس ومنتظم جامعۃ البنات کھیالی ـــــ یہ آپ کے برادر بزرگ ہیں ۔ انہوں نے بلوغ المرام اور مشکوٰۃ کا اردو ترجمہ کیا ہے ۔ ان کے علاوہ دیگر متفرق کتب کے مترجم اور مصنف ہیں ۔

۳ ۔ حافظ محمد ادریس کیلانی خطیب جامع مسجد اہلحدیث کیلیانوالہ، موسس مدرسہ تدریس القرآن والحدیث ۔ یہ مولانا عبدالرحمان کے دوسرے بھائی ہیں ۔

۴ ۔ عبدالسلام کیلانی بن حافظ عبدالحیّ فاضل مدینہ یونیورسٹی، مبعوث حکومت سعودیہ برائے پاکستان ۔ لیکچرار علماء اکیڈمی لاہور ۔

۵ ۔ اکرام اللہ ساجد کیلانی ۔ یہ مولانا عبدالرحمان کے تیسری پشت سے بھائی ہیں "محدث"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ترجمان الحدیث کے معاون ایڈیٹر اور مینیجر ہیں۔

۶۔ فاروق اختر نجیب ایم اے سیاسیات۔ ڈپٹی ڈائریکٹر پنجاب یونیورسٹی۔

یہ آپ کے عمّ زاد بھائی ہیں متفرق نصابی کتب کے مصنّف ہیں۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد ماجد اور برادر بزرگ سے حاصل کی۔ بعد میں مولانا محمد رمضان سندھی وزیر آباد اور حضرت مولانا محمد اسماعیل گوجرانوالہ سے صرف و نحو۔ ترجمۃ القرآن۔ بلوغ المرام اور مسلم شریف سبقاً پڑھتے رہے۔ بعد میں اپنے شغف و ذوق سے صحاح ستّہ اور تفاسیر کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے دسویں جماعت تک تینوں مرتبہ وظیفہ حاصل کیا۔ بعدہٗ خاندانی پیشہ کتابت اختیار کیا اور اللہ کے فضل سے جلد ہی نامور کاتبوں میں شمار ہوئے۔ پہلے بیس سال، زیادہ تر اردو کتابت کی۔ بعد میں بیس سال صرف قرآن کریم کی کتابت کی۔ ساتھ ہی دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ منشی فاضل کا امتحان دیا۔ پھر الف اے اور بی اے کیا۔ اب عرصہ پانچ سال سے تصنیف و تالیف ہی مشغلہ ہے۔ آپ کے ۷۵ کے قریب تحقیقی مضامین ماہنامہ "محدّث" "ترجمان الحدیث" "معارف" اور "اقبال ریویو" میں چھپ چکے ہیں۔

تصانیف و تالیفات

۱۔ قرآن نافہمی کے اسباب اور اس کا حل (پمفلٹ)

۲۔ اسلام میں ضابطہ تجارت۔

۳۔ مغربی جمہوریت اور پاکستان میں انتخابات (کتابچہ)

۴۔ خلافت و جمہوریت ۵۔ سعودی عرب میں نظام زکوٰۃ۔ (کتابچہ) عربی سے ترجمہ۔

زیر طبع کتب : ۶۔ اسلام اور رہبانیت۔ ۷۔ مترادفات القرآن

۸۔ حافظ عنایت اللہ اثری گجراتی کی تاویلات و تحریفات۔

دینی خدمات مولانا عبدالرحمان کیلانی نے لاہور میں سکونت کے فوراً بعد ہی مدرسہ تدریس القرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والحدیث (للبنات) کی بنا ڈالی جو عرصہ ۳۰ سال سے کام کر رہا ہے۔ اور اس میں اس وقت کوئی ڈیڑھ سو کے لگ بھگ لڑکیاں دینی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ہر سال فارغ التحصیل لڑکیوں کو سندات جاری کی جاتی ہیں۔ حفظ و قرآن کے علاوہ مکمل ترجمہ و تفسیر قرآن کریم، احادیث میں عمدۃ الاحکام اور مشکوٰۃ، گرامر میں عربی کا معلّم ہر چہار حصص، عقائد میں الفقہ الاسلامی، اور تاریخ میں خلفائے راشدین کے مشہور واقعات جیسے مضامین کا امتحان دلایا جاتا ہے۔

اس مدرسہ کی اب تک آٹھ شاخیں مصروفِ کار ہیں۔ مدرسہ کی تدریس کی ذمہ داری مولانا کیلانی کی اہلیہ محترمہ اور ان کی بیٹیوں کے سر ہے جو ماشاء اللہ حافظہ بھی ہیں۔ اور بی اے تک عصری تعلیم سے بھی آراستہ ہیں۔ مدرسہ کے امتحانات اور خارجی انتظام مولانا کے سپرد ہے۔ مولانا کیلانی نے جدوجہد سے مدرسہ کے لیے نئی عمارت خریدی ہے جس میں بیرونی طالبات کی رہائش کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔ اس مدرسہ کی فارغ التحصیل لڑکیاں تدریسی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔

خطیب جامع مسجد اہلحدیث سبزی منڈی ساہیوال

ولدیت | مولانا عبدالمجید رح بن مولانا محمد اسحاق رح

ولادت | رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۹۳۷ء موضع کیہری صرافاں، داخلی بھاگن نزد الوبیہ علاقہ گلیات۔ ایبٹ آباد۔ ہزارہ۔

خاندانی پس منظر | مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی کا خانوادہ علمی افراد پر مشتمل ہے۔ جس میں آپ کے والد مولانا عبدالمجید آپ کے دادا مولانا محمد اسحاق۔ نانا مولانا ولی محمد۔ چچا مولانا عبدالعزیز۔ پھوپھا مولانا عبدالرحمان و مولانا قاضی عبدالرحیم۔ حقیقی بھائی مولانا بنیامین رح پھوپھی زاد بھائی مولانا محمد زمان مقیم تلوڑہ سوہدرہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے نام آتے ہیں۔

آپ کے دادا جان اپنے علاقے کے مشہور و معروف حکیم اور مویشیوں کے تاجر تھے۔ مہمان نواز شخصیت کے مالک تھے۔ مسلک اہلحدیث سے متاثر لیکن حنفی تھے۔ اپنے حلقہ اثر میں بدعات سے کلی اجتناب کراتے تھے۔ رمضان المبارک میں آٹھ رکعت تراویح پڑھاتے تھے لیکن آمین بالجہر اور رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ آپ کے والد محترم اپنی والدہ سے غالباً نو ہمشیراؤں کے اکیلے بھائی تھے۔ ان کی بچپن ہی میں شادی ہوگئی تھی۔ ابھی ۲۵ سال کی عمر تھی کہ وفات پاگئے۔ مسلکاً وہ بھی حنفی ہی کہلاتے تھے۔ تاہم ان کے سسرال خالص اہلحدیث تھے۔ مولانا ہزاروی کے نانا مولانا ولی محمد اور ان کے دیگر برادران مولانا عبدالوہاب (بقید حیات) مولانا محمد اسحاق رح، گلاب خان رح اور عبدالمجید خان سب ہی اہلحدیث تھے۔ ویسے بھی مولانا عبدالرشید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دادا اور نانا آپس میں تایا چچا کے بھائی ہی تھے۔ جب آپ کے والد فوت ہوئے تو اس وقت ان کی عمر تین سال تھی۔ آپ کے والد ماجد نے اپنے بہنوئی مولانا عبدالرحمان کو وصیت کی تھی کہ میرے بچوں پر ترس کر کے انہیں گھر پر ہی نہ رکھ لینا بلکہ تعلیم دین کے لیئے انہیں گھر سے نکال دینا، خود گرتے پڑتے علم سیکھ جائیں گے۔ مولانا ہزاروی کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ پہلے تو کسی وارث نے آپ کی تربیت پر دھیان نہ دیا۔ کبھی پھوپھی کے پاس اور کبھی نانا کے پاس رہے۔ کبھی کسی دوسرے رشتہ دار کے سپرد ہوئے۔ بالآخر آپ مدارس دینیہ کے حوالے ہوئے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ آپ جب جوان ہوئے تو چھوٹی بہن کی فکر دامنگیر ہوئی۔ اسے اور اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس پنجاب لے آئے۔ صوفی محمد عبداللہ کے حکم سے صرف لوجہ اللہ بغیر کچھ دیکھے بھالے بہن کی شادی کر دی۔ اپنے بھائی کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کیا لیکن وہ بیچارے مرگی کے مریض تھے کسی مرحلہ پر بھی افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر ۱۹۶۸ء میں اپنے آبائی گاؤں میں جا کر فوت ہو گئے۔

حصول علم رسمی تعلیم کے لیئے آپ دو مرتبہ الگ الگ سکولوں میں داخل ہوئے لیکن اس تعلیم کے لیئے اپنے آپ کو آمادہ نہ کر سکے۔ پہلے تو آپ پرائمری سکول مہری ناڑ (حال مڈل سکول دلیالی) ضلع ہزارہ میں داخل ہوئے۔ جہاں پر اب بھی آپ کے کوائف یوں لکھے ہوئے ہیں۔

تاریخ پیدائش	سلسلہ نمبر	تاریخ داخلہ
۵ ۳/۹ (تخمیناً لکھی گئی ہے)	۲۷۴	۹ ۴/۴

خارج کیا گیا بوجہ کثرت غیر حاضری = ۲ ۱۱/۴۵

گویا مولانا ہزاروی اس سکول میں ایک سال تین ماہ اور ۲۳ دن تک زیر تعلیم رہے اس کے بعد گرمی بالا کے سکول میں داخل ہوئے لیکن صرف چند ماہ گزارنے کے بعد رسمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کو خیرباد کہہ دیا۔

دینی تعلیم اور اپنے آبائی وطن ضلع ہزارہ میں دینی مدرسہ تعلیم الاسلام موضع سترلیہ میں تقریباً تین سال تعلیم حاصل کی۔ یہاں آپ نے مکمل ترجمہ قرآن مجید، بلوغ المرام، مشکوٰۃ، کچھ صفحات ترمذی، کریمہ، نام حق، پندنامہ وغیرہ پڑھے۔ اس کے بعد غالباً ۱۹۴۸ء میں ولی کامل ابوالمساکین صوفی محمد عبداللہؒ کے مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ میں داخل لیا۔ اور ابتداء سے آخر تک یہیں سے تعلیم حاصل کی اور سند فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل فحول علماء کرام سے اکتساب علم کیا۔

۱۔ حضرت العلام حافظ محمد گوندلویؒ ۲۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی

۳۔ مولانا پیر محمد یعقوب قریشی ۴۔ مولانا محمد یعقوب ملہوی

۵۔ مولانا محمد صادق خلیل ۶۔ مولانا عبدالصمد رؤف

۷۔ مولانا محمد رفیق ۸۔ مولانا عبدالکبیرؒ

۹۔ مولانا محمد عبداللہ مظفر گڑھی ۱۰۔ مولانا احمدؒ

۱۱۔ مولانا عبدالرحیمؒ ۱۲۔ مولانا سید یونس شاہؒ

۱۳۔ مولانا محمد یعقوب ۱۴۔ مولانا محمد ادریس

آغاز درس و تدریس فارغ التحصیل ہونے کے بعد صوفی صاحبؒ کی زندگی میں اُن کے احسانات کے پیش نظر ۱۹۵۴ء سے ۱۹۸۰ء تک عسر و یسر میں اُن کے مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ہی میں تدریس فرماتے رہے۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں جامعہ عزیزیہ ساہیوال (۸۱-۱۹۸۲ء)۔ دارالحدیث اوکاڑہ (۸۲-۱۹۸۳ء) میں تشنگان علم کو سیراب کرتے رہے تدریسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ ایک سال تک جامعہ مسجد اہلحدیث سمندری۔ ایک سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک جامع مسجد اہلحدیث کمالیہ شہر۔ بارہ سال تک جامع تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ اس وقت مولانا ہزاروی جامعہ ثنائیہ ساہیوال میں اُستاذ اور جامع مسجد اہلحدیث پرانی سبزی منڈی ساہیوال میں خطیب ہیں۔ مولانا اندرونِ ملک مختلف شہروں کے تبلیغی سفر و دورے کر چکے ہیں۔

تلامذہ آپ کے وہ طلباء جو مستند علماء ہیں۔ اور خدمتِ دین میں مصروف ہیں اُن کی مکمل فہرست تو ناممکن امر ہے۔ تاہم اندازاً اُن کی تعداد ساڑھے تین سَو ہے مشہور و معروف تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱۔

۱۔ مولانا محمد عبیداللہ عفیف شیخ الحدیث چنیانوالی۔

۲۔ مولانا شمس الدین افغانی مہتمم و بانی جامعہ علوم اثریہ پشاور۔

۳۔ مولانا عبدالوہاب بلتستانی مدرس مدرسہ غوازی بلتستان۔

۴۔ مولانا محمد حسین کلیم خطیب راولپنڈی ۵۔ مولانا پروفیسر محمد رفیق

۶۔ پروفیسر مولانا محمد یحییٰ عزیز حال مقیم نائیجیریا۔ ۷۔ مولانا محمد طیب معاون ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث (پنجاب)

۸۔ مولانا محمد داؤد فہم اُستاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ ۹۔ پروفیسر حبیب الرحمان گورنمنٹ کالج جھنگ

۱۰۔ پروفیسر مولانا محمد ظفر اللہ چودھری اُستاذ کراچی یونیورسٹی و بانی جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی۔

۱۱۔ پروفیسر محمد اسماعیل عقیل گورنمنٹ کالج شجاع آباد ضلع ملتان۔

۱۲۔ پروفیسر محمد علی اوڈ گورنمنٹ کالج خانیوال۔

۱۳۔ مولانا محمد ادریس شاہ اُستاذ عربی ہائی سکول نگری بالا ہزارہ۔

۱۴۔ مولانا رحمت اللہ شاہ اُستاذ عربی ہائی سکول دیوال ہزارہ۔

۱۵۔ مولانا فضل الرحمان اُستاذ عربی ہائی سکول ننھیا گلی ہزارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ مولانا عبدالرزاق خطیب آرمی۔
۱۷۔ مولانا ثناء اللہ ناظم مدرسہ اہلحدیث کھچی والا ضلع بہاولنگر۔
۱۸۔ مولانا لقاء الرحمان خطیب جامع مسجد اہلحدیث چوک منڈا ضلع مظفر گڑھ
۱۹۔ مولانا محمد داود اوڈ استاذ عربی ہائی سکول ڈھکپوٹ ضلع فیصل آباد۔
۲۰۔ مولانا محمد احمد خطیب جامع مسجد اہلحدیث میاں چنوں ضلع ملتان۔
۲۱۔ مولانا محمد عبداللہ مشتاق استاذ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن۔
۲۲۔ مولانا محمد رفیع الدین 〃 〃 〃 〃
۲۳۔ مولانا سید عبدالخالق 〃 〃 〃 〃
۲۴۔ مولانا حافظ مقصود احمد 〃 〃 〃 〃
۲۵۔ مولانا محمد الیاس 〃 〃 〃 〃
۲۶۔ مولانا عبدالعزیز 〃 〃 〃 〃
۲۷۔ مولانا قاری محمد ایوب صاحب 〃 〃 〃 〃
۲۸۔ مولانا عطاء اللہ طارق خطیب گگو منڈی ضلع وہاڑی
۲۹۔ مولانا عبدالقہار عرف برق توحیدی فیصل آباد۔
۳۰۔ مولانا حاتم طائی عرف عبدالحق بنگلہ دیش۔ وغیرہم۔

تصانیف و تالیفات آپ نے مندرجہ ذیل کتب و رسائل ترتیب دیئے ہیں:
۱۔ مسجد ویران کیوں؟ ۲۔ احکام رمضان۔ ۳۔ فضائل درود
۴۔ عید قربان ۵۔ ڈائری نماز باجماعت ۶۔ احکام قربانی ۷۔ مسائل عید الاضحیٰ
۸۔ معیار محبت ــــ انکے علاوہ ہفت روزہ "الاسلام" لاہور میں باب الفتاویٰ کے تحت مسائل کے جوابات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالمجید اصلاحی

ایم اے (اقتصادیات) ۔ ایم ایس سی (زراعت)

فاضل درس نظامی ۔ الیسانس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ ۔

متعلم جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمہ ۔

ولدیت چودھری عبدالرحیم ساکن حاجی آباد (فیصل آباد) ۔

ولادت ۱۵ دسمبر ۱۹۵۲ء بمطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ بروز پیر ۔ اوکاڑہ ۔

مولانا عبدالمجید اصلاحی جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمہ کے ایک ذہین اور ہونہار طالب علم تھے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر میں جب کہ وہ خود اپنی کار چلا رہے تھے کار الٹ گئی اور اگلی کھڑکی کھلنے سے وہ باہر سڑک پر آ گرے اور کار کے نیچے آ کر راہیٔ ملک عدم ہوئے ۔ اس خوفناک حادثہ میں ان کی اہلیہ زخمی ہوگئیں جبکہ تین بچے معمولی زخمی ہوئے مرحوم کے والدین نے بعد از مشاورت طے کیا کہ انہیں یہیں دفن کر دیا جائے چنانچہ ۲۷ فروری ۱۹۸۵ء نماز مغرب کے بعد حرم شریف میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت المعلیٰ میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا ۔

تعلیم اصلاحی صاحب نے مڈل تک عصری تعلیم نشاط ماڈل سکول فیصل آباد میں حاصل کی ۔ اور وظیفہ حاصل کیا ۔ اسلامیہ ہائی سکول گٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور وظیفہ سے نوازے گئے ۔ میٹرک کے بعد ایم ایس سی تک تعلیم زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے مکمل کی ۱۹۷۵ء میں پانچوں کلاسوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ۔ اس کے بعد ۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۰ء جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں دینی تعلیم کی تکمیل کی ۔ ۱۹۷۹ء میں آپ رشتہ ازدواج سے منسلک ہوگئے ۔ ۱۹۸۰ء سے جامعہ اُم القریٰ مکۃ المکرمہ میں زیر تعلیم تھے اور یہاں سے اقتصادیات میں ایم اے کا امتحان پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر چکے تھے۔

اخلاق وعادات جناب اصلاحی مرحوم خوب صورت اور خوب سیرت نوجوان تھے۔ اخلاق حمیدہ کے مالک اور نطق سنجیدہ سے بہرہ ور تھے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود کبر و غرور سے کوسوں دور تھے۔ تواضع انکساری اور احترام کی زندہ تصویر تھے۔

اس نوجوان یا صلاحیت عالم دین کی اس رحلت کو جماعت کے لیئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہی کہا جا سکتا ہے لیکن

وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر مولانا عبدالرؤف ظفر

ایم اے عربی (گولڈ میڈل)۔ ایم اے اسلامیات (سلور میڈل)
بی ایڈ ۔ فاضل درسِ نظامی۔
اُستاذ شعبۂ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ولدیت عبدالغفار

ولادت ۸ جنوری ۱۹۵۱ء بمطابق ۲۹ ربیع الاوّل ۱۳۷۰ھ بروز پیر پنجکوسی ضلع بہاولنگر۔

خاندانی پس منظر پروفیسر مولانا عبدالرؤف ظفر ایک صالح۔ دیندار۔ منکسر المزاج اور نوجوان عالم دین ہیں جماعت اہلحدیث کے محقق شہیر حضرت مولانا عبدالقادر عارف حصاری آپ کے حقیقی نانا جان کے بھائی تھے۔

حصولِ علم آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ایک قریبی گاؤں کے مدرسہ میں حاصل کی۔ وہاں قرآن مجید پڑھا۔ بعدازاں ایک سکول میں داخل ہوگئے اور جنڈوالا سکول سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چشتیاں میں نویں جماعت میں داخل ہوگئے۔ مولانا عبدالقدوس نے انگریزی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کی اہمیت اُجاگر کرکے آپ کے ذہن کو قرآن وحدیث کے مطالعہ کی طرف لگادیا۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ نے مدرسہ ضیاء القرآن والحدیث منڈی چشتیاں سے دینی تعلیم کے حصول کا آغاز کیا۔ چھ سال پوری کوشش سے دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۲ء میں بی اے کا امتحان دیا اور ساتھ ہی مدرسہ سے دینی تعلیم میں سندِ فراغت حاصل کی۔ ۱۹۷۳ء میں ملتان سے بی ایڈ کیا۔ ۱۹۷۷ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے پرائیویٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر ایم اے اسلامیات کیا۔ ۱۹۷۹ء میں ایم اے عربی کیا اور پوری یونیورسٹی میں پہلا نمبر لے کر قائدِ اعظم سکالرشپ حاصل کیا۔

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا عبدالقادر عارف حصاریؒ ۲۔ شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود جلالپوری پیروالا ۳۔ مولانا حافظ عبدالقدوس ہزاروی ۴۔ مولانا عبدالستار ۵۔ پروفیسر چودھری رفیق احمد ۶۔ مولانا محمد بشیر ایم اے۔ ۷۔ جناب محمد اسلم وٹو

ملازمت و دینی مصروفیات ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۸ء تک آپ مختلف سرکاری سکولوں میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے اور اسی دوران جامع مسجد اہلحدیث ہارون آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ راقم الحروف کو آپ سے اسی مسجد میں شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ جبکہ میں ہارون آباد کے ایک نواحی چک نمبر ۵۸ گجراں والہ میں اپنے عزیزوں سے ملنے گیا تھا واپسی کے لئے ہارون آباد سے بس پہ سوار ہونا تھا۔ عشاء کی نماز اسی مسجد میں ادا کی۔ مولانا موصوف سے یہیں تعارف و جان پہچان ہوئی۔ معقول مہمان نوازی کے بعد مولانا بنفسِ نفیس بس پر سوار کرانے آئے۔ ۱۹۷۹ء میں چھ ماہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں پڑھاتے رہے۔ جون ۱۹۷۹ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بحیثیت لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس وقت سے اب تک آپ یہیں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ قائدِ اعظم سکالرشپ پر پی ایچ ڈی کرنے کے لیئے ستمبر ۱۹۸۳ء میں آپ کا لندن جانے کا پروگرام تھا۔ اُمید ہے کہ اب تک وہ روانہ ہو چکے ہوں گے۔

تلامذہ آپ کے کئی ایک شاگرد کالجوں میں بطور اُستاذ متعین ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل زیادہ معروف ہیں۔ ۱۔ حبیب الرحمان گورنمنٹ کالج اوچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نورالدین جامی گورنمنٹ کالج عارف والا

۳۔ جناب جاوید گورنمنٹ کالج چشتیاں

۴۔ روبینہ عصمت گورنمنٹ کالج برائے خواتین حاصل پور۔

۵۔ شکیلہ بانو فیصل آباد۔

تصانیف و تالیفات تقریر و تدریس کے ساتھ ساتھ تحریر و تحقیق میں بھی آپ کو مہارت حاصل ہے۔ اب تک مندرجہ ذیل تحقیقی مقالات قلمبند کر چکے ہیں:

۱۔ معراج النبیؐ پر کیے گئے اعتراضات کا جائزہ ــــ ۴۰ صفحات

پہلی قسط مطبوعہ ماہنامہ محدّث لاہور۔ فروری مارچ ۱۹۸۳ء

۲۔ مسئلہ قربانی پر اعتراضات کا علمی جائزہ۔

۳۔ کتابتِ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی روشنی میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی

فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع مسجد اہلحدیث جھنگ

ناظم شعبۂ تبلیغ جمعیّت اہل حدیث پنجاب

ولدیّت عبدالرحیم بن قمرالدین

ولادت کھڈیاں خاص ضلع قصور

خاندانی تعارف فاضل نوجواں مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی ایک پُرجوش مبلّغ ہیں۔ اور خاندانی طور پر اہلحدیث ہیں۔ آپ کے والد مرحوم مولانا عبدالرحیم پتوکی والے بلند پایہ عالم اور بے باک قسم کے مناظر تھے۔ حق پر ڈٹ جانے اور مسلک کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے پر ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ کتاب وسنّت کی طرف دعوت اُن کا نصب العین رہا۔ ان کا مشہور کارنامہ چک نمبر ۱۰ ریناله خورد کے نزدیک بریلوی مولوی محمّد عمر اچھروی کے ساتھ مباہلہ تھا۔ ابھی حافظ عبدالعلیم یزدانی نے دو پارے ہی حفظ کیئے تھے کہ والد محترم کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ آپ کے چچا مولانا محمّد داؤد بھی بہترین خطیب تھے۔

حصولِ علم حافظ صاحب نے مڈل تک عصری تعلیم حاصل کی۔ اور ابتدائی دینی کتب مدرسہ دارالقرآن والسنّۃ چک نمبر ۸۰/گ ب ضلع فیصل آباد میں رہ کر پڑھیں کچھ عرصہ جامعہ اثریہ فیصل آباد سے بھی کسب فیض کیا۔ اور آخری چار سال جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں زیر تعلیم رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام | یہاں آپ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ جھال خانوآنہ حافظ ثناء اللہ۔ مولانا محمد عبدہٗ۔ مولانا قدرت اللہ فوق اور مولانا محمد صدیق جیسے نامور اساتذہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا۔ یہاں ہی آپ نے قرآن مجید بھی حفظ کیا۔

دینی خدمات | فراغت کے بعد کچھ عرصہ ڈھیسیاں منصور والی جڑانوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ عرصہ سات سال سے مرکزی جامع مسجد اہلحدیث جھنگ میں خطابت کی خدمت پر مامور ہیں۔

تلامذہ | حفظ میں آپ کے بہت سے تلامذہ ہیں۔

تصنیف و تالیف | حافظ صاحب نے نماز نبویؐ۔ فضائل رمضان پر ایک ایک کتابچہ اور مسلک اہلحدیث پر ایک پمفلٹ لکھا ہے۔

(بقیہ ص ۶۰ والا)

تدریسی خدمات | دو سال تک دارالحدیث رحمانیہ کراچی میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ اور اب ایک سال سے جامعہ ابی بکر الاسلامیہ میں استاذ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف

ایم اے عربی (درجہ اوّل)۔ ایم اے اسلامیات (درجہ اوّل)
ایم۔او۔ایل ۔ فاضل درس نظامی ۔ فاضل عربی۔
ناظم اعلےٰ جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن

ولدیت | مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی

ولادت | یکم ستمبر ۱۹۴۱ء بمطابق ۹ شعبان ۱۳۶۰ھ بروز سوموار بمقام گلالتہ ضلع گوڑگانواں (بھارت)

خاندانی تعارف | پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف کے والد محترم حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی جماعت اہلحدیث کے معروف، مقتدر بزرگ اور ورویش عالم دین تھے معروف اہلحدیث وجید عالم دین حضرت العلام مولانا محمد داؤد راز دہلوی سے آپ کا خاندانی تعلق ہے۔

تعلیم | مولانا سیف نے ابتدائی تعلیم دارالحدیث محمدیہ گلالتہ ضلع گوڑگانوہ سے حاصل کی پھر جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں داخل ہوئے۔ اور درس نظامی کی کافی کتب یہاں رہ کر پڑھیں۔ بعدازاں جامعہ سلفیہ فیصل آباد چلے گئے۔ اور آخری جماعت میں داخل ہو کر حضرت حافظ محمد گوندلوی سے صحیح بخاری پڑھ کر مدرسہ کی سندِ فراغت اور حافظ صاحب کی ذاتی سند حاصل کی۔

اساتذہ کرام | آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے اکتسابِ علم کیا۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی (والد محترم)

۲۔ حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی ۳۔ مولانا محمد صادق خلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی ۵۔ حضرت مولانا محمد شریف اللہ خاں سواتی

دینی خدمات | زمانہ طالب علمی میں آپ نے دو دفعہ بھارت کا سفر کیا۔ تکمیلِ تعلیم کے بعد آپ دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن اور مختلف سکولوں کالجوں میں تدریسی و خطابتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۲ء سے تاحال آپ مکمل طور پر جامعہ محمدیہ قدوسیہ کی نظامت و تدریس سے وابستہ ہیں۔

تلامذہ | مشہور تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ مولانا محمد سلیمان ہزاروی ۲۔ مولانا محمد سعید خاں خطیب بھوئے آصل۔

۳۔ مولانا محمد ابراہیم خادم کنگن پوری ۴۔ مولانا محمد اسحاق حسینوی وغیرہ

آپ کو تقریر و خطابت سے بھی دلچسپی ہے لیکن زیادہ تر رجحان تدریس و تحریر کی طرف ہے۔ آپ نے دینی دعوتی تبلیغ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جو ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنے والد محترم کی کتاب حقیقت الاسلام میں جس کا موضوع توحید ہے۔ ان کی معاونت کی۔ یہ بھی غیر مطبوع ہے۔ اور آپ اب اس کی طباعت کا اہتمام کر رہے ہیں

مشاہدات و تاثرات | آپ نے اپنے مشاہدات و تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

۱۔ سرکاری سکولوں کے ماحول میں کتاب و سنت کی ٹھوس خدمت کرنے کا تجربہ ہوا۔ جس سے فکری اور ذہنی اعتدال پیدا ہوا۔

۲۔ دینی درسگاہوں میں تعلیم کے ساتھ تربیت کی اہمیت کا احساس ہے۔ اور قدیم و جدید علوم کے امتزاج کی سخت ضرورت ہے۔

۳۔ صحت و مصلحت و اعتدال اور عملاً اخلاقِ حسنہ اور اسوۂ حسنہ کی پابندی کی بنا پر تجربہ ہوا کہ اغیار بھی کتاب و سنت کی خدمت میں معاون بنتے۔ اور خدمتِ قرآن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنّت کو سراہا۔ اپنی جماعت اہلحدیث کی صحیح عملی تربیت کے خواہاں ہیں۔

۴۔ موجودہ جماعتی خلفشار کا سخت صدمہ ہے اور اتحاد اہلحدیث کی سخت فکر لاحق ہے۔

۵۔ جماعتی زندگی کی ضرورت خالص مذہبی تبلیغی خدمت کے حامی ہیں۔ تنظیم اہلحدیث کے لیئے نئے خون کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

۶۔ موجودہ حکومت کی دینی خدمات کے غیر مطمئن حامی ہیں۔ اور اسلامی آئین کے لیئے مذہبی جماعتوں کے اتحاد کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔

مولانا ابو عبداللہ عبدالسلام السلفی الہزاروی

فاضل درس نظامی

خطیب جامع مسجد اہلحدیث پشاور صدر www.KitaboSunnat.com

ولدیت ملک عبدالعزیز مرحوم

ولادت ۱۹۳۸ء بمطابق ۱۳۵۷ھ موضع مگری تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد ہزارہ ڈویژن

تعلیم مولانا ابو عبداللہ عبدالسلام السلفی الہزاروی نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں کے مقامی پرائمری سکول سے حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیئے مدرسہ اشاعت الاسلام جھنگڑا ضلع ایبٹ آباد میں داخل ہوئے۔ ابتدائی کتب یہاں پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی میں رہ کر اکتساب علم کیا۔ اور آخر میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد داخل ہوئے۔ اور یہاں سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اور سند حاصل کی۔

اساتذہ کرام
۱۔ حضرت العلام شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد گوندلوی رح
۲۔ حضرت حافظ محمد اسماعیل ذبیح رح راولپنڈی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی۔ ۴۔ مولانا پیر محمد یعقوب قریشی جہلم۔

۵۔ مولانا محمد عبداللہ مظفر گڑھی۔ ۶۔ مولانا محمد صادق خلیل۔

۷۔ مولانا شریف اللہ خاں سواتی۔ ۸۔ حافظ عبدالغفور جہلم۔

مولانا ہزاروی نے حضرت حافظ گوندلوی صاحبؒ اور حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی سے ذاتی اسناد بھی حاصل کیں۔

دینی خدمات آپ ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۳ء تک ہری پور ہزارہ میں تدریس و خطابت فرماتے رہے۔ ۱۹۷۳ء سے تاحال جامع مسجد اہلحدیث چوک فوارہ پشاور صدر میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمان عزیز الٰہ آبادی

فاضل درس نظامی ۔ فاضل عربی

مہتمم الجامعہ الاسلامیہ چوک اہلحدیث رجسٹرڈ میرپور بھاگل ضلع مظفر گڑھ

ولدیت میاں خوشی محمد اعوان ۔

ولادت یکم جنوری ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ بروز جمعرات بمقام کوہر سنگھ والا فیروز پور (بھارت)

مولانا عبدالرحمان عزیز نے قیام پاکستان کے وقت تک پرائمری تک کی تعلیم حاصل کر لی تھی

حصول علم تقسیم ملک کے بعد آپ نے دینی تعلیم کے حصول کی طرف توجہ کی اور الجامعۃ الکمالیہ دارالحدیث رجسٹرڈ منڈی راجووال (اوکاڑہ) میں پڑھنا شروع کیا۔ یہاں آپ نے حضرت مولانا ابوالسلیم محمد یوسف بانی دارالحدیث اور حضرت مولانا اسداللہ بھامبڑوی (حال مدرس شمس الحدیث بورے والا وہاڑی) سے فیضانِ علمی حاصل کیا۔ بعدازاں آپ الجامعۃ المحمدیہ رجسٹرڈ اوکاڑہ میں زیر تعلیم رہے۔ اور بقیہ کتب یہاں سے پڑھیں۔

یہاں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام کی صحبت سے استفادہ کیا۔

۱۔ حضرت مولانا محمد عبدہٗ الفلاح فیروزپوری ۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی

۳۔ حضرت مولانا ہدایت اللہ ندوی میاں چنوں ۴۔ حضرت مولانا محمد جمعہ خاں

۵۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی ۶۔ حضرت مولانا الحاج عبدالعزیز (جھوک دادو طور)

۷۔ حضرت مولانا حافظ شفیق الرحمان لکھوی۔

علاوہ ازیں آپ نے تفسیر قرآن پاک کے ضمن میں حضرت مولانا محمد عبداللہ روپڑیؒ سے استفادہ کیا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کا ذہن شاعری کی طرف راغب ہو چکا تھا۔ دورانِ تعلیم ہی آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ایک رسالہ راہِ سنّت (۱۶ صفحات) تالیف کیا جو حضرت مولانا محمد اشرف سندھوؒ کی مشہور کتاب نتائج التقلید کے ایک باب کا ترجمہ ہے۔

دینی خدمات آپ ۱۹۶۳ء میں جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے فارغ ہوئے اور مدرسہ دارالقرآن والحدیث نصیر پور میں بطور مدرس کام کرنے لگے۔ ۱۹۷۰ء میں مدرسہ شمس الحدیث پور یوالہ میں نائب مدرّس رہے۔ ۱۹۸۰ء میں مدرسہ تفہیم القرآن والحدیث چوک منڈا میں خطیب و مدرّس کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۱ء تبلیغی ادارہ امر بالمعروف چوک منڈا کی نظامت و سرپرستی فرمائی جس کے ذریعہ سے اس علاقہ میں جماعت اہلحدیث کا تعارف ہوا۔ اور اسی ادارہ کی طرف سے اسلامی وظائف از مولانا عبدالسلام بستوی طبع کروا کر مفت تقسیم کی گئی۔

مولانا نے جون ۱۹۸۱ء کے اوائل میں مدرسہ عربیہ الجامعۃ الاسلامیہ چوک اہلحدیث رجسٹرڈ میرپور بھاگل مظفرگڑھ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ جو بحمداللہ آپ کی زیر سرپرستی بطریق احسن دینی خدمات میں رواں دواں ہے۔

تصانیف و تالیفات مولانا عبدالرحمان کی تحریری خدمات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ داستانِ اُمت منظوم ۲۔ دیسی پستول ۳۔ تردیدِ حُقّہ

۴۔ عقیدت دے پھُل۔ در مدح دارالحدیث راجو وال

۵۔ مذہب عجیب واہ بھئی واہ۔

یہ تمام رسائل مولانا صوفی احمدالدین حنیف خطیب مسجد توحید گنج منڈی بہاؤالدین گجرات نے شائع کیئے ہیں،

۱۔ قانونِ اسلامی، غیر مطبوعہ ۲۔ سوشلزم کا فتنہ، غیر مطبوعہ

۳۔ ایس گل دا کوئی دیہو جواب، غیر مطبوعہ۔

مضمون نویسی کے لیئے آپ نے حضرت مولانا ہدایت اللہ ندوی کی شاگردی اختیار کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتداءً "حفظ لسان" پر مضمون لکھا جو اہلحدیث سوہدرہ میں شائع ہوا۔ پھر آپ نے رسالہ "القول السدید فی الاجتہاد والتقلید" (۸۰ صفحات) تحریر کیا جس کی حضرت مولانا عبدالغفار لکھوی اوکاڑہ اور حضرت مولانا عبدالسلام عریق بھٹوی نے تصحیح فرمائی۔ یہ رسالہ غیر مطبوعہ ہے۔

اس کے بعد آپ نے متعدد مضامین سپرد قلم کیے جن میں سے حقیقتِ رمضان المبارک۔ حقیقتِ قربانی حقیقتِ دعا حقیقتِ دنیا۔ مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج حضورؐ کی صاحبزادیاں کتب شیعہ کی روشنی میں۔ شہادت حسینؓ تاریخ کے آئینہ میں۔ واقعہ معراج النبیؐ میں افراط و تفریط ایک جائزہ۔ مقام صدیقؓ پر شیعہ و سنی اتحاد۔ شاہِ اربل کا تحفہ اور حقیقت وسیلہ کتاب و سنت۔ اور اقوال سلف کی روشنی میں، قابل ذکر ہیں۔

تقریباً یہ تمام مضامین ہمارے دینی رسائل ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور۔ پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی۔ ہفت روزہ الاسلام گوجرانوالہ۔ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں بالاقساط شائع ہو چکے ہیں۔ مؤخر الذکر حقیقت الوسیلہ الاعتصام میں جاری ہے۔

نیز حقیقتِ دعا کتاب و سنت کی روشنی میں ۱۶ صفحات۔ شاہ اربل کا تحفہ (تردید میلاد) ۱۶ صفحات، دونوں بصورت پمفلٹ جامعہ اسلامیہ چوک اہلحدیث میرپور بھاگل کی طرف سے چھپ کر تقسیم ہو چکی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبداللہ ناصر رحمانی

ایف اے۔ فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔
الشہادۃ العالیۃ (جامعۃ الامام ریاض سعودی عرب)
اُستاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی۔

ولدیت عبدالرشید رحمانی

ولادت ۲۸۔ دسمبر ۱۹۵۸ء بمطابق ۱۶ جمادی الاُولیٰ ۱۳۷۸ھ اتوار۔ کراچی

مولانا عبداللہ ناصر رحمانی تقریر و تحریر اور تدریس و تحقیق کے اچھے ذوق کے مالک ہیں۔ صحت مند نوجوان ہیں۔ اور اس نوجوانی کے عالم میں عالمِ دین ہونا۔ اللہ کی بہت بڑی دین ہے۔

حصولِ علم طالب علمی کے زمانے ہی میں آپ بہت ذہین اور ہونہار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ادیب عربی۔ عالم عربی اور فاضل عربی کے جملہ امتحانات میں کراچی بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ایف اے کرنے کے بعد مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ کراچی میں زیرِ تعلیم رہے اور درسِ نظامی سے فارغ ہوئے۔ ساتھ ہی فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کر لیا۔

سعودی عرب میں اس کے بعد جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سعودی عرب میں داخل ہوئے تو الشہادۃ العالیۃ حاصل کر کے وطن لوٹے

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا حاکم علی۔ ۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی۔
۳۔ مولانا عبدالعزیز فیصل آباد ۴۔ مولانا کرم الدین ۵۔ الشیخ یوسف

(باقی صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا سیّد عبدالشکور اثری

فاضل درسِ نظامی ۔ جامع مسجد اہلحدیث باغ والی سانگلہ ہل (شیخوپورہ)

ولدیّت محمد زبیر شاہ

ولادت اکتوبر ۱۹۳۵ء بمطابق رجب ۱۳۵۴ھ موضع جگ ملیرہ ضلع حصار (بھارت)

حصولِ علم مولانا اثری نے اپنی دینی تعلیم کی ابتداء تقسیم ملک کے بعد کی اور مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ۔ مدرسہ محمدیّہ جلال پور پیروالا ضلع ملتان اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں زیرِ تعلیم رہ کر اکتسابِ علم کیا۔

اساتذہ آپ کے اساتذہ میں مولانا سُلطان محمود محدّث جلال پور پیروالا۔ اور فضیلۃ الشیخ الحافظ محمد گوندلویؒ کے اسماءِ گرامی آتے ہیں۔

دینی خدمات مولانا اثری نے تقریباً ۵ سال دارالحدیث محمدیّہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور دو سال جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تدریسی خدمات بھی سرانجام دیں۔

موجودہ مصروفیات آج کل آپ نے المکتبۃ الاثریہ کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ جو مختلف تحقیقی۔ علمی اور نایاب کتب شائع کرتا رہتا ہے۔ مولانا اثری بذاتِ خود ایک محقق عالمِ دین ہیں۔ ہر وقت جماعتی دُھن میں لگے رہتے ہیں۔

❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالعزیزؒ

مڈل ۔ فاضل درسِ نظامی منشی فاضل

سابق ناظم دارالحدیث اوکاڑہ

ولدیت | اللہ بخش ۔

ولادت | تقریباً ۱۸۹۵ء (۱۳۱۵ھ) بمقام ملکے کلاں ضلع سیالکوٹ ۔

وفات | ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء ، اتوار ۔

خاندانی حالات | مولانا عبدالعزیز کے والد اللہ بخش ولد جیون قوم راجپوت بھٹی زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے گاؤں میں عام سادہ زندگی سے رہتے تھے ۔ مسلک چونکہ تمام گاؤں والوں کا حنفی تھا ۔ بنا بریں اللہ بخش صاحب بھی اس مسلک سے وابستہ تھے ۔ اللہ بخش کے تین بیٹے سراجدین ، بالو اور مولانا عبدالعزیز تھے ۔ بالو چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوگیا ۔ تین لڑکیاں تھیں جو اپنے اپنے گھر میں آباد رہیں اور تینوں ہی صاحب اولاد ہو کر فوت ہوئیں ۔ سراجدین اور مولانا عبدالعزیز دونوں بھائی انتہائی محبت و پیار سے باہم مل کر زندگی گزار گئے اور دونوں کی اولاد موجود ہے ۔ سراجدین کا لڑکا حاجی معراجدین اور ایک لڑکی ہر دو صاحبِ اولاد ہیں ۔

ابتدائی تعلیم | مولانا عبدالعزیز نے سادہ قرآن مجید اپنے گاؤں ملکے کلاں کے امام مسجد مولوی محمد بوٹا سے پڑھا ۔ پرائمری سکول میں چار جماعت پاس کر کے مڈل سکول میں داخلہ لیا ۔ اور ساتویں جماعت پاس کی اور سکول چھوڑ دیا ۔ قرآن مجید پڑھنے کا شوق اس قدر دل میں جاگزیں ہوا کہ جہاں کسی اچھے قاری کا پتہ چلا اس کے پاس چلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ تلفظ کی صحت کے لیئے ان کی شاگردی کر لیتے۔ خاندان میں کوئی زیادہ پڑھا ہوا نہیں تھا۔ ماں باپ کی خواہش تھی کہ سکول کی تعلیم حاصل کریں۔ اور بی اے، ایم اے کروانے کی اُمنگ رکھتے تھے۔ بار بار کہتے کہ سکول داخل ہو جاؤ، مگر انہوں نے تو گویا قسم ہی کھالی تھی۔ ادھر کا نام نہ لیتے۔

قدرت نے آواز بلند اور سُریلی عطا کر رکھی تھی مسجد، جلسہ یا کسی محفل میں موقع ملتا، خوب شوق سے تلاوت کرتے۔ نظمیں، نعتیں سُناتے۔ اور دینی تعلیم کا ہی شوق دل میں جاگزیں ہوتا گیا۔ تقریباً بارہ، تیرہ سال کی عمر میں والدین نے شادی کر دی تھی۔

مولانا غلام حسنؒ کی شاگردی

سیالکوٹ شہر میں شوالے وی ڈھکی میں مولانا غلام حسنؒ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقہ میں معروف عالم دین تھے۔ والدین کی سکول پڑھانے کی خواہش اور ابتدائی عمر میں شادی کا بندھن دینی تعلیم کے شوق کے آگے رکاوٹ نہ بن سکا۔ اور کسی طور اس لگن میں مولانا غلام حسن صاحب سے رابطہ قائم ہو گیا۔ ایک سال ان سے تعلیم حاصل کی۔ روزانہ گھر سے آکر سبق پڑھتے اور واپس جا کر گھر کا کام خود کرتے۔ کیونکہ والدین نے شرط لگا دی کہ اگر ہماری مرضی کے خلاف دین ہی پڑھنا ہے تو ہمارے گھر کے کام برابر کرنا ہوں گے۔ صبح کی نماز گاؤں سے شہر آکر پڑھتے مولانا کی بھینس کا چارہ بنا کر ڈالتے۔ پھر ان سے سبق پڑھتے اور دن چڑھتے واپس گاؤں آجاتے۔ دن بھر کام کرتے۔ رات مٹی کے تیل کے دیئے پر سبق یاد کرتے، صبح پھر چار میل کا سفر طے کر کے استاد کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔

اس دوران مولانا غلام حسن صاحب کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات سے ان کو بہت صدمہ ہوا خاص کر دینی تعلیم میں رکاوٹ کے احساس نے ان کو سخت پریشان کر رکھا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس دوران ان کو پتہ چلا کہ مولانا غلام حسن رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد اسی شہر میں جیّد عالم دین ہیں۔

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی

یہ بات سنتے ہی تقریباً ۱۹۱۸ء میں کشاں کشاں مولانا محمد ابراہیم میرؒ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنی حاضری کا مقصد عرض کیا کہ میں قرآن مجید کا ترجمہ اور حدیث پاک کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور ساتھ ہی عرض کیا کہ مولانا غلام حسن صاحب شوالے دی ڈھکی والوں کے پاس ایک سال سے پڑھنے جارہا تھا اور اب اُن کے فوت ہونے کے بعد سخت پریشان تھا، کہ میری تعلیم کا کیا بنے گا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولانا غلام حسن صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر آپ کے ہاتھ میں تھما دیا ہے۔ اتنی بات سن کر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی دیر تک روتے رہے۔ اور اپنے استاذ کے آخری شاگرد کو اپنے پاس بطور متعلم دیکھ کر اور بھی متاثر ہوئے شفقت سے فرمانے لگے کہ تم میرے اُستاذ کے آخری شاگرد ہو، میں تمہیں ضرور پڑھاؤں گا مگر ایک شرط پر۔ عرض کیا شرط کیا ہے؟ فرمایا کہ دین کی مکمل تعلیم حاصل کرو۔ اور تمام کتب پڑھو، تب پڑھاؤں گا۔ اس شرط کو سن کر مولانا عبدالعزیز نے سوچا کہ آخر یہ میرے فائدے ہی کی بات ہے۔ فوراً شرط منظور کر لی۔ مگر مکمل وقت دینا مشکل تھا۔ کیونکہ گھر والوں نے کہہ رکھا تھا کہ گھر کا کام کر کے فارغ وقت میں جو پڑھنا ہے پڑھو۔ گھر والوں کو دین کی تعلیم کی قدر نہ تھی۔ اور انہیں کیا معلوم تھا کہ ہمارا یہ بچہ کسی وقت ایک بہت بڑا عالم بنے گا اور ہماری ہدایت کا باعث بنے گا۔ چنانچہ مولانا سے تعلیم کا وقت طے کر لیا، اور معمول ہی بنا لیا کہ گھر (ملکے کلاں) سے سحری کو چلتے، صبح کی نماز باجماعت مولانا محمد ابراہیم میرؒ صاحب کے پیچھے ادا کرتے صبح تقریباً گیارہ بجے تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم حاصل کرتے اور پھر گھر جا کر گھر کا کام کرتے۔ کھیتی باڑی اور جانوروں کے لیئے چارہ وغیرہ بناتے رات دیئے کی لو میں اسباق یاد کرتے اور سحری کو پھر شہر کا رُخ کرتے۔ یوں اس آہنی مرد نے دونوں ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے سرانجام دیں اور تقریباً چار سال مسلسل یہ عمل جاری رہا۔

دارالحدیث رحمانیہ دہلی

مولانا محمد ابراہیم میرؒ نے اپنے تعلیمی ادارہ کا نام دارالحدیث رحمانیہ رکھا تھا۔ دہلی میں جب سیٹھ عطاء الرحمٰن صاحب نے دینی مدرسہ کا آغاز کرنا چاہا تو انہوں نے سیالکوٹ سے مولانا محمد ابراہیم میرؒ کو سیالکوٹ سے دہلی منگوا لیا۔ اور ان کے تعلیمی ادارہ کو اپنے تعلیمی ادارہ میں ضم کر کے ان سے ہی رحمانیہ دہلی کی ابتدا کروائی۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب جب دہلی تشریف لے گئے تو اپنے کچھ شاگردوں کو بھی ساتھ دہلی لے گئے۔ ان میں مولانا عبدالعزیز بھی تھے۔ مگر آپ زیادہ عرصہ وہاں نہ رہ سکے۔ اور بیمار ہو گئے اور واپس سیالکوٹ آ گئے۔ قیام دہلی کے زمانہ میں ان کی خوش الحانی کا عام چرچا ہو گیا تھا۔ دُور دُور سے احباب ان سے قرآن مجید کی تلاوت سُننے آتے۔ ایک مرتبہ ایک سیٹھ صاحب کا کوئی عزیز فوت ہو گیا۔ جنازہ میں بہت سے علماء بھی شریک تھے مگر انہوں نے مولانا عبدالعزیز کو جنازہ پڑھانے کے لیئے مجبور کیا۔ مولانا نے جنازہ سری پڑھا دیا، تو سیٹھ صاحب بہت افسوس کا اظہار کرنے لگے۔ کہ جنازہ جہری نہیں پڑھایا۔ تلاوت اور دُعائیں سننے کے لیئے تو آپ کو آگے کیا تھا۔ مولانا نے عرض کیا کہ مجھے پہلے بتا دیتے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کا کہنا ہے کہ مولانا محمد ابراہیم میرؒ صاحب سحری کے وقت تہجّد سے پہلے ورزش کیا کرتے تھے جسم پر تیل مَلتے۔ بیٹھکیں نکالتے۔ پھر غسل فرماتے اور نماز ادا کرتے۔ اور اکثر سحری کو مجھے میرے کمرے سے جا لیتے اور مجھ سے قرآن سُنا کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلکِ حقہ سے وابستگی مولانا عبدالعزیزؒ کا تمام خاندان حنفی مسلک تھا۔ اور خود بھی ابتداء میں اس مسلک سے وابستہ رہے۔ اپنے اہلحدیث ہونے کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ تعلیم کے دوران ایک مرتبہ خواب میں یوں نظر آیا، کہ ایک بہت بڑا علماء کا مجمع ہے، نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ امام کا انتظار ہے کہ کسی بہت بڑی شخصیت نے ان کو پکڑ کر مصلّے پر امامت کے لیئے کھڑا کر دیا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھانی شروع کی۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ خود بخود سینے پر چلے گئے۔ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے، اور رفع الیدین بھی ہوتی رہی۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی آنکھ کھل گئی فرماتے ہیں اس دن سے میں نے یقین کر لیا کہ کتب حدیث میں نماز کا نقشہ جو پڑھتا رہا آج مجھے اس پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس دن سے مسلک اہلحدیث سے علیٰ وجہ البصیرت وابستہ ہو گئے اور پھر اس کے عظیم مبلغ بنے۔

ہم سبق ساتھی مولانا عبدالعزیز کے ہم سبق ساتھی تو بہت تھے، مگر مولانا محمد ابراہیم میرؒ جب دہلی سے واپس سیالکوٹ آگئے تو منتہی اسباق میں یہاں دو ساتھی مولانا محمد اسمٰعیل سلفی اور مولانا عبدالمجید سوہدروی ان کے ہم سبق رہے۔ اللہ کا فضل ہوا کہ یہ تینوں ہی علماء اپنے اپنے حلقہ میں عظیم قائد بنے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین۔

بھائیوں کی محبّت یہ بات پہلے ذکر ہو چکی ہے کہ مولانا کے ایک بھائی تھے جن کا نام سراجدین تھا دونوں بھائیوں کو آپس میں اس قدر محبّت تھی کہ ہمیشہ مل کر کھانا کھاتے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میرا بھائی مجھ سے بڑا تھا مگر میں جب تک مدرسہ سے واپس نہ آتا۔ کھانا نہ کھاتا۔ اور پیار سے کہتا کہ مولوی جب آئیگا۔ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھاؤں گا۔ اس سلسلہ میں عجیب واقعہ سُنیئے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب جب دہلی رحمانیہ میں پڑھنے چلے گئے۔ وہاں چند ماہ بعد بیمار ہو گئے۔ گھر میں خط لکھا۔ بھائی سراجدین کو اپنے چھوٹے بھائی کی بیماری کی خبر ہوئی۔ سیالکوٹ سے دہلی پہنچے تین دن راستہ میں لگے، رحمانیہ پہنچے بخار میں مبتلا بھائی کو دیکھا۔ ملاقات کے بعد کھانا کھانے کا ذکر ہوا۔ تو سراجدین فرمانے لگے کہ بھائی جب سے تیری بیماری کی خبر سُنی ہے کھانا چھوٹ گیا بھوک ہی نہیں لگی۔ اب آنکھوں سے تجھے دیکھ لیا ہے تو بھوک کا احساس ہوا ہے۔ کچھ کھانے کو ہے تو لے آ، دونو مل کر کھانا کھائیں اور اس کے بعد مولانا عبدالعزیز کو مجبور کر کے ساتھ ہی گھر واپس لے آئے۔

تعلیمی قابلیت

مولانا عبدالعزیز کو خُداداد قابلیت ملی تھی۔ اسباق کو پڑھ کر اس قدر ضبط کر لیتے کہ امتحان میں ہمیشہ نمایاں کامیاب ہوتے جملہ علوم میں مہارت تامہ حاصل کی۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ علوم عقلیہ منطق و فلسفہ کی بہت سی بڑی بڑی کتابیں قطبی، سلم وغیرہ امتحان میں اوّل آنے کی وجہ سے مجھے مولانا سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ نے انعام میں دیں جو آج بھی ان کی الماری کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ علمی قابلیت کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ زمانہ تعلیم ہی میں کتنی بار اہل بدعت سے مناظرہ کے لیئے مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بھیجا اور فاتحانہ طور پر واپس آتے، فنون کی کتب انہوں نے مولانا نور محمد پٹھان سے پڑھی تھیں۔ جن کو مولانا سیالکوٹی نے اپنے مدرسہ میں مدرّس رکھا ہوا تھا۔

مولانا عبدالعزیز نے علوم و فنون کی تعلیم سے فراغت کے بعد حفظ قرآن کے شوق کو پورا کرنا چاہا۔ قریباً اٹھارہ پارے حفظ کر لیئے۔ مگر صحت کی خرابی اور مستقل کھانسی کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے یہ سعادت حاصل نہ کر سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملازمت مولانا عبدالعزیز جب تحصیل علم کر چکے تو سب سے پہلے بطور خطیب گجرات شہر تشریف لے گئے مولانا سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمند ایک ٹھیکیدار سیٹھ صاحب تھے جو فوج کو گوشت سپلائی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مولانا سے عرض کی کہ ہمیں ایک خطیب کی ضرورت ہے۔ آپ کسی اپنے شاگرد کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ مولانا نے عبدالعزیز کو ان کے ہمراہ بھیج دیا۔ آواز تو لحن داؤدی کا حصہ تھی ہی علم و عمل میں بھی اللہ تعالیٰ نے خاصہ مقام دیا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ دو سال اس سیٹھ کے ہمراہ پہلے گجرات پھر لال کرتی راولپنڈی میں اور کچھ وقت کوہ مری میں یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ مگر طبعی طور پر خطابت بطور ملازمت کو پسند نہ کرتے تھے۔ اس دوران اپنے استاذ مولانا سیالکوٹی سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا، کہ مجھے مشورہ دیں کہ میں کوئی اور کام کروں اور خطابت و تبلیغ کو پیشہ نہ بناؤں۔ میرا دل اس سے مطمئن نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ذریعہ آمدن اور ہو اور تبلیغ دین مفت سرانجام دوں۔ مولانا سیالکوٹی نے فرمایا، آپ منشی فاضل کر لیں اور سکول میں ملازمت کر لیں۔ یہ مشورہ پسند آیا خطابت چھوڑ دی۔ اچھے نمبروں پر منشی فاضل کیا۔ اور اس کے بعد اورینٹل کالج لاہور میں باقاعدہ داخلہ لے کر او۔ ٹی کا کورس مکمل کر لیا۔ اس کے بعد بطور فارسی ٹیچر ان کی تقرری گورنمنٹ ہائی سکول پھالیہ ضلع گجرات میں ہوئی۔ ڈیڑھ دو سال بعد ان کا تبادلہ ۱۹۲۵ء میں اوکاڑہ کے ایم سی ہائی سکول میں ہو گیا اور تا دم زیست پھر اوکاڑہ میں ہی قیام پذیر رہے۔

احساس ذمہ داری سکول میں ملازمت کے دوران مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے جو اثرات چھوڑے ہیں وہ نہایت ہی قابل رشک اور مثالی ہیں۔ وقت کی پابندی، طلبہ کی خیر خواہی، حق گوئی اور دیگر اساتذہ سے حسن مروت کے واقعات بہت ہیں۔ ہندو اساتذہ کی اکثریت تھی۔ ہیڈ ماسٹر لالہ دولت رام ہندو تھا۔ مگر ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن کردار اور علمی شخصیت کا سب اعتراف کرتے تھے بلکہ بے حد احترام کرتے۔ اگر کوئی سکول میں تنازعہ ہو جاتا تو سب کہتے کہ مولانا عبدالعزیز جو فیصلہ کر دیں ہمیں منظور ہوگا۔

تعلیمی وقت کو ہرگز ضائع نہ کرتے اور نویں، دسویں کلاس کو رات کو اوور ٹائم دیتے اور طلبہ سے اس کا کوئی معاوضہ نہ لیتے۔ سالانہ نتیجہ ہمیشہ بہترین ہوتا۔

فریضۂ حج

۱۹۵۲ء میں فریضۂ حج ادا کرنے تشریف لے گئے۔ اس وقت بھی قرعہ اندازی ہوتی تھی۔ قرعہ نہ نکلا، گھر سے جذبہ صادق کے ساتھ نکلے کراچی پہنچے۔ آخری جہاز کے حجاج کو الوداع کہا۔ وہاں اس انتظار میں تھے کہ شاید کوئی سیٹ نکل آئے، مگر نہ نکلی۔ چند ساتھی اور ساتھ تھے۔ انہیں لے کر ہوائی اڈہ پہنچے، ان سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایک جہاز ابھی آنے والا ہے پینتیس سیٹیں ہیں۔ اگر تمہاری پینتیس سواریاں پوری ہو جائیں تو ہم صرف لے جانے کے ذمہ وار ہوں گے۔ واپسی کے نہیں۔ کسی انگریز کمپنی کا جہاز تھا۔ مولانا نے کہا کہ ہمیں جدہ پہنچا دو۔ واپسی بھی اللہ کرا دے گا۔ ۳۵ سواریاں پوری ہو گئیں۔ اگلے روز صبح نہا کر احرام باندھا اور فجر کے بعد ہوائی جہاز چلا۔ آٹھ گھنٹوں میں جدہ جا پہنچا۔ راستہ میں ایک اڈہ پر کچھ دیر تیل لینے کے لیے ٹھہرا۔

بحری جہاز والے ساتھی جنہیں مولانا نے الوداع کہا تھا۔ وہ کراچی کے قریب ہی تھے کہ خدا نے انہیں مکہ مکرمہ پہنچا دیا۔ جب تیرہ دن کے بعد بحری جہاز کے ساتھی مکہ پہنچے تو دیکھا کہ مولانا عبدالعزیز حرم پاک میں بیٹھے ہیں، پوچھا آپ تو رہ گئے تھے مگر آپ ہم سے پہلے یہاں کیسے پہنچ گئے۔ واقعہ بتایا اور کہا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ مجھ جیسے گنہگار کو اتنے دن پہلے حرم مکہ میں، نمازیں ادا کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ کھانسی کی انہیں دیرینہ تکلیف تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ حج کی ادائیگی تک صحت بالکل ٹھیک رہی، جونہی حج سے فارغ ہوا، بخار ہونے لگا۔ کھانسی زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگئی۔ گھر سے بحری جہاز کا کرایہ لے کر چلے تھے۔ خرچ ہوائی جہاز کا ہوگیا۔ اور اب واپسی کے لیئے کرایہ بھی کم تھا اور سیٹ کا بھی بندوبست نہیں تھا۔ تمام حجاج کی واپسی تک انتظار کرنا تھا کہ کوئی سیٹ مل جائے۔ گھر رقم منگوانے کے لیئے خط لکھ دیا۔ وہاں ایک دوست تھا اس سے اپنی اس صورتحال کا ذکر کیا۔ مولانا کا کہنا ہے کہ میں نے ملتزم سے چمٹ کر دُعا کی کہ یا اللہ تو کوئی بہتر صورت پیدا فرما۔ دُعا کے بعد حرم میں لیٹ گئے، نیند آگئی۔ اتنے میں کسی نے پاؤں دبائے، جاگے اور دیکھا کہ وہی دوست ہے، اس نے کہا کہ میرے ساتھ چلیں۔ وہاں ایک پاکستانی ڈاکٹر ملازم تھا، اس کے پاس لے گئے۔ اس نے معائنہ کیا۔ اور کہا کہ بحیثیت ڈاکٹر میں آپ کو بحری جہاز کے سفر کا مشورہ نہیں دے سکتا۔ مولانا نے کہا کہ میرے پاس رقم بھی کم ہے۔ پوچھا کتنی کم ہے؟ بتایا چار صد روپے۔ وہ اندر گئے اور چار صد روپے لاکر دے دیئے۔ اور یہ بھی نہ پوچھا کہ کب دو گے۔ مولانا کے استفسار پر انہوں نے کہا کہ سندھ میں فلاں جگہ میرا بھائی رہتا ہے اسے وہاں دے دیں۔ اور اگلے روز جدّہ فون کر کے ہوائی جہاز کی ایک سیٹ کا انتظام کروادیا۔ یوں مولانا سب ساتھیوں سے پہلے سفرِ حج سے واپس گھر پہنچ گئے۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

رزقِ حلال

مولانا کی ہر ممکن یہ کوشش ہوتی کہ رزقِ حلال میسّر ہو، ملازمت کے دوران اپنی ڈیوٹی کو اس انداز سے ادا کرتے کہ جو معاوضہ ملے وہ حلال ہو جائے ڈیوٹی کی ادائیگی نہ کر کے تنخواہ کا لینا بھی حرام سمجھتے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میٹرک کے سالانہ امتحان میں سی ایم آر ہائی سکول میں بطور نگران ان کی تقرری ہوئی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے کسی سرمایہ دار کے لڑکے سے ملی بھگت کرلی۔ اتفاق سے جس کمرہ میں وہ لڑکا تھا، اس میں مولانا کی ڈیوٹی لگ گئی۔ وہ نقل کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگا مولانا نے اسے چیک کیا۔ اتنے میں راؤنڈ پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آیا، کہا مولانا کام ٹھیک ہو رہا ہے؟ کہا نہیں۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ بتایا کہ فلاں لڑکا نقل کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے اُسے کھڑا کیا ٹٹول کر کہا اس کے پاس تو کوئی شے نہیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر راؤنڈ پر سپرنٹنڈنٹ آیا۔ پوچھا کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ بتایا نہیں۔ وہی لڑکا نقل کی کوشش میں ہے۔ اس کے پاس کتاب ہے۔ اس نے کہا آپ کے سامنے اس کی تلاشی لی ہے اس کے پاس کچھ نہیں۔ مولانا نے کہا اسے باہر نکالیں۔ اسے باہر بلایا اس نے کتاب دونوں چوتڑوں میں دبالی۔ شلوار وغیرہ کو ہلانے سے کتاب نہ نکلی۔ مولانا نے کہا۔ اس کو کہو ٹانگیں چوڑی کرے چنانچہ کتاب وزن کی وجہ سے نیچے سرک آئی۔ مولانا نے کہا کہ وہ آرہی ہے پکڑ لیں۔ کتاب اس لئے نہ پکڑی کہ انہیں لڑکے کی ملی بھگت کا علم ہو چکا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ کتاب لے گیا۔ پرچہ ختم ہونے پر مولانا سے کہا کہ فلاں کانٹرکا ہے، آپ جانے دیں۔ مولانا نے کہا کہ آپ نے پہلے ہی زیادتی کی ہے۔ کتاب پر اس وقت میرے دستخط ہونے چاہئیں تھے۔ اور رپورٹ بنا کہ کیس تیار کرنا تھا، مگر آپ نے ایسا نہیں کیا اب مجھے کہتے ہو جانے دو۔ محکمہ نے مجھے اس نگرانی کے پیسے دینے ہیں۔ اور میرا ذمہ ہے کہ کسی کو نقل نہ کرنے دوں۔ اب اگر اسے چھوڑا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا میں نے اپنی ڈیوٹی پوری نہیں کی۔ اس طرح مجھے آج کا جو معاوضہ ملے گا میرے لیئے وہ حرام ہے۔ آپ اگر مصر ہیں تو میری آج کی غیر حاضری لگا دیں۔ اور خود جو کرنا ہے، کریں۔ میں اپنے رزق میں حرام کھانا جائز نہیں سمجھتا۔ چنانچہ مجبوراً انہیں کیس بنا کر بھیجنا پڑا۔

دوسرا اہم واقعہ یہ ہے کہ جب سکول کی نوکری سے ریٹائرڈ ہوئے تو ان کو جو پراویڈنٹ فنڈ ملا وہ چار ہزار سات صد روپے تھا۔ ۱۹۵۵ء میں یہی رقم کافی جانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی تھی۔ چار ہزار اصل تھا، سات صد روپے سُود کے تھے۔ مولانا نے چار ہزار لے لیا، اور سات صد لینے سے انکار کر دیا کہ مجھے میری رقم دے دو۔ سُود کا لینا شرعاً حرام ہے، میں نہیں لوں گا۔ انہوں نے کہا آپ لے کر کسی حاجت مند کو دے دیں یا کسی ادارہ کو دے دیں۔ مولانا نے کہا کہ سُود لینا بھی حرام اور لے کر کسی اور کو دینا بھی حرام۔ جیب لے کر آگے دُوں گا تو لینے والا تو بن گیا۔ پھر وہ حرام صدقہ کروں۔ یہ بھی حرام ہے۔ انہوں نے کہا آپ ہمیں اجازت دے دیں۔ ہم کسی جگہ اسے استعمال کر لیں۔ کیونکہ آپ کی اجازت کے بغیر ہم بھی اسے استعمال نہیں کر سکتے۔ مولانا نے کہا اگر آپ کو اجازت دُوں تو اس کا مطلب یہ ہوا میں نے اسے اپنا مال سمجھا اور پھر اس پر تصرّف کا حق استعمال کیا۔ میرا مال ہی نہیں میں اس پر تصرّف کا حق نہیں رکھتا۔ چنانچہ اصل رقم لی اور سُود کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ کئی سال بعد کمیٹی والوں نے بتایا کہ آپ کی سُود والی رقم اسی طرح کاغذوں میں گردش کر رہی ہے مگر آپ نے وہ راہ اختیار ہی نہ کی۔ اور صاف انکار کر دیا کہ آئندہ میرے ساتھ اس کے متعلق بات بھی نہ کی جائے۔

تھانیدار سے کھری بات

مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بورڈ کی طرف سے میٹرک کے پرچے آتے رہتے تھے کہ وہ نمبر لگائیں۔ اس سلسلے میں کبھی کوتاہی نہ کرتے۔ نمبر پوری احتیاط سے لگاتے اور ہرگز کسی سفارش کو ملحوظِ خاطر میں نہ لاتے پرچوں کے پیچھے طلبہ کے وارث آتے، شہر سے بڑے بڑے لوگوں کی سفارش لاتے مگر مولانا نہایت کھرا جواب بغیر لحاظ کیئے سُناتے کہ میں پرچے پوری احتیاط سے دیکھوں گا اور کوشش کروں گا کہ بچے کی حق تلفی نہ ہو۔ وہ کہتے کہ بچے نے کچھ کیا ہوتا تو ہم کیوں آتے۔ آپ کہتے ہیں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ شہر کے لوگوں کو اس قدر احساس ہو گیا کہ ان کے پاس کوئی سفارش کرنے کے لیئے آتا تو وہ کہتے کسی اور کے پاس پرچے ہوتے تو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بچے کے نمبر سامنے لگوا دیتے مگر مولانا عبدالعزیز سے ہم یہ کام نہیں کروا سکتے۔ وقتی طور پر وہ لوگ ناراض ہوتے مگر بعد میں ان کی فرض شناسی سے متاثر ہوئے بغیر بھی نہ رہ سکتے۔ اور ان کی قدر کرتے۔

عبداللہ یوسف مولانا کی اولاد میں بڑے تھے۔ پرچوں کے بنڈل رجسٹری کروانے انہیں ہی بھیجتے مگر پرچہ جات صندوق میں تالا لگا کر رکھتے۔ چابی ہر وقت اپنی جیب میں رکھتے گھر کے کسی فرد تک کو اس بارہ میں کوئی بات نہ بتاتے۔ کوئی کتنی بڑی سفارش لاتا کسی کی نہ سنتے۔ اصول کی پابندی کرتے حقدار کا حق اسے ضرور دیتے۔ سرگودھا سے ایک تھانیدار کے لڑکے کا پرچہ بھی مولانا کے پاس اوکاڑہ میں آیا۔ وہ تھانیدار سیدھا اوکاڑہ آیا۔ چوکی ۲ مولانا کے گھر کے قریب تھی۔ وہاں پہنچا۔ چوکی کے انچارج سے بات کی۔ اس نے گھر کا پتہ معلوم کر کے اس تھانیدار سے کہا کہ مولانا کو یہاں بلا لیتے ہیں اور کام کروا لیتے ہیں۔ ایک سپاہی بھیج کر مولانا کو چوکی بلا لیا کہ چوہدری صاحب کو ذرا آپ سے کام ہے تشریف لائیں۔ مولانا چلے گئے مقامی تھانیدار نے بڑی عزت کی، بٹھایا۔ اور سرگودھا سے آئے ہوئے تھانیدار سے متعارف کراتے ہوئے عرض کی۔ ان کے لڑکے کا فارسی کا پرچہ آپ کے پاس آیا ہے۔ مہربانی فرما کر ان کے سامنے ان کی منشاء کے مطابق نمبر لگا دیں۔ ہم آپ کے خادم ہیں، تابعدار ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ اصول کے خلاف ہے۔ آپ رولنمبر دے جائیں میں اچھی طرح پرچہ دیکھ کر جو اس کا حق ہوگا نمبر لگا دوں گا۔ مگر وہ اس پر مطمئن نہ ہوئے کہنے لگے، آپ نے اگر نمبر لگا دیئے ہیں تو، یا نہیں لگائے تو لگا کر ہمیں نتیجہ ہی بتا دیں۔ مولانا نے کہا کہ محکمہ کی ہدایت ہے کہ نتیجہ خفیہ رکھا جائے۔ پرچے دیکھنے کا مجھے محکمہ معاوضہ دیتا ہے، میں محکمہ کی ہدایت کے خلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتا، نتیجہ آؤٹ نہیں کر سکتا۔ وہ تھانیدار غصہ میں آگیا اور کہنے لگا، چھوڑو جی مولوی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا تمہارا یہ رویّہ نامناسب ہے۔ اصول کی بات اگر آپ کو ناپسند ہے تو رہے، مگر میں اصول کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ آپ اپنے طرزِ عمل پر بھی غور کریں کہ آپ نے جو انداز اختیار کیا ہے کہ مجھے گھر سے سپاہی بھیج کر منگوایا ہے کیا یہ مناسب تھا، کیا میں مجرم تھا؟ محلّہ والوں کو کیا معلوم کہ مولانا کو سپاہی تھانے کیوں لے جا رہا ہے۔ مگر میں پھر بھی اخلاقی اور انسانی بھائی چارہ کا خیال کرتے ہوئے آگیا۔ اور اپنے لیئے اس کو مسئلہ نہ بنایا۔ مگر آپ بے اصول کی بات منوانے کے لیئے باتیں کرتے ہیں۔ غرض وہاں صاف کھری کھری باتیں کیں اور واپس چلے آئے ان کی ایک نہ مانی۔

دیانتداری اور حقوق العباد

مولانا نے ساری زندگی کوشش کی کہ کسی کا حق نہ کھاؤں عزیزوں، رشتہ داروں کے حقوق کا خاص خیال رکھتے مولانا کے بڑے بھائی سراجدین جنہیں اپنے چھوٹے بھائی سے بے حد پیار تھا۔ فوت ہو گئے۔ ان کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی یتیم ہو گئے۔ مولانا نے اپنے بھتیجا اور بھتیجی کو پالا۔ دونوں کی شادی کی۔ اوائل عمر میں مولانا کی جو شادی ہوئی تھی۔ اس سے بارہ بچے اور بچیاں پیدا ہوئے اور چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ وہ رفیقۂ حیات بھی اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اس لیئے بھی بھتیجے کو بیٹے کی طرح پالا۔ اور اس سے عہد کیا کہ میری جو جائیداد ہو گی اس میں نصف تیرا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا کو بہت عزّت و دولت دی۔ ملازمت کے دوران اوکاڑہ میں مکان بنا۔ سندھ میں اللہ نے چار مربّعہ زمین دی وہ بھی لمبی داستان ہے۔ علم دین کی برکت ہی سے وہ رقبہ ملنے کا اللہ نے سبب بنایا۔ ضلع تھرپارکر میں مرزائی بڑی کثرت سے موجود تھے اور بڑی بڑی جاگیریں تھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے خاص عزیزوں کو انگریزوں نے وہاں زمین دے رکھی تھی۔ مولانا سندھ ۱۹۲۵ء میں زمین کی تلاش میں نکلے۔ ضلع تھرپارکر کنری پہنچے۔ نئی زمینوں کی آبادی ہو رہی تھی۔ وہاں مسجد میں اتفاق سے جمعہ پڑھانے کا موقع ملا۔ محکمہ انہار کا بڑا افسر جمعہ میں موجود تھا۔ خطبہ سُن کر بعد میں اس نے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ مولانا نے بتایا کہ پنجاب سے آیا ہوں، زمین کی تلاش میں ہوں۔ اس نے کہا کہ فلاں بنگلہ پہ آپ مجھے کل ملیں۔ اگلے روز مولانا اسے ملے۔ اس نے کہا کہ آپ عالم ہیں میں نے آپ کی تقریر سے اندازہ کیا ہے۔ آپ میرا کام کریں میں آپ کا کام کروں گا۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہاں میرا ایک ساتھی افسر مرزائی ہے اور وہ ہر وقت مجھے تبلیغ کرتا ہے اب میں نے مرزائی ہونے کے لیئے فارم پُر کر رکھا ہے، ابھی بھیجا نہیں میں جہنم کے کنارے پر فی الحال اپنے آپ کو سمجھتا ہوں۔ آپ اگر بچا سکتے ہیں تو بچالیں، وگرنہ میں مرزائی ہونے ہی والا ہوں، وہ جو دلائل ہمیں دیتا ہے اس کا جواب میرے پاس تو ہوتا، نہیں۔ مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی کے شاگرد تھے۔ اس فرقہ باطلہ کے خلاف ان سے فیض یافتہ تھے، کہا کہ میری اس مرزائی سے بات کراؤ۔ مولانا کو اس نے اپنے پاس ٹھہرایا اس مرزائی افسر سے کہا کہ میرے پاس ہمارے ایک عالم آئے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے بات کریں۔ اگر آپ ان سے بات میں کامیاب رہے تو میں فارم آپ کے حوالے کر دوں گا اور مرزائی ہو جاؤں گا۔ وگرنہ آپ مرزائیت سے تائب ہو جائیں۔ اس نے کہا آپ مولانا سے میری باتوں کا جواب پوچھ کر مجھے بتا دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تو اتنا علم نہیں، جب وہ موجود ہیں تو آپ ان سے خود بات کر لیں، میں سوچ لوں گا۔ اس کے پہلو تہی کرنے سے وہ مسلمان افسر کافی مطمئن ہو گیا کہ اس میں مولانا کا سامنا کرنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاقت نہیں۔ اس دوران ایک مجلس میں مولانا کا اس مرزائی سے آمنا سامنا ہوگیا۔ مولانا نے خود ہی بات شروع کر دی اور ذات مرزا پر روشنی ڈالی۔ اور اس کی کتب کے حوالہ جات دیئے اور کہا کہ یہ شخص جو عام انسان کہلانے کا حقدار بھی نہیں، نبی اور پیغمبر کیسے ہو سکتا ہے تھوڑی گفتگو ہونے پر ہی وہ مسلمان افسر کہنے لگے، مولانا آپ نے مجھے جہنم سے بچا لیا ہے مجھے سمجھ آگئی ہے۔ اور مرزائی افسر سے کہا کہ آئندہ آپ نے مجھے تبلیغ نہیں کرنی۔

مولانا فرمایا کرتے تھے کہ میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہ گر بتایا تھا کہ جب بھی کسی مرزائی سے بات ہو تو حیات مسیح اور دیگر مسائل کی بجائے ذات مرزا پر بحث کرو۔ اسی میں ان کا تیا پانچا ہو جائے گا۔

پھر اس افسر نے مولانا کو شہر کے قریب نہر کے ساتھ ایک چونسٹھ ایکڑ کا رقبہ الاٹ کروا دیا جس کا موگہ بھی الگ تھا۔ مولانا کا بھتیجا ہی اسے کاشت کرتا تھا خود ملازمت کرتے رہے۔ اور اوکاڑہ ہی رہے۔

دو شادیاں بعد میں کیں جن سے اولاد چھوٹی چھوٹی تھی۔ کئی احباب نے کہا کہ آپ کے بچے چھوٹے ہیں۔ بھتیجا کو آپ جائیداد کا نصف نہ دیں۔ مگر مولانا نے کہا کہ اگرچہ میرا بھتیجا بھی اب صاحب اولاد اور کام کرنے والا ہے۔ مگر میں نے زبانی اس سے یہ عہد کیا تھا کہ جو میں جائیداد بناؤں گا اس میں نصف تیرا ہوگا۔ اس لیئے اب جب ہم آپس میں جائیداد بانٹ رہے ہیں اور الگ الگ کام کر رہے ہیں تو میں حسب وعدہ نصف حصہ اسے دوں گا۔ جو نصف میرا ہوگا۔ اللہ اس میں میرے بچوں کے لیئے برکت کر دیگا۔ چنانچہ وہ اسی طرح ہی کیا۔ اللہ تعالےٰ نے دونوں گھروں کو باعزت رزق عطا کیا۔

گھر میں دو بیویوں کے حقوق نہایت عدل سے ادا کرتے۔ ایک جیسے کپڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسی خوراک۔ اگر کوئی چیز خریدتے تو دو خریدتے۔ ایک اس بیوی کے لیئے، دوسری دوسری بیوی کے لیئے۔ کوئی تحفہ ملتا تو دونوں میں تقسیم کر دیتے۔ شبہ والی چیز گھر میں نہ آنے دیتے۔ معاملات میں وعدہ کا پورا پاس کرتے۔ ایک بار اپنے ایک ساتھی کو کسی سے قرض لے دیا۔ خود ضامن ہوئے۔ اس ساتھی سے کچھ تاخیر ہوئی۔ قرض دہندہ نے مولانا سے مطالبہ کر دیا۔ مولانا نے گھر کی کچھ اشیاء غالباً بیوی کا کوئی زیور تھا، فوراً فروخت کر کے ادائیگی کر دی۔

سکول کی ملازمت کے بعد ۱۹۵۷ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک مدرسہ دارالحدیث کے ناظم رہے۔ اس پورے عرصہ میں مدرسہ کی کوئی چیز ذاتی استعمال میں لانا ناجائز سمجھتے۔ نہ مدرسہ کے فنڈ کو اپنے ذاتی استعمال میں لاتے۔ ایک بار ایک شخص نے ان سے کہا کہ مدرسہ کا فنڈ آپ کے پاس ہوتا ہے وہ پڑا رہتا ہے۔ ایک ہی بار تو آپ استعمال نہیں کرتے۔ مجھے پانچ چھ ہزار روپے قرض دے دیں میں جلد ادائیگی کر دوں گا۔ مولانا نے کہا کہ یہ امانت ہے اس میں سے میں نہیں دے سکتا۔ اس نے کہا آپ کا ذاتی نہیں ہے جماعت کے اراکین سے پوچھ لیں۔ فرمایا جب میں اسے جائز ہی نہیں سمجھتا تو پوچھنے کی مجھے کیا ضرورت ہے۔ میں اس فنڈ سے اپنے ذاتی کام میں کوئی رقم استعمال نہیں کرتا تو تمہیں کیسے دے دوں۔ وہ کچھ عرصہ ناراض رہا کہ چندہ سے جمع ادارہ کی رقم سے مجھے رقم نہیں دی، بعد میں خود ہی راضی ہو گیا۔

مدرسہ کے روزنامہ اخبارات عبداللہ یوسف شام کو گھر لے جاتے تھے۔ رات کو پڑھتے اور پڑھ کر جمع کرتے رہتے اور ردی بیچ کر اسے فنڈ میں جمع کرا دیتے۔ مولانا فرمایا کرتے کہ ردی بھی مدرسہ کی ہے اس کو بیچ کر اس کے پیسے بھی مدرسہ میں جمع کرنے لازمی ہیں۔ عبداللہ یوسف نے بچی کا عقیقہ کیا، انہوں نے اپنے والد محترم مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بٹھایا کہ بتائیں گوشت کسے کسے بھیجنا ہے۔ اس وقت ان کی نظر کافی کمزور ہو چکی تھی۔ انہوں نے اخبار کے اوراق گوشت ڈالنے کے لیئے پھاڑے۔ تو پوچھا یہ مدرسہ کے اخبار کے اوراق استعمال کر رہے ہو، انہوں نے کہا دو تین اخبار لیئے ہیں۔ فرمانے لگے جتنے کاغذ استعمال کرو اتنے پیسے مدرسہ میں جمع کراؤ۔ یہ مدرسہ کی امانت ہے۔ ذاتی استعمال میں جائز نہیں۔ یہ تقویٰ کی انتہا تھی۔ دیانتداری کی مثال تھے۔ مدرسہ کے پیسے جیب میں ہوتے کوئی فرق پڑ جاتا کہ یہ روپیہ میرا ہے یا مدرسہ کا یکم ہو جاتے۔ فوراً وہ پیسے جیب سے ڈال کر اپنا شک رفع کر لیتے۔ راستے میں چلتے ہوئے لوگ انہیں سینکڑوں روپے چندہ کے دے دیتے۔ اور ساتھ کہتے کہ رسید نہیں کاٹنی، مگر مولانا نامعلوم کر کے رسید کاٹ دیتے۔ تمام لوگ ان کی دیانتداری پر پورا اعتماد رکھتے تھے۔

ایک لڑکا مسلک کے لحاظ سے شیعہ ہو گیا اس سے سات سال تک کلام تک نہیں کی نہ گھر آنے دیتے، نہ اس سے کوئی رقم لیتے۔ اس کی کمائی کو حرام سمجھتے۔ تاوقتیکہ اس نے توبہ کر کے معافی نہ مانگ لی۔

دینی خدمات

مولانا کی ابتداء سے ہی یہی خواہش تھی میرا ذریعہ معاش اور ہو اور دین کی خدمت میں مفت کروں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ تمنا پوری کی اوکاڑہ میں ۱۹۲۵ء میں ایم سی ہائی سکول میں بطور ہیڈ اورینٹل پرشین ٹیچر تقرری ہوئی۔ اوکاڑہ شہر اس وقت چھوٹی سی بستی پر مشتمل تھا۔ ہندوؤں کی اکثریت تھی حضرت مولانا قاضی محمد رمضان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی ہوئی تھی۔ وہ پہلے شہر کی ایک مسجد میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ اس زمانے میں ایک ہندوستانی بریلوی متعصب مولوی وہاں آیا۔ اس نے کہا یہ تو وہابی مولوی ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ان لوگوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاضی محمد رمضان کو بازو سے پکڑ کر مسجد سے نکال دیا کہ تم اب تک ہماری نمازیں خراب کرتے رہے ہو؟ مولانا دل برداشتہ ہوئے۔ دل میں عہد کیا کہ اب اپنی گرہ سے مسجد بناؤں گا تاکہ وہاں اللہ کی توحید کا پرچار کر سکوں۔ اوکاڑہ شہر میں اہلحدیث کی بنیاد رکھنے والا یہ پہلا اللہ کا ولی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صاحبِ جائیداد بنایا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں علاقہ کے صدر قاضی تھے۔ صاحبِ اثر تھے۔ متقی انسان تھے۔ شرک کا رد ان کے وعظ کا مرکزی نکتہ ہوتا تھا۔ اوکاڑہ میں کئی ایک مکان ان کے تھے۔ چارہ مربعہ کے قریب ان کے پاس زرعی اراضی تھی چنانچہ خود جگہ خریدی اور اس پر مسجد تعمیر کی، پہلے مسجد چھوٹی تھی۔ پھر اپنے ملحقہ پلاٹ سے اور زمین ملا دی۔ مسجد وسیع ہو گئی۔ اس وقت اوکاڑہ کی یہ مسجد قاضی محمد رمضان والی مسجد معروف ہے۔ پہلی اور مرکزی مسجد ہے۔ مولانا قاضی صاحب مسجد کی بنیاد ڈال چکے تھے کہ مولانا عبدالعزیز ان کے ساتھ آملے۔ اب اوکاڑہ میں دو اہل حدیث عالم ہو گئے۔ ایک ان کا دوست مولوی محمد عبداللہ امرتسری ہوتا تھا۔ سبزی منڈی میں کام کیا کرتا تھا۔ اس طرح کُل یہ تین اہلحدیث تھے مولانا قاضی محمد رمضان اور مولانا عبدالعزیز رحمہما اللہ آپس میں گہرے دوست اور بھائیوں کی طرح تھے۔ مولانا قاضی صاحب ہفتہ میں سات روز باہر گاؤں میں رہتے جمعہ کے دن آتے، جمعہ پڑھاتے اور پھر گاؤں چلے جاتے۔ ان کی عدم موجودگی میں مولانا عبدالعزیز نمازیں ادا کراتے، اور صبح کا درس قرآن دیتے۔ دونوں بزرگوں کی یہ محنت پیہم جاری رہی۔ مولانا عبدالعزیز کی آواز اور انداز بیان بہت ہی بہتر تھا جو ایک بار وعظ سن لیتا، وہ گرویدہ ہو جاتا۔ مولانا عبدالعزیز کے درس قرآن میں ہر مکتب فکر کے لوگ آنے لگے۔ جمعہ کے روز دیہات سے کچھ اہلحدیث لوگ آ جاتے۔ جمعہ کی رونق بڑھنے لگی۔ قاضی محمد رمضان صاحب کو وعظ کا بہت شوق تھا۔ تبلیغ کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور مولانا عبدالعزیز کی بھی ایک ہی لگن تھی کہ سب لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث ہو جائیں۔ قاضی صاحب جمعہ کو نہ آتے تو جمعہ بھی مولانا عبدالعزیز ہی پڑھاتے۔ قاضی محمد رمضان صاحب ۱۹۵۷ء میں فوت ہو گئے۔ ان کے بعد مسلسل یہ تبلیغی خدمت مولانا عبدالعزیز ادا کرتے رہے۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن باقاعدگی سے ارشاد فرماتے رہے اور بالترتیب دو مرتبہ قرآن مجید اوّل تا آخر درس میں پورا کیا۔ درس قرآن کا ایسا مؤثر مثبت انداز ہوتا، کہ جملہ مکاتب فکر کے علماء بھی استفادہ کرتے۔ جمعہ کا خطبہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرماتے نماز فجر کے بعد اپنی اپنی مساجد سے نمازیں ادا کر کے دیوبندی۔ بریلوی۔ شیعہ حتیٰ کہ مرزائی آ کر سامنے بیٹھ کر درس سنتے۔ عیسائیوں کا رد کرتے اور فرماتے کہ عیسائیت پر اسلام کا بہت بڑا احسان ہے کہ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی برأت کا ذکر کیا ہے۔ ان کی اور مریم علیہا السّلام کی پاکدامنی بیان کی ہے۔ عیسائیوں کا گرجا مسجد قاضی محمد رمضان کے بالکل قریب واقع ہے۔ ایک دن پادری جان صاحب گرجے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ جب مولانا عبدالعزیز وہاں سے گزرے تو اس نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور سر جھکا کر کہا کہ مولانا آپ کا درس روز سنتا ہوں، آپ بڑی مدلّل تقریر کرتے ہیں۔ میں آپ کی آواز پر عاشق ہوں۔ آپ کی تقریر و وعظ سے بیشمار بریلوی، دیوبندی اہلحدیث ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد شہر کے مرکز میں جامعہ عثمانیہ جب تیار ہو گئی تو مولانا قاضی عبدالرحمٰن (دیوبندی) جو مسجد کے بانی تھے، مولانا عبدالعزیز صاحب سے کہا کہ آپ اب اس مسجد میں درس قرآن دیا کریں۔ مولانا نے فرمایا کہ عرصہ ہوا میں نے یہ مرکز آباد کیا ہوا ہے۔ آپ کی حوصلہ افزائی اور قدر شناسی کا شکریہ۔ قاضی عبدالرحمٰن باوجود حنفی ہونے کے مولانا عبدالعزیز کا درس بڑے شوق سے سنا کرتے تھے۔ آپ کی اس پیہم جدوجہد کے نتیجہ میں اب اوکاڑہ اہلحدیث جماعت کا مرکز نظر آتا ہے۔ یہ ساری دینی خدمت لوجہ اللہ بغیر کسی معاوضہ کے سرانجام دیتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۴ء میں انجمن اہلحدیث رجسٹرڈ اوکاڑہ نے جس کے صدر مولانا قاضی محمد رمضان مرحوم تھے۔ مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ کی بُنیاد رکھی۔ قاضی صاحب مولانا عبدالعزیز صوفی محمد طفیل۔ میاں محمد زمان۔ میاں عبدالحق۔ چوہدری شاہ دین و دیگر احباب بانیانِ مدرسہ میں ساتھ شریک تھے۔ مدرسہ کے پہلے شیخ الحدیث استاذالاساتذہ حضرت العلّام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی کھنڈیلوی محدّث رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ۱۹۵۵ء میں جب مولانا عبدالعزیز سکول سے ریٹائر ہوئے۔ تو انجمن نے مولانا کو مدرسہ کا ناظم مقرر کر دیا۔

اٹھائیس سال آپ اس ادارہ کے ناظم رہے۔ آپ کے اخلاص، دیانتداری محنت کے نتیجہ میں جماعت کا آپ پر بھرپور اعتماد تھا۔ ادارہ دن بدن ترقی کرتا گیا۔ حتیٰ کہ مولانا کے ایک بزرگ دوست میاں مولا بخش مرحوم نے جن کا تعلق اوکاڑہ کی معروف میاں فیملی سے تھا مولانا کے پاس گھر آکر کہا کہ میں مدرسہ کے لیئے ۳ کنال جگہ اللہ واسطے آپ کو دیتا ہوں بشرطیکہ مدرسہ وہاں بنایا جائے۔ کیونکہ انجمن نے شہر میں بھی چھبیس مرلے جگہ مدرسہ کے لیئے خرید رکھی تھی ابھی وہاں تعمیر شروع نہیں کی تھی اور ساتھ کہا کہ اپنا مکان بھی وہیں بنائیں۔ مولانا نے فرمایا کہ جماعت سے مشورہ کر کے بتاؤں گا۔ نیز جگہ آپ مدرسہ کو دے رہے ہیں۔ مجھے اللہ نے اپنا مکان دیا ہوا ہے۔ اس لیئے وہاں اپنا مکان نہیں بناؤں گا۔ جماعتی فیصلہ کے مطابق وہاں مدرسہ کی بُنیاد رکھ دی گئی۔ بعد میں میاں مولا بخش مرحوم نے ایک بخاری کی تقریب کے موقع پر مزید دو کنال ملحقہ جگہ للہ مدرسہ کو عطا کر دی۔ اللہ ان کا یہ عمل قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔

مدرسہ دارالحدیث

مولانا نے اس نئی جگہ پر مدرسہ کی عمارت شروع کروادی اس علاقہ کے اکثر لوگ ان کے شاگرد تھے۔ اپنے حُسنِ کردار اور اثر کی وجہ سے جسے جو بات کہتے وہ اس پر لبیک کہتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارہ سے اس قدر محبت تھی کہ گھر کا اتنا خیال نہ ہوتا جتنا اساتذہ وطلباء کا ہوتا۔ حق گوئی اور اصول وضوابط میں قطعاً مداہنت نہ کرتے۔ اور جو بات کرنی ہوتی جرأت سے کرتے۔ اساتذہ کو تلقین کرتے کہ اسباق کے اوقات میں باتیں نہ کریں۔ فارغ نہ بیٹھیں، اخبار نہ پڑھیں، پیریڈ تعلیم پہ لگائیں۔ طلبہ سے سبق میں مشغول رہیں۔ غریب طلباء کی احباب سے مدد کرواتے بعد میں فارغ علماء کے لیے جگہ کا انتظام کروانے کی کوشش کرتے۔ ادارہ کو اولاد سے زیادہ پیارا جانتے۔ سالانہ جلسہ کا باقاعدگی سے اہتمام کرتے۔ جماعت کے مقتدر علماء کو دعوت دیتے۔ اب یہ ادارہ جماعت کا عظیم ادارہ ہے اور ان کی علمی یادگار ہے۔

مولانا کی علم سے شیفتگی، علماء سے محبت طرّہ امتیاز تھا۔ اہل علم کی قدر کرتے۔ ان کی کوشش ہوتی کہ مدرسہ کے اساتذہ جید علماء ہوں چنانچہ ان کی اس خواہش کے تحت مختلف اوقات میں درج ذیل علماء کرام ادارہ کی تعلیمی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ حضرت مولانا حافظ احمداللہ صاحب بڈھی مالوی۔ حضرت مولانا حافظ محمد بھٹوی صاحب۔ حضرت مولانا حسین امام مرحوم۔ آپ دیوبند مسلک سے تعلق رکھتے تھے مگر عرصہ تک اہلحدیث مدارس ہی میں تعلیمی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ تقلید جامد کے سخت مخالف تھے۔ فنون پڑھانے کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ حضرت مولانا محمد اسحاق خالف رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا عبدالرحیم عارف رحمانی۔ حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب لکھوی بن حضرت مولانا عطاء اللہ لکھوی۔ حضرت مولانا عبدالرحمن صافوی۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب۔ حضرت مولانا حافظ بنیامین صاحب حال شیخ الحدیث ماموں کانجن۔

ادارہ کے موجودہ اساتذہ بھی ان ہی کے زیر سرپرستی کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی صاحب اس وقت شیخ الحدیث ہیں۔ ان کے ساتھ عبداللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف بن عبدالعزیزؒ اور حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب اصغر نائب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف حنیف فاضل عربی حضرت مولانا قاری محمد حسین صاحب اور شعبہ حفظ میں قاری عبداللہ یونس کام کر رہے ہیں۔

ان کی حیات تک پچھتر سے زائد علماء باقاعدہ سند حاصل کر کے ادارہ سے فارغ ہو کر ملک کے گوشہ گوشہ میں خدمت دین میں مصروف ہیں اور سینکڑوں سے زائد ادارہ سے فیض یافتہ ہوئے۔ مولانا اساتذہ مدرسہ کو پرسکون تعلیمی ماحول مہیا کرتے۔ آزادی سے کام کرنے دیتے۔ ان کی ضروریات اور مشکلات کا احساس رکھتے نظم وضبط مدرسہ کی بڑی سختی سے پابندی کرتے اور کراتے۔ اب ادارہ میں ستر سے زائد بیرونی اقامتی طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ۶ اساتذہ ہیں۔ تعمیری امور ابھی تشنہ ہیں۔ انتظامیہ کی کوشش ہے کہ جلد از جلد تعمیری عظیم منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ اور جماعت کا یہ عظیم ادارہ ایک مثالی ادارہ ہو۔

اولاد مولانا کی اولاد میں دو بیٹے مولانا عبداللہ یوسف اور مولانا قاری عبداللہ یونس عالم دین ہیں۔ مولانا عبداللہ یوسف اس وقت تدریس کے ساتھ ادارہ کے انتظامی امور کے نگران بھی ہیں اور قاری صاحب جو کہ جماعت کے معروف اداروں میں شعبہ حفظ میں کام کرتے رہے ہیں جن میں دارالقرآن فیصل آباد۔ دارالحدیث رحمانیہ کراچی مدرسہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن لاہور سرفہرست ہیں۔ اب مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ میں ہی، گذشتہ سال سے شعبہ حفظ کے انچارج ہیں۔

مولانا کے دوسری بیوی سے پانچ لڑکے ہیں جن میں بڑے مولانا عبدالمہیمن ہیں جو کراچی رہتے ہیں۔ باقی چار بھائی محنت و مزدوری کرتے ہیں۔

اسی طرح گیارہ لڑکیاں ہیں جن میں سے دو فوت ہو چکی ہیں۔ باقی اپنے اپنے گھروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آباد ہیں۔ دو غیر شادی شدہ ہیں۔

بچیوں کی شادی کے سلسلہ میں مولانا نے دین کو مقدم رکھا اور یہی کوشش کی کہ لڑکا عالم دین ہو۔ ذات برادری کو ثانوی حیثیت دی۔ مولانا کرم دین جن کا ۱۶ فروری ۱۹۸۵ء کو انتقال ہوا ہے۔ وہ بھی آپ کے داماد تھے۔

ذکر ذکر الٰہی ان کی زندگی میں خاص مقام رکھتا تھا۔ صبح کی نماز کے بعد، درس قرآن کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ مسنون اوراد باقاعدگی سے کرتے۔ شب و روز مختلف اوقات سے متعلق ادعیہ ماثورہ کا خاص خیال رکھتے۔

اس ذکر الٰہی کا نتیجہ تھا کہ وہ حالات سے کبھی پریشان نہیں ہوئے۔ گھریلو تنگی سے بعض اوقات گھبرا کر بچوں نے اگر کچھ کہا کہ یہ کام کریں، وہ کام کریں تو فرماتے اللہ مسبب الاسباب ہے وہ خود سبب پیدا کرے گا۔ اور کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ قرآن سے آیات پڑھ کر سناتے۔ توکل کی تلقین فرماتے۔ اب احساس ہوتا ہے کہ انہیں اطمینان قلب ذکر الٰہی سے میسر رہتا۔ کبھی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔ اور کسی کٹھن موقعہ سے کبھی واسطہ پڑا تو ذکر الٰہی سے مدد لی اور کامیاب رہے۔

خوش گفتاری و سادگی آپ ہمیشہ گفتگو میں صحت لفظی کا خیال رکھتے۔ بڑوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے مقام و مرتبہ کا دھیان رکھتے ہوئے ادب سے نام لیتے۔ صاحب علم عمر میں چھوٹا بھی ہوتا تو اس سے ایسے بات کرتے جیسے بڑے سے مخاطب ہوں۔ طلبہ سے بڑی محبت سے بات کرتے۔

لباس ہمیشہ سادہ پہنتے۔ شلوار قمیص عام لباس ہوتا۔ دھوتی بھی پہن لیتے۔ سر پر کلاہ پر پگڑی باندھتے تھے۔ رومی ٹوپی کا استعمال بھی کچھ دیر رکھا۔ پھر قراقلی لیاقت کیپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا آخر دم تک استعمال رہا۔ سر پر سنت کے مطابق بال رکھتے، کبھی کانوں کی لوؤں تک کبھی اس سے نیچے تک۔

گھریلو زندگی نہایت سادہ، تکلفات سے پاک۔ خود فرماتے ہیں، ایک بار مولانا ولی محمد صاحب فتوحیوالا ضلع قصور والے بزرگ جو کہ نہایت متقی و پرہیزگار اللہ والے انسان تھے اوکاڑہ آئے میں ان کو گھر لے آیا۔ چاول پکے ہوئے تھے۔ مٹی کی کنالی میں ڈال کر انہیں پیش کیے تو وہ فرمانے لگے کہ عبدالعزیز آج آپ نے میری طبیعت خوش کر دی ہے۔ میں لوگوں کے پر تکلف کھانوں اور برتنوں سے بہت گھبراتا ہوں۔ آج آپ نے کنالی میں میرے آگے چاول رکھے ہیں۔ ایسے سادے برتنوں میں کھانے سے طبیعت کو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مولانا کی صحت بہت اچھی تھی۔ پیدل سفر کرتے۔ سائیکل چلانا سیکھا ضرور تھا مگر چلایا کبھی نہیں۔ آخر عمر تک پیدل چلتے ہوئے سب سے آگے ہوتے۔ نوجوان بھی پیچھے رہ جاتے، گلے کی کوئی ایسی خرابی تھی جس کی وجہ سے شدید کھانسی رہتی۔ پھیپھڑے بالکل ٹھیک تھے اس لیے جسمانی حالت بہت اچھی تھی۔ کھانسی آخر دم تک رہی۔ وفات سے دو سال قبل نظر بالکل بند ہو گئی تھی۔ کھانسی کی وجہ سے آنکھوں کا آپریشن نہ ہو سکا۔ وفات سے ایک سال قبل پراسٹیٹ گلینڈ زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے پیشاب بند ہو گیا۔ پانچ ماہ نالی سے پیشاب آتا رہا۔ کھانسی کی وجہ سے یہ آپریشن بھی نہ ہو سکا۔ آخر ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر الیاس مسعود سے دوا لی جس سے اللہ نے صحت عطا کر دی اور پھر تادم زیست یہ تکلیف نہ ہوئی بغیر آپریشن پیشاب کا کھل جانا یہ بھی ان کی کرامت ہی تھی۔

وفات مولانا کی عمر کے تقاضے کے مطابق صحت آخر وقت میں تقریباً معمول کے مطابق تھی۔ وفات سے چند دن قبل قدرے کھانسی زیادہ ہوئی۔ چھاتی میں درد رہا۔ دو دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبیعت بے چین رہی۔ عبداللہ یوسف کو مسلسل ان کی خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسّر رہی۔ وُہ آخری دو راتیں بالکل ان کے پاس رہے۔ وفات سے دو رات قبل آدھی رات کے وقت بڑے اطمینان سے بتایا کہ میرا وقت قریب ہے۔ میری نماز جنازہ مولانا صدیق حسن صاحب پڑھائیں۔ جو کہ انجمن اہلحدیث کے صدر اور قاضی محمد رمضان مرحوم کے داماد ہیں۔ اور نیک لوگوں کے پڑوس میں مجھے دفن کرنا۔ اور میری کتب مدرسہ کو دے دینا۔ جتنا عرصہ خود استعمال کرنا چاہو کر سکتے ہو

آخر کار وہ وقت آ پہنچا جس سے کسی جان کو مفر نہیں۔ ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء بروز اتوار، ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر فرشتہ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

ان کی وفات حسرت آیات کی خبر سے شہر اور علاقے میں صفِ ماتم بچھ گئی۔

دارالحدیث اوکاڑہ کے جملہ سوگوار اساتذہ وطلبہ فوراً ان کے مکان پر جمع ہو گئے۔ ان کے حلقۂ ارادت میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ دُور دراز سے عزیزوں کی آمد کی وجہ سے اگلے روز تدفین کا پروگرام طے ہوا۔

نماز جنازہ ان کا جنازہ ۱۴ مارچ کو صبح نو بجے ان کے مکان محلہ علی پُور سے اٹھایا گیا۔ قریباً پونے دس بجے کمپنی باغ میں ان کے عقیدتمندوں، شاگردوں، اور جماعت کے ہزاروں افراد نے نماز جنازہ اس جگہ ادا کی۔ جہاں مولانا مرحوم زندگی بھر خود نمازِ عید کی امامت کراتے رہے۔ مرحوم کی وصیّت کے مطابق انجمن اہلحدیث کے صدر مولانا صدیق حسن نے نماز جنازہ کی امامت کرائی۔

شہر کے تمام مکتب فکر کے لوگ بلدیہ کے چیئرمین اور مذہبی راہنما جنازہ میں شریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے حضرت مولانا معین الدین لکھوی ملتان سے مولانا عبدالرشید صدیقی، راجووال سے مولانا محمد یوسف عارف والا سے مولانا محمد اسمٰعیل حلیم، رینالہ خورد سے مولانا حافظ عزیز الرحمٰن لکھوی، ماموں کانجن سے شیخ الحدیث حافظ بنیامین فیصل آباد سے مولانا طیب معاذ اپنے دیگر ساتھی علماء وطلبہ کی کثیر تعداد کے ساتھ نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔

نماز سے قبل حضرت مولانا معین الدین لکھوی نے مرحوم کی علمی ودینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور خلوص سے دعا کی ترغیب دلائی۔

کمپنی باغ سے جب جنازہ قبرستان کے جنازہ گاہ میں پہنچا تو وہاں خطیب پاکستان، حضرت مولانا محمد حسین صاحب شیخوپوری معہ رفقاء تشریف لے آئے۔ جنازہ گاہ میں دوسری بار مولانا شیخوپوری نے سینکڑوں افراد کے ہمراہ نماز جنازہ پڑھائی۔ شیخوپوری صاحب نے وہاں احباب میں مرحوم کی علمی، دینی وملی اور ملکی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور فرمایا کہ مولانا کی وفات سے اوکاڑہ شہر میں بالخصوص اور جماعتی حلقوں میں بالعموم جو خلاء پیدا ہوا، اس کی تلافی ناممکن ہے۔ نیز فرمایا کہ مولانا کی عظیم علمی ودینی یادگار مدرسہ دارالحدیث کی ہر طرح کی نگرانی اب ان کے جانشین کے ذمہ بطور فرض ہے۔ اور احباب جماعت کو اس کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

اوکاڑہ کے مشہور قبرستان گھوڑے شاہ میں حضرت مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی اور مولانا قاضی محمد رمضان رحمہما اللہ ہر دو بزرگوں کی قبروں کے درمیان مرحوم کو ساڑھے بارہ بجے سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آخر میں ان کے سکول کے ایک رفیق کار چوہدری حاکم علی صاحب کے تاثرات ان ہی کے الفاظ میں پیش ہیں۔ جو ان کی وفات پر انہوں نے مولانا عبداللہ یوسف کو لکھے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محترم مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل مرحوم سے خاکسار کا تعارف اس وقت ہوا، جب میں ۱۹۳۹ء میں ایم بی ہائی سکول اوکاڑہ میں بطور ورنیکلر ٹیچر تعینات ہوا تھا۔ صاحبِ موصوف اس ادارہ میں بطور ہیڈ اور سینئل ٹیچر ثانوی جماعتوں کو فارسی۔ اردو پڑھاتے تھے تقریباً ۱۵، ۱۶ سال آپ کی رفاقت میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس عرصہ میں خاکسار نے مولوی صاحب موصوف کو نہ صرف ایک قابل استاد بلکہ ایک نیک سیرت اور باعمل انسان کی حیثیت سے بے شمار صفات کا مالک پایا۔

تمام اساتذہ و تلامذہ ان کی ٹھوس علمی قابلیت اور اعلیٰ کردار کے مداح تھے تعلیم و تدریس کا وسیع تجربہ تھا۔ اس لیئے وہ اپنے شاگردوں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور بلا تمیز مذہب و ملت سب ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کے طریق تدریس سے ہر طالب علم ہر لحاظ سے مطمئن ہوتا تھا۔ اساتذہ میں بھی اپنی علمی قابلیت کی وجہ سے احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ تدریس اوقات میں پابندیٔ وقت ان کا خاص وصف تھا۔ وہ پوری تیاری، محنت اور لگن سے اپنے فرائض انجام دیتے تھے۔ سکول میں صرف تدریسی کاموں سے واسطہ تھا۔ ضیاع اوقات کی مجالس میں نہ بیٹھتے تھے۔ بلکہ سکول سے فراغت کے بعد اپنے جماعتی کاموں میں اعزازی طور پر مصروف رہتے۔ اس طویل عرصۂ رفاقت میں کبھی کسی سے ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ زندگی سادہ تھی۔ لیکن اسلامی شعار کے سختی سے پابند تھے۔

دعا ہے خداوند تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

مولانا مرحوم کی زندگی کی خاص بات یہ تھی کہ دین کی خاطر اپنے قریبی رشتہ داروں، تک کو چھوڑ دیا۔ اور یہ جذبہ کم ہی لوگوں کے حصہ میں آتا ہے اور پھر آئندہ بچیوں کے رشتوں ناطوں میں دین کو مقدم رکھا۔ اور پردہ کے معاملہ میں اس قدر سخت تھے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محرموں کے سوا کسی کو آواز دے کر اجازت لیئے بغیر گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ اور چہرہ پردہ کے قائل نہ تھے۔ مکمل پردہ چاہتے تھے۔ مستورات علیحدہ کمرہ میں بند ہوتیں۔ پھر دوسرے کمرے میں قریبی سے قریبی نامحرم کو داخل ہونے کی اجازت دیتے۔

الحموالموت حدیث سے پردہ کی اہمیت کو اجاگر کیا کرتے تھے۔ مولانا عبداللہ یوسف کا چھوٹا بھائی جو کہ بالغ تھا، گھر میں اُن کی بیوی جو کہ کھانا پکا رہی تھی اور چادر لیئے ہوئے تھی کے ذرا نزدیک بیٹھ کر سب افراد خانہ کے سامنے کھانا کھا رہا تھا۔ اُوپر سے مولانا صاحب آ گئے۔ اُسے ڈانٹا کہ الگ ہو کر بیٹھا کرو۔

ہمارے اکثر علماء اس معاملہ میں سستی کا شکار ہیں۔ اسلاف کی یہ زندگی اور عملی نمونہ ہمارے لیئے مشعلِ راہ ہونا چاہیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمان سلفی

فاضل درس نظامی۔
رکن صوبائی رویت ہلال کمیٹی
مشیر وفاقی شرعی عدالت
صدر جامعہ ستاریہ اہلحدیث الاسلامیہ
امیر جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان

ولدیت | مولانا عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ۔

ولادت | ۱۹۳۹ء بمطابق ۱۳۵۸ھ دہلی (ہندوستان)

امیر جماعت غرباء اہل حدیث ہند مولانا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ مولانا سلفی کے دادا محترم تھے۔ مولانا عبدالغفار سلفیؒ۔ حافظ عبدالجبار سلفی۔ حافظ محمد سلفی اور حافظ انس مدنی آپ کے بھائی ہیں۔

تعلیم | مولانا سلفی نے میٹرک تک عصری تعلیم کے بعد درس نظامی کی تکمیل کی۔

اساتذہ کرام | آپ نے مندرجہ ذیل فحول اساتذہ کرام سے اکتساب علم کیا۔

۱۔ مولانا عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ۔
۲۔ مولانا عبدالجلیل اسلاموی رحمۃ اللہ علیہ۔
۳۔ مولانا محمد عبداللہ رح فیصل آبادی۔
۴۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالوی
۵۔ علامہ خلیل عرب رح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی خدمات آپ تقریر و تحریر کا بہت اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ حکومتی ذمہ داریوں میں سے رکن صوبائی رویئت ہلال کمیٹی اور مشیر وفاقی شرعی عدالت کے علاوہ آپ جامعہ ستاریہ الاسلامیہ کے صدر اور جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان کے امیر کے مناصب جلیلہ پر فائز ہیں۔

اسفار پاکستان کے مختلف حصّوں کے علاوہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کے تبلیغی دورے کر چکے ہیں۔

اولاد اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی اور مندرجہ ذیل تین بیٹے عطا فرما رکھے ہیں:۔

۱۔ عبدالرحمان سعد سلفی ۲۔ سعود سلفی

۳۔ فیصل سلفی۔

13006

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عمر جونیجو

تاریخ وفات : ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

بروز بدھ۔

ضلع تھرپارکر سندھ کے ممتاز اور مایۂ ناز عالم دین مولانا محمد عمر جونیجو ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو اسّی برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم نابغہ روزگار عالم اور نہایت خلیق شخصیت کے مالک تھے۔ قرآن وحدیث کے علاوہ منطق، فلسفہ، صرف ونحو اور ادب پر سند کی حیثیت رکھتے تھے۔ مشکوٰۃ المصابیح کا ترجمہ اور تفسیر و تشریح سندھی زبان میں لکھی۔ بلاشبہ سندھ ایک جید عالم وفاضل شخصیت سے محروم ہوگیا۔

اَللّٰھُمَّ اغفرلہ وارحمہ

وعافہ واعف عنہ

بشکریہ

تعزیتی بیان از مولانا مولا بخش محمدی مدرس مظہر الاسلام ضلع تھرپارکر سندھ

مطبوعہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر قاضی عبدالمجید

فاضل علومِ اسلامیہ۔ ایم اے (سیاسیات)

ولدیت | پروفیسر محمد نصراللہ خاں۔

ولادت | ۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء بمطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ بروز بدھ موضع بمبانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

پروفیسر قاضی عبدالمجید کا خاندانی پر بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ کے والد محترم نے دیوبندی اساتذہ سے حصولِ علم کیا۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی دلچسپی اس قدر بڑھی کہ وہ اہل حدیث ہو گئے۔ اس پر ان کے والد صاحب نے انہیں گھر بدر کر دیا لیکن پروفیسر نصراللہ خاں کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ اور ثابت قدمی سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے جو اب تک جاری ہے۔ فاتحہ خلف الامام کے مسئلے پر حج کے موقع پر ایک مصری عالم سے بحث ہوئی جس سے وہ ان کے ہم خیال ہو گئے۔

قاضی صاحب کے والد کی تربیت و تدریس کا نتیجہ ہے کہ قاضی صاحب کے علاوہ ان کے دیگر تینوں بھائی بھی ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں۔

تدریسی و دینی خدمات | ان دنوں پروفیسر قاضی عبدالمجید گورنمنٹ کالج شکر گڑھ میں لیکچرار ہیں۔ اور ساتھ ہی خطبہ جمعہ بھی دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حکیم عبدالرحمان خلیق

حکیم حاذق (گولڈ میڈلسٹ) منشی فاضل۔ ادیب فاضل۔
فاضل علوم اسلامیہ۔ خطیب جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث۔
و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام بدّو ملہی ضلع سیالکوٹ۔

ولدیت | مولوی محمد اسماعیلؒ

ولادت | ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء بمطابق ۵ ذوالقعدۃ ۱۳۳۰ھ جمعرات بمقام تیجہ کلاں ضلع گورداسپور بھارت۔

حصولِ علم | مولانا حکیم عبدالرحمان خلیق جماعت اہلحدیث کے ایک بزرگ اور کہنہ مشق صاحبِ قلم ہیں۔ اگرچہ بوجوہ آپ کسی دینی مدرسہ میں باضابطہ طور پر داخلہ نہ لے سکے تاہم عربی فارسی۔ اردو میں آپ نے کافی دسترس پیدا کرلی۔ مناسب انگریزی زبان کے ساتھ ساتھ آپ نے طبیہ کالج انجمن حمایتِ اسلام لاہور سے حکیم حاذق کا امتحان پاس کیا۔ اور دو طلائی تمغے حاصل کیے بعدازاں آپ نے منشی فاضل اور ادیب فاضل کے امتحانات درجہ اوّل میں پاس کیے۔

آپ کو اپنی عمر کے چودھویں سال کے بعد کے واقعات یاد ہیں۔ آپ کی زندگی کے حالات کو دو حصّوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ حصّہ اوّل :۔ متحدہ ہندوستان میں اتحاد الاخوان، آپ کے عہدِ طفولیت کا ایک حیرتناک واقعہ اُن دنوں آپ کی عمر چودہ برس کی تھی۔ آپ کے قصبہ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور بھارت میں کشمیری برادری کے دو گروہ تفوقِ قیادت میں ایک دوسرے کے ساتھ برسرِ پیکار رہتے تھے۔ گاؤں میں فتنہ و فساد، جنگ و جدل اور حرب و ضرب کے بادل منڈلاتے رہتے تھے۔ ایک گروہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سربراہ جناب فیض محمدؒ تھے اور دُوسرے کی سیادت جناب فقیر محمد کے ہاتھ میں تھی۔ مولانا خلیق کا خاندان بھی ان اصحاب حرب وضرب میں شامل تھا۔ آپ کے والدِ محترم نے آپ کی تقریری صلاحیتوں میں مزید تابندگی پیدا کرنے کے لیئے خطبہ جمعہ آپ کے سپرد کر رکھا تھا۔ ایک خطبہ جمعہ کے آخر میں جبکہ متحارب گروہوں کے افراد مسجد میں موجود تھے۔ آپ نے انتہائی دِلدوز تقریر فرمائی جس میں آپ نے محشر کے محاسبے۔ اللہ تعالیٰ کی ہولناک گرفت وقہر اور دوزخ کے شعلوں کا ذکر کیا۔ اور اس فتنہ و فساد کے نتائج وعواقب سے اُنہیں آگاہ کیا۔ مسجد میں شور گریہ اُٹھنے لگا۔ جناب فیض محمدؒ اُٹھے، اور انہوں نے اپنی زیادتیوں کا اعتراف کیا۔ اور فقیر محمدؒ سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ جناب فقیر محمد اُٹھے اور فیض محمد سے بغل گیر ہو گئے۔ پھر فریقین کے سارے لوگ ایک دُوسرے سے لپٹ لپٹ کر رونے لگے۔ اگرچہ دلوں کا یہ انقلاب کسی آسمانی دخل سے ہی تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا کو اس کا ذریعہ بنا کر یہ سعادت ان کے مقدر میں کر دی ؎

کار زلفِ تست مشک افشانی اما عاشقاں
مصلحت را تہمتے بر آہوئے چیں بستہ اند

مسجد منجیانوالی : سکھوں سے سخت مقابلہ۔

مولانا کی عمر اب بائیس برس کی تھی۔ آپ کے قصبہ کے شمال میں ایک میل کے فاصلے پر سکھوں کا ایک گاؤں منجیانوالی تھا۔ یہاں اگرچہ کچھ مسلمان گھرانے بھی رہتے تھے، مگر انہیں نماز پڑھنے کے لیئے مسجد میسّر نہ تھی۔ اللہ مسبب الاسباب نے اس کا سبب بھی پیدا فرما دیا۔ اسی گاؤں کا ایک سکھ ملاّ سنگھ اولادِ نرینہ سے محروم تھا۔ وہ بیٹے کے لیئے برس ہا برس تک اپنے سادھوؤں سنتوں مہنتوں۔ گرنتھیوں۔ پروہتوں اور پجاریوں کے دروازوں کی خاک چاٹتا رہا۔ مندروں، بتخانوں گوردواروں اور دھرم شالاؤں میں سیوک بن کر رہا۔ منّتیں مانیں۔ نذریں پیش کیں۔ چڑھاوے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چڑھاتے مرادوں کے دھاگے باندھے۔ مگر گوہرِ مقصود ہاتھ نہ آیا۔ ایک روز اُس نے مولانا کے والدِ محترم کی خدمت میں اپنی دُکھ بھری کہانی سنائی۔ انہوں نے اسے تسلّی دی اور کہا کہ اب مسلمانوں کے اللہ کو بھی آزما دیکھو۔ یقیناً وہ تمہیں مایوس نہیں کرے گا۔ ملّا سنگھ نے کہا کہ اگر آپ کا اللہ مجھے بیٹا دے تو میں اپنے گاؤں میں اُس کے گھر کی تعمیر کے لیئے زمین کا ایک ٹکڑا پیش کردوں گا۔ مولانا کے والدِ محترم نے دُعا فرمائی۔ ایک سال سے پہلے پہلے اللہ نے اُس کی مُراد پوری کر دی۔ اس پر ملّا سنگھ نے لب سڑک مسجد کے لیئے زمین دے دی اور نشاندہی کر دی۔ لیکن دوسرے سکھّوں کے لیئے مسجد کی تعمیر قابلِ قبول نہ تھی۔ انہوں نے پہلے تو اپنی برادری کا اجتماع منعقد کیا اور ملّا سنگھ سے اپنا فیصلہ واپس لینے کو کہا لیکن وُہ نہ مانا جب سکھ اُس سے بائیکاٹ کی دھمکی کے باوجود بھی مایوس ہو گئے تو انہوں نے براہِ راست مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کی ٹھانی مولانا نے مزایئت کی بیخ کنی کے لیئے رضا کاروں کی ایک جماعت پہلے ہی سے تیار کر رکھی تھی۔ جو چالیس تنومند مستعد اور ایثار پیشہ نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ آپ نے ان رضا کاروں کو تیار کیا کہ مسجد کسی طرح پر رُکنی نہیں چاہیئے۔ اینٹیں لانے کے لیئے کمہاروں اور معماروں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ کمہاروں نے راتوں رات اینٹوں اور مٹی کے ڈھیر لگا دیئے۔ اُدھر صبح کے وقت مولانا کی زیرِ قیادت ضروری سامان سے لیس رضا کاروں کا یہ دستہ منجیانوالی روانہ ہوا۔ تسبیح و تہلیل و تکبیر کے نعرے گونج رہے تھے سکھّوں کی بھاگ دوڑ اور سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔ کرپانیں اور تلواریں آگے آ رہی تھیں۔ اسلام کے یہ جانثار جذبہ جہاد سے سرشار اور بے قابو ہو رہے تھے۔ گاؤں کے قریب پہنچے تو سارے گاؤں کی عورتوں اور بچوں کو مکانات کی چھتوں پر محوِ نظارہ پایا۔ معمار وقتِ مقرر پر پہنچے۔ کوئی لمحہ ضائع کیئے بغیر تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا۔ ظہر کی نماز تک دیواریں چھت تک پہنچ چکی تھیں۔ مسلمان کافی دیر تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں بیٹھے رہے لیکن سکھوں کو آگے بڑھ کر مزاحمت کرنے کی جرأت نہ ہو سکی اور اللہ کے فرمان

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

کی یاد تازہ ہو گئی۔ دوسرے روز مسجد کا کنواں بھی کھودا گیا اور دیواروں پر چھت بھی ڈال دی گئی۔

اذان کی بندش (پھر وہی سکھ)

آپ کے قصبے کے مغربی سمت سکھوں کا ایک بہت بڑا قصبہ "وہیلہ" تھا۔ وہاں مسلمانوں کو اذان کہنے کی اجازت نہ تھی۔ اور مسلمان بغیر اذان کے نماز پڑھنے پر مجبور تھے سکھوں سے بالواسطہ بات چیت کی گئی مگر اُن کا دو ٹوک یہی فیصلہ تھا کہ یہاں اذان نہیں ہو سکتی۔ یہ جواب سخت اشتعال انگیز اور سراسر ناقابل برداشت تھا۔ مولانا نے رضا کاروں کو بلایا اور فیصلہ کیا کہ ان پر لگائی گئی پابندی کو توڑ دیا جائے گا۔ یہ اذان ضرور ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے اس اعلان کو کوئی نہیں روک سکے گا۔ انشاء اللہ ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

پھر پروانوں کا یہ قافلہ عصر کی نماز اُس مسجد میں ادا کرنے کے عزم سے چل دیا۔ صرف بیس منٹ کا سفر تھا۔ نماز عصر سے پندرہ منٹ قبل مسجد میں پہنچ گئے۔ نماز کا وقت ہوا۔ سب نے وضو کیا۔ پھر ایک بلند آواز رضا کار نے اذان کی تمام تر جلالت قدر کے ساتھ اللہ کی کبریائی کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی آس پاس کی پانچ ہزار کی سکھوں کی آبادی میں زلزلہ کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اذان گونجتے ہی سکھ مسجد کی طرف دوڑے سمجھے تھے کہ شاید کسی اجنبی نے اذان پکار دی ہے۔ اجنبی کو پیٹنے کے لیئے بکتے جھکتے بولتے بھاگے چلے آرہے تھے۔ مگر مسجد تک جو بھی سکھ آتا۔ رضا کاروں کو دیکھ کر نکل جاتا۔ باجماعت نماز ادا ہوئی مغرب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھوں کی غیرت کے لیے چیلنج بنے مسجد میں بیٹھے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں کچھ ایسی دہشت پیدا کر دی کہ سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب کا ایمان افروز سماں بندھ گیا۔ سرفروشوں نے پھر مغرب کی اذان دی اور باجماعت نماز ادا کی سکھ مضطرب تھے لیکن اللہ کی کبریائی کے اعلان کا آغاز ہو چکا تھا اور آسمان کی رفعتوں کو چھو رہا تھا۔

مرزائیت سے مقابلے۔

انگریز پوری قوت سے اپنے کاشتہ شجر خبیثہ کی حفاظت کر رہا تھا۔ اور صورت حال کچھ ایسی ہو چکی تھی کہ مرزائیت پہ ہاتھ ڈالنا خود انگریز کی عصمت سے کھیلنے کے مترادف تھا۔ تاہم علماء حق نے اپنا فرض ادا کرتے وقت کبھی کوئی خوف محسوس نہ کیا۔ اور مرزائیت کے ساتھ انگریز سے بھی ٹکرا جاتے رہے۔ ۱۹۱۱ء میں مرزائیت اور اُس کے آقا و مولیٰ انگریز کے خلاف کچھ مصلحت ناآشنا سر پھرے مجاہدوں کی ایک جماعت مجلس احرار اسلام کے نام سے قائم ہوئی۔ جو ایک طرف انگریز کے خلاف سرگرم عمل تھی تو دوسری طرف مرزائیت کی سرکوبی بھی اس کے پروگرام حیات کا حصہ تھا۔ مولانا خلیق بھی انگریز اور مرزائیت سے سخت نفرت کی وجہ سے ان سرمست حال لوگوں میں شامل تھے کیونکہ آپ کے لیے یہاں دونوں مزے تھے۔ انگریز سے اپنی غلامی کے انتقام کا موقع بھی حاصل تھا اور مرزائیت کا قلع قمع بھی ایک واضح راہ عمل تھی۔

مرزائیت کے خلاف آپ کی سرگرمیاں دو عنوان سے جاری تھیں۔

۱۔ تحریری ۲۔ تقریری۔

تحریری سرگرمیوں کی مہم حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ہفت روزہ "اہلحدیث" کے ذریعہ جاری تھی اور اسی زمانہ میں آپ کی ایک تصنیف "نشان حج اور مرزا" کے نام سے بھی شائع ہوئی۔ جسے خود مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے بہت سراہا اور اسے اپنے عنوان سے ایک مکمل دستاویز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا۔

۲۔ تقریری مہم جگہ جگہ جلسوں، مناظروں اور تقریروں پر مشتمل تھی۔ اس مہم میں مرزائیت کے خلاف آپ کی تقریریں بعض اوقات پانچ پانچ گھنٹوں کے دورانیئے پر پھیلی ہوئی تھیں۔ اور ایسے مراحل بھی آتے کہ آپ کو ایک ایک دن رات میں اس عنوان سے مختلف مقامات پر چار چار تقریروں کا بھی اتفاق ہوا۔ اپنے قرب وجوار کے دیار و امصار میں آپ کے اس تقریری جہاد کا زمانہ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۳۷ء تک کے عرصہ کو محیط ہے۔ اس کے بعد آپ صاحبِ فراش ہو گئے۔

تحریکِ مباہلہ ۱۹۳۶ء۔

احرار کانفرنس قادیان ۱۹۳۴ء کی عظیم الشان کامیابی نے مرزائیت کے وقار اور اثر و رسوخ کا جنازہ نکال دیا۔ تو مرزائی تحریک کے خلیفہ مرزا البشیر الدین محمود کو اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرنے کی فکر ہوئی اور اس نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو سہارا دینے کی غرض سے احرار کو مرزائیت کے صدق و کذب کے سوال پر مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔ انگریز نے احرار پر قادیان میں داخلہ پر پابندی لگا رکھی تھی اور وہ قادیان پہنچنے کے لیئے کسی بہانہ کے متلاشی تھے۔ انہوں نے خلیفہ قادیانی کا چیلنج سنتے ہی قبول کر لیا۔ اور تاریخ مباہلہ مقرر کر دی اور پورے ملک کے مسلمانوں کو قادیان کی مجلس انعقاد مباہلہ میں شریک ہونے کی زبردست ترغیب دلائی۔ پھر کیا تھا ملک کے دور دراز صوبوں سے مسلمان قافلہ در قافلہ قادیان پہنچنے کے لیئے گھروں سے نکل آئے۔

مرزا البشیر الدین محمود اس نازک صورتحال سے بوکھلا اٹھا اور ناچار اپنے آقا انگریز کو مدد کے لیئے پکارا۔ انگریز اس کی مدد کو پہنچا اور قادیان کے اردگرد آٹھ آٹھ میل کے رقبہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے پورے رقبہ میں ہر قسم کے اجتماع پر پابندی عاید کر دی۔

دوسری طرف احرار نے دفعہ ۱۴۴ کو توڑ کر قادیان پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ اُن کا مؤقف یہ تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم قادیان خود نہیں جا رہے بلکہ ہم کو بلایا گیا ہے۔ اس لیئے ہم قادیان ضرور پہنچیں گے۔ اب ہر طرف سے خلیفہ قادیان کو چیلنج پر چیلنج ہونے لگے اور پورے ملک میں قادیان چلو۔ قادیاں چلو کے نعرے بلند ہونے لگے۔ مولانا نے بھی خلیفۂ قادیان کو چیلنج کیا اور تاریخ مقررہ پر قادیان پہنچنے کی اطلاع بھیجی۔ آپ کے اس چیلنج کو احرار کے اخبار نے ذیل کی شہ سرخیوں کے ساتھ نمایاں طور پر شائع کیا۔ " میں قادیاں آرہا ہوں "

" قریباً من القادیاں سے ایک چیلنج "

یہ سُرخی مرزا غلام احمد قادیانی کے اس مبینہ اتہام سے درجہ بلیغ تلمیح تھی جس کے الفاظ یہ ہیں :۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ ۔ جن لوگوں کو مرزا کے اس نام نہاد الہام کا علم تھا وہ اس سُرخی پر ایڈیٹر اخبار کی ذہانت سے بے حد محظوظ ہوئے۔

قادیان پر یلغار حسب قرار داد مولانا رضا کاروں کو لے کر قادیان کے لیئے روانہ ہوئے، راستے میں جگہ جگہ پولیس نے ان کو روکا، گرفتاری کا شاید انہیں حکم نہیں تھا۔ اس لیئے یہ قافلہ بار بار اُن کا محاصرہ توڑ کر بڑھتا رہا۔ مغرب کی نماز کا وقت تھا کہ یہ قافلہ بٹالہ پہنچا۔ یہ احرار کا ضلعی مرکز تھا۔ اب اگلا پروگرام یہیں ترتیب پانا تھا۔ امرتسر سے آنے والے قافلوں کا انتظار تھا۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ چند آدمی آئے اور انہوں نے اطلاع دی کہ یہاں سے آٹھ دس میل کے فاصلے پر سڑک پر بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی کر کے اُن قافلوں کو پولیس نے روک رکھا ہے اور سخت کش مکش جاری ہے۔ اس خبر سے لوگ بہت مشتعل ہوئے۔ حکومت اور مرزائیوں کے خلاف فضا گونج اُٹھی۔ اسی دوران قادیان کی سمت سے آکر ایک کار رُکی جس میں احرار کارکن سوار تھے۔ اور وہ قادیان کی تازہ صورتِ حال کا جائزہ لینے گئے تھے۔

انہوں نے خبر دی کہ مرزا بشیر الدین محمود قادیان سے راہِ فرار اختیار کر چکا ہے اور غیر معینہ مدت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیئے نامعلوم منزل کی طرف بھاگ چکا ہے۔

پرچہ کس کا مطلب یہی تھا کہ مرزائیت اس محاذ پر اپنی شکست مان چکی ہے اور انگریز نے بھی اپنی جگہ سپرد کر دی ہے۔ مسلمانوں کے لیئے قادیاں پہنچنے کا ایک اچھا موقع ضائع ہو گیا اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کی جو قوت پیدا ہوئی تھی۔ وہ نامعلوم عرصہ کے لیئے بند ہو گئی۔ پھر باقی رات احرار کا جلسہ جاری رہا۔ مرزائیت پر فتح حاصل کرنے کے بعد مولانا اپنے ساتھیوں سمیت دوسرے دن اپنے گاؤں پہنچے تو مستورات نے فاتح مجاہدین پر چھتوں سے پھول نچھاور کیے۔

حصّہ دوم

پاکستان میں ـــــ اسلامیہ ہائی سکول بدوملہی

آپ ۱۹۵۰ء میں پاکستان پہنچے۔ یہاں دو ہائی سکول کام کرتے تھے۔ ایک سکول غیر مسلموں کا اور دوسرا جی ایچ سکہ ہائی سکول کے نام سے لاہوری مرزائیوں کا ادارہ تھا۔ لہٰذا آپ کو مجبوراً اپنے اور اعزہ کے بچے اس مرزائی سکول میں داخل کرانا پڑے۔

مارچ ۱۹۵۳ء میں سالانہ امتحانات منعقد ہوئے۔ دینیات کے پرچے میں قابل اعتراضات سوالات پوچھے گئے۔ مثلاً۔ کیا آپ کے خیال میں کوئی شخص کھانے پینے کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو مسلمانوں میں جو یہ عقیدہ رواج پا چکا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہزاروں برس سے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ کیا یہ عقیدہ عقل کے مطابق ہے؟

مولانا خلیق نے جب یہ پرچہ دیکھا تو مرزائی انتظامیہ سے احتجاج کیا کہ ایسے سوالات سے ہمارے بچوں کی گمراہی کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس بارے میں ہمارے اور مرزائیوں کے عقیدہ میں بنیادی طور پر اختلاف ہے۔ اگر ہمارے بچے مرزائیوں کے عقیدہ کے جواب دیں گے تو ان کو ناکام قرار دے دیا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔ اور اگر مرزائیوں کے مطابق جواب دیں گے تو ان کے ایمان کا نقصان ہے۔ اس پر اُن کا لب بردانستہ جواب تھا کہ "اگر ایسی ہی غیرت ہے تو اپنے بچوں کے لیئے اپنے الگ سکول کا انتظام کر لیجیئے یہاں تو ہماری مرضی ہی چلے گی" اور پھر اُن کا یہی جواب اسلامیہ ہائی سکول کی بُنیاد بن گیا۔

مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری اُن دنوں یہاں جامع اہلحدیث میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے پر مامور تھے۔ انہوں نے سکول کی مہم میں مولانا خلیق کے ساتھ بہت زیادہ تعاون کیا۔ چودھری اللہ دتہ اور ٹھیکیدار محمد ابراہیم مرحوم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ہائی سکول کے لیئے پہلی میٹنگ میں، پندرہ روپے کی رقم جمع ہوئی اور پھر یہی رقم سکول کی خشت اوّل بنی۔ مولانا یہ رقم لے کر حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری کے ساتھ لاہور گئے۔ اور نئے سکول کے داخلہ کے اشتہار چھپوائے۔ اشتہار کا مضمون یہ تھا

مرزائی ہائی سکول کے مقابلہ میں مسلمانوں کا اپنا ایک ہائی سکول قائم کیا جا رہا ہے جس کا داخلہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۲ء سے شروع ہے۔ اہل اسلام کا فرض ہے کہ اپنے بچے اس نئے اسلامیہ ہائی میں داخل کرائیں۔ تمام متحرک اور مؤثر ساتھی گاؤں گاؤں اور گلی گلی نکلے اور بچے جمع کیئے۔ داخلے کی تمام تر ذمہ داری مولانا کے ذمہ تھی۔ حسب اعلان ۱۵ اپریل کی صبح کو غیر مسلموں کے متروکہ شکستہ اور ویران کچے سے سکول کے ایک بے دیوار احاطہ میں پڑوس سے چارپائی مانگ کر اور لوہے کی ایک معمولی سی کرسی حاصل کر کے داخلے کے لیئے بیٹھ گئے۔

اللہ کے فضل و کرم سے پندرہ روپے کی رقم سے صرف پندرہ روز میں سکول کا داخلہ پانچ صد طلباء تک جا پہنچا۔ اور ان داخل ہونے والے طلبہ میں زیادہ تعداد اُن طلبہ کی تھی جو مرزائی سکول کو ترک کر کے آئے تھے۔ بعد ازاں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ کے اثر و نفوذ کی بنا پر سرکاری طور پر سکول کی منظوری کا مرحلہ بھی طے ہو گیا۔ مولانا غزنوی ؒ نے جمعیت اہلحدیث کے فنڈ سے مدد فرمائی۔ اسی طرح جماعت اسلامی پاکستان نے بھی ایک قابل ذکر رقم مہیا کی۔ منظوری کے بعد حکومت کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے خصوصی رقم بطور گرانٹ ملنے لگی۔ اور بحمداللہ آج یہ سکول پاکستان کے بہترین اور سرفہرست ہائی سکولوں میں شمار ہوتا ہے اور ہر سہولت سے آراستہ ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

اس شہر کا یہ المیہ ہی تھا کہ اب تک یہاں کوئی دینی مدرسہ موجود نہیں تھا۔ اور سوائے جامع مسجد اہل حدیث یہاں کوئی خطیب یا امام ایسا موجود نہیں تھا جو کم از کم قرآن مجید کا سادہ ترجمہ ہی جانتا ہو۔ مولانا خلیق نے قرآن پاک کی تعلیم کا ضروری کام تو ۱۹۵۵ء بمطابق ۱۳۷۴ھ سے ہی شروع کر رکھا تھا۔ مگر مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے ایک باقاعدہ ادارہ کا اجراء یکم رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ بمطابق ۲ اپریل ۱۹۵۷ء کی ایک خوبصورت اور بابرکت شب کو ہوا۔ اس مدرسہ میں ناظرہ اور ترجمہ و تفسیر کا انتظام کیا گیا۔ شروع میں بعض حلقوں کی طرف سے مزاحمتوں اور مخالفتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور یہ سلسلہ رواں دواں رہا۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس مدرسہ کو جامعہ رحمانیہ کی شکل میں ایک مضبوط ٹھکانہ بخش دیا تو آہستہ آہستہ اس کی مخالفت اور مزاحمت بھی اپنی موت آپ مر گئی۔ اب یہ مدرسہ دو حلقوں میں تقسیم ہے۔ ایک مردوں کے لیئے ہے جو جامعہ رحمانیہ میں مصروف کار ہے اور دوسرا حلقہ خواتین کے لیئے ہے۔ یہ حلقہ فی الحال مولانا کے گھر میں ہی کام کرتا ہے۔ مدرسہ اپنے یوم اجراء سے ۱۹۸۳ء تک ترجمہ و تفسیر کے تیس دور پورے کر چکا ہے۔ فلحمد للہ!

جامع مسجد رحمانیہ

جو اس وقت اپنے حسن منظر کے اعتبار سے اس شہر کی سب سے زیادہ خوبصورت۔ نہایت درجہ باصرہ نواز اور ایمان افروز مسجد ہے۔ جو اپنی وسعت اور رونق کے اعتبار سے بھی شہر کی تمام مساجد میں اونچا درجہ رکھتی ہے اس کی زندگی کا پہلا روز وہ تھا جب مولانا اور آپ کے ساتھیوں نے غیر مسلموں کے متروکہ ایک آٹھ فٹ چوڑے اور پندرہ فٹ لمبے ویران اور شکستہ سے کمرے میں پہلی نماز ادا کی۔ ۹ شوال المکرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء کو یہاں آپ نے اس مسجد کا پہلا خطبہ جمعہ دیا۔ بعد میں یہ اور اس پاس کی جگہ الاٹ کرالی گئی۔ اور مسجد کی تعمیر جاری ہوگئی اور آج بفضل تعالیٰ یہ مسجد ایک پُرشکوہ اور خوبصورت عمارت کی شکل میں اہل شوق کے لیئے سرتاسر دعوتِ نظارہ ہے۔

عیدگاہ رحمانیہ جامع رحمانیہ کے نمازیوں کو نماز عید کی ادائیگی میں بہت مشکل تھی۔ اگرچہ آپ لوگ جامع رحمانیہ کے قریب ہی شہر سے باہر ایک چبوترہ پر نماز عید ادا کرلیا کرتے تھے۔ یہ جگہ ایک غیر مسلم متروکہ وقف کا حصہ تھی۔ مگر اس پر ایک فوجی نوجوان محمد شفیع اپنا حق جتلاتا تھا کیونکہ اس وقف کے آس پاس کی زمین اُسے فوجی اسکیم کے تحت الاٹ تھی۔

چودھری اللہ دتہ کے اس فوجی نوجوان سے اچھے مراسم تھے۔ انہوں نے اُسے ترغیب دلائی کہ اس الاٹ شدہ زمین میں سے مناسب قطعہ عیدگاہ کے لیئے وقف کردے۔ ۳ شوال المکرم ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۶۷ء کو عیدگاہ رحمانیہ کے نام پر اس اراضی کا انتقال درج ہوگیا اور صرف دو ماہ بعد یکم ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ کو آپ نے عیدگاہ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔ عیدگاہ میں مردوں اور عورتوں کے لیئے الگ الگ جگہ ہے اور دونوں حصّوں کو ایک مضبوط و محفوظ، چار دیواری محیط ہے۔ اور بجلی و پانی کا معقول انتظام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبدالرزاق

ایف اے ۔ فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل عربی ۔
اُستاذ گورنمنٹ ہائی سکول ہیونگو تحصیل ہالہ ضلع حیدرآباد ۔
خطیب جامع مسجد اہلحدیث مین بازار نیو سعید آباد ۔

ولدیت حاجی خُدا بخش سیال ۔

ولادت گوٹھ ہوت سیال ۔

تعلیم مولانا حافظ عبدالرزاق سندھی ایک نوجوان فاضل عالم دین ہیں میٹرک کرنے کے بعد آپ نے دینی علوم حاصل کرنے کی طرف توجہ کی اور سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا اور ابتدائی تعلیم کتبدے سہ دارالرشاد و مدرسہ محمدیہ اہلحدیث نیو سعید آباد رہ کر پڑھیں ۔ بعدازاں جامعہ محمدیہ اوکاڑہ اور دارالحدیث چنیانوالی لاہور میں داخل ہوئے اور یہاں سے تکمیل تعلیم کر کے اسناد حاصل کیں ۔ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کے دورانِ تعلیم آپ نے ملتان بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا ۔

اساتذہ کرام حضرت مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی (سندھ)

۲ ۔ حضرت مولانا عبید اللہ عفیف لاہور ۳ ۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی ۔
۴ ۔ مولانا دوست محمد ۵ ۔ مولانا گل محمد ۶ ۔ مولانا محمد قاسم ۔

ملازمت حصول علم کے بعد آپ نے بطور عربی ٹیچر گورنمنٹ ملازمت اختیار کر لی ۔ آپ کلیۃ القضاء الشرعی مسجد مبارک اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کی قاضی کلاس میں راقم الحروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہم سبق تھے۔ میں نے آپ کو اس نوجوانی کے عالم میں بہت خلیق اور متحمل مزاج پایا ہے۔ ساتھیوں کی طرف سے غصے کے جواب میں بھی آپ نے ہمیشہ سرد طبیعت کا مظاہرہ ہی کیا۔ اور بحث و تمحیص میں کبھی کسی قسم کی تلخی اختیار نہیں کی۔ آپ کی تربیت میں حضرت مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی کا بڑا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا عبدالرزاق حضرت راشدی کی شخصیت اور تحقیق سے بہت متاثر ہیں۔

تالیف | آپ نے "نماز نبوی" کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جو شائع ہو چکا ہے۔

مولانا علم الدین علیم ناصری

ایم۔اے

مدیر ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

ولدیت | بنی بخش مرحوم

ولادت | یکم ستمبر ۱۹۱۹ء بمطابق ۵۔ ذوالحجہ ۱۳۳۷ھ بروز پیر موضع سبھراؤں ضلع امرتسر

خاندانی پس منظر | مولانا علم الدین علیم ناصری کی تعلیم و تربیت دینی ماحول میں ہوئی۔ لیکن خاندانی طور پر روایتی اسلام ہی تھا۔ اللہ کے فضل و کرم اور بعد از تحقیق و جستجو ۱۹۵۶ء میں آپ کو اپنے اہل خاندان سمیت مسلک اہل حدیث قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حصول علم | آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کیا لیکن بی اے تک اسلامیات پڑھنے اور ذہین ہونے کی بنا پر آپ نے اسلام کا بہت زیادہ مطالعہ کیا۔ اور اپنے طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف اہل علم سے استفادہ کیا۔

دینی خدمات تحصیل علم کے بعد آپ ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور کے نائب مدیر رہے۔ ان دنوں آپ ہفت روزہ "الاعتصام" کے مدیر کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بنیادی طور پر آپ سیدھے سادھے مسلمان، بہترین انشاء پرداز، منجھے ہوئے ادیب اور شاعر ہیں۔ آپ نے حال ہی میں دو جلدوں پر مشتمل منظوم "شاہنامہ بالاکوٹ" لکھا ہے۔ جو طبع ہو چکا ہے۔ جماعتی لٹریچر میں معرکہ بالاکوٹ کے حوالے سے اس کی بہت بڑی کمی تھی۔ جسے آپ نے پورا کیا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ شاہنامہ آپ کا ایک شاہکار ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ آپ نے مسلکی عقائد پر اردو نظم و نثر میں بہت کچھ رقم کیا ہے۔

مولانا علیم ناصری کے اداریئے اور تبصرے بڑے معنی خیز اور جاندار ہوتے ہیں۔ جماعتی درد اور مسلکی حمیت کے علمبردار ہیں۔ آپ بذلہ سنج، حاضر دماغ اور ظریف طبع کے مالک ہیں۔ اور بے تکلف تعلقات کے قائل ہیں

راقم الحروف کے بزرگ دوستوں میں سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالقیوم رح

فاضل درسِ نظامی

سابق چیئرمین یونین کونسل وچیئرمین زکوٰۃ عشر کمیٹی

وخطیب جامع مسجد اہل حدیث مڑھ ملوچاں ،

ضلع شیخوپورہ

ولدیت | حاجی عبدالرحمان

ولادت | ۱۹۲۲ء بمطابق ۱۳۴۰ھ بمقام بھوانی پور تحصیل کپورتھلہ (ہندوستان)

وفات | مولانا عبدالقیوم ۱۹۸۷ء میں دوسری دفعہ حج کے لیئے حجازِ مقدس حاضر ہوئے۔ حج ادا کر چکے تو بخار آنے لگا۔ اور بقضائے الٰہی ۹ اگست ۱۹۸۷ء بروز اتوار انتقال فرما گئے۔ اور مکہ مکرمہ میں ہی مدفون ہوئے۔ آپ ایک دینی گھرانے کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کے بزرگوں میں آپ کے والد محترم حاجی عبدالرحمان اور دادا مولوی حاجی غلام محمد مذہبی اور دینی شخصیات تھیں۔

تعلیم واساتذہ ،

آپ نے مڈل تک تعلیم اپنے آبائی گاؤں بھوانی پور کے سکول سے حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لیئے ویروال اور امرتسر کا رُخ کیا۔ جہاں آپ نے حضرت مولانا محمد عیداللہ امرتسری حال مہتمم دارالقرآن جناح کالونی فیصل آباد اور حضرت مولانا نیک محمد سے کسبِ فیض کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تدریس تحصیل علم کے بعد پہلے آپ ویروال میں مسندِ تدریس پر فائز ہوئے بعدازاں دو تین سال تک رائے پور آرائیاں ریاست کپورتھلہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

تلامذہ بہت سے تلامذہ نے آپ سے استفادہ کیا۔ جن کے نام نہیں مل سکے معروف تلامذہ میں حضرت مولانا ابوالحسن محمد یحییٰ حافظ آبادی کا ذکر ہی میسّر آ سکا ہے۔

پاکستان میں آمد۔

آپ کے والد محترم ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد مڑھ بلوچاں میں سکونت پذیر ہوئے۔ وہ علی آباد میں آیا کرتے تھے کیونکہ ان کے ایک ہم وطن شیخ محمد عبداللہ جو بھوانی پور کے رہنے والے تھے۔ وہ یہاں علی آباد میں مقیم ہو گئے تھے۔ اسی واقفیت اور تعلقات کی بنا پر وہ مڑھ بلوچاں آ گئے۔

مولانا عبدالقیوم کی پہلی شادی پنڈیاں ضلع امرتسر میں ہوئی تھی۔ جب آپ مڑھ بلوچاں آئے تو شروع میں راہوالی گنّا پہنچاتے رہے۔ اس کے بعد کپڑے کا کاروبار کیا۔ بعد میں اپنی مذہبی اور سماجی مصروفیات کی بناء پر چھوڑنا پڑا۔ آپ کے والد محترم قصبہ ہذا کے نمبردار تھے۔ ۱۹۶۹ء میں ان کی وفات کے بعد آپ نمبردار مقرر ہوئے۔ اہل قصبہ پہلے ایک ہی مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ لیکن کچھ لوگوں کی فرقہ وارانہ ذہنیت اور تعصب کی بناء پر آپ کو ۱۹۷۰ء میں علیحدہ مسجد تعمیر کرنا پڑی۔ یہاں آپ نے خطابت شروع کی۔ مسجد کے لیے اراضی آپ نے خود خریدی۔ دوستوں اور احباب کے تعاون سے مسجد تعمیر کی۔

اور آخر وقت تک فی سبیل اللہ خطابت اور دیگر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ کی جماعت اسلامی سے کافی قربت تھی۔ تاہم اس کے رکن نہ تھے۔ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے وعظ و تبلیغ اور سماجی خدمات کی بدولت علاقے میں بہت سے لوگوں نے مسلک اہل حدیث اختیار کیا۔ آپ مظلوم کی حمایت میں ہمہ وقت کمربستہ رہتے تھے بے لوث خدمت آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ دوست و دشمن میں قطعاً کوئی تمیز روا نہ رکھتے تھے۔ ہر ایک کی جائز قانونی اور مالی امداد کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ کی کوششوں سے قصبہ میں ہائی سکول منظور ہوا۔ گلیوں کو پختہ کیا گیا۔ آب رسانی کے لیے ٹینکی تعمیر کی گئی اور ہسپتال قائم کیا گیا۔ آپ کافی عرصہ تک یونین کونسل کے چیئرمین بھی رہے۔ اور ان دنوں زکوٰۃ عشر کمیٹی کے چیئرمین تھے۔

حج بیت اللہ۔ ۱۹۸۳ء میں آپ نے پہلی دفعہ فریضۂ حج ادا کیا تھا۔

لائبریری۔

آپ کی اچھی خاصی ذاتی لائبریری ہے۔ تقسیم ملک کے وقت کافی کتب ضائع ہو گئیں ایک گڈے والے نے ذخیرہ کتب نہر میں پھینک دیا۔ جس کا آپ کو مدت العمر کافی قلق رہا۔

اولاد۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی صالح اور دیندار اولاد سے نوازا ہے۔ آپ کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں۔ بیٹے ماشاء اللہ دینی و دنیاوی طور پر کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ کرنل عبدالوہاب ۲۔ محمد طاہر سب انجینئر

۳۔ میجر محمد طیب ۴۔ مبشر احمد، امسال جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی سے فارغ ہو رہے ہیں۔ ۵۔ محمد عامر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راقم الحروف سے شناسائی۔

مولانا عبدالقیوم کا ہمارے ایک بزرگ مولوی محمد صدیق کے پاس آنا جانا تھا۔ اور ان دونوں کے آپس میں گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ اس حوالے سے آپ سے شروع میں معمولی جان پہچان تھی۔ بعد میں ان تعلقات کی بناء پر مولانا عبدالقیوم کی بیٹی کا مولوی محمد صدیق کے صاحبزادے عزیزالقدر محمد نعیم سے رشتہ طے پایا۔ تو ہماری شناسائی میں اضافہ ہوتا گیا، اور شادی انجام پاجانے کے بعد تو یہ شناسائی گہرے تعلقات میں بدل گئی۔ آپ اکثر اپنی بیٹی کو ملنے یہاں گوبدپور تشریف لاتے۔ اور جب آتے تو ضرور شرفِ ملاقات سے مشرّف فرماتے۔ بلکہ راقم کی استدعا پہ کئی دفعہ انہوں نے خطبہ جمعہ سے بھی ہمیں سرفراز فرمایا۔ اور اس ناچیز پہ یہ ان کی خاص شفقت اور محبت تھی یا کمال حسن ظن کہ وہ مجھے مولوی محمد صدیق کے گھرانے کا ایک فرد سمجھتے۔ اُن کی طرف سے مجھے قابلِ قدر سمجھتے ہوئے اکثر اوقات اپنے گھریلو معاملات میں مجھ سے مشورہ فرماتے تھے۔ اور میری رائے اور مشورہ کو بہت صائب اور وقیع سمجھتے تھے۔ حالانکہ آپ ایک تجربہ کار، سن رسیدہ عالم دین تھے۔ ان کو مجھ جیسے بے بضاعت سے مشورہ کی کیا ضرورت تھی؟ تاہم انہوں نے کبھی بھی مجھے اس فرق کو محسوس نہ ہونے دیا۔ بایں طور کہ عمر کے لحاظ سے تو ہم میں بہت زیادہ فرق تھا۔ اور علم کے لحاظ سے تو مجھے ان سے کسی نسبت کا خیال بھی نہ تھا۔ آپ کی رحلت سے ہم سب کو اور بالخصوص اہل جماعت کو یہ صدمہ اور نقصان ہوا وہ ناقابلِ بیان اور ناقابلِ تلافی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو کروٹ کروٹ جنّت نصیب فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ ابوالسلام عبدالرؤف

مڈل۔ شہادۃ تحفیظ القرآن، فاضل درس نظامی۔ فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ۔

امام مسجد محکمہ اوقاف شارجہ (متحدہ عرب امارات)

ولدیت | عبدالحنان بن مولانا حکیم محمد اشرف سندھوؒ

ولادت | ۱۸ جولائی ۱۹۵۶ء بمطابق ۹ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ بروز منگل

مولانا حافظ عبدالرؤف جماعت اہل حدیث کے نامور سپوت، مشہور محقق و مصنف حکیم محمد اشرف سندھوؒ کے پوتے ہیں۔

تعلیم | حافظ صاحب نے مڈل تک رسمی تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۹۷۲ء میں یہ امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں دینی علوم کے حصول کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ۱۹۷۴ء میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ پھر دارالحدیث نارووکی (نتوکی) سے درس نظامی کی کتب پڑھنے کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ یہاں گزارنے کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہوئے اور ۱۹۷۹ء میں یہاں سے شہادۃ ثانویہ حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کا ذوق آپ کو دیار حرم لے گیا جہاں آپ کو ۱۹۸۴ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیۃ الشریعۃ سے اجازۂ عالیہ حاصل کرنے کا شرف نصیب ہوا۔

اساتذہ کرام | پاکستان میں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے اکتساب علم کیا۔

۱۔ مولانا عبدالقیومؒ تلمیذ مولانا نیک محمدؒ ۲۔ حافظ احمد اللہ پھتوی

۳۔ حافظ ثناء اللہ سرہالوی تلمیذ حافظ محمد عبداللہ روپڑی۔ ۴۔ مولانا قدرت اللہ فوق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مولانا علی محمد حنیف السلفی۔ ۶۔ حافظ عبدالستار۔

۷۔ مولانا عبیدالرحمان۔ ۸۔ مولانا عبیداللہ رحمانی۔

مدینۃ الرسولؐ کے اساتذہ کرام :۔

۱۔ شیخ ابوبکر جابر جزائری ۲۔ شیخ احمد مورتیانی ۳۔ شیخ عبدالرؤف اُردنی۔

۴۔ شیخ عبدالکریم مراد سعودی ۵۔ شیخ محمد ادریس سُوڈانی

۷۔ دکتور عاصم تلمیذ المحدث ناصرالدین البانی۔

جناب حافظ صاحب تدریس وتحقیق کا بہت عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔

تصنیف وتالیف آپ نے "مباحث فی الامر" کے نام سے عربی میں ایک کتاب تحریر کی ہے جو ہنوز غیر مطبوع ہے۔ اِن دِنوں محکمہ اوقاف متحدہ عرب امارات کی طرف سے شارجہ کی ایک مسجد میں امامت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمّد خاں

المعروف محمّد عطاء اللہ

مڈل ۔ فاضل درسِ نظامی

اُستاذ دارالحدیث الخیریہ مکّہ مکرمہ سعودی عرب

ولدیت | حافظ خدا بخش۔

ولادت | ۱۹۱۳ء بمطابق ۱۳۳۱ھ بمقام رسُول پور ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

خاندانی تعارف | مولانا کا نام پہلے محمّد خاں تھا۔ بعد میں بدل کر محمّد عطاء اللہ رکھا۔ آپ ہمدانی بلوچ قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ڈیرہ غازی خان میں جام پور کے قریب ایک مشہور بستی رسول پور کے رہنے والے ہیں۔ آپ کا تمام خاندان بریلوی ہے۔

قبولیت مسلک اہلحدیث اور تعلیم | مڈل پاس کرنے کے بعد آپ تلاش حق میں سرگرداں چلتے چلتے ریاست گوالیار میں جماعت اہلحدیث کے مشہور عالم مولانا ابوبکر مرحوم کے ہاں جا پہنچے۔ کچھ عرصہ وہاں زیر تعلیم رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر صراط مستقیم واضح کر دیا۔ اور آپ نے مسلک اہلحدیث اختیار کر لیا۔ اور آپ مدرسہ میاں سید نذیر حسین دہلی آگئے۔ یہاں پر آپ نے مولانا محمّد یونس مرحوم سے کتب حدیث پڑھیں اور سندِ فراغت حاصل کی۔ انہی دنوں آپ نے مدرسہ زبیدیہ دہلی میں بھی کچھ کتابیں پڑھیں۔ کچھ عرصہ مدرسہ محمّدیہ لکھوکے میں بھی زیر تعلیم رہے اور مولانا محمد عطاء اللہ لکھوی کے سامنے زانوئے تلمّذ تہ کیئے۔ آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالحق احمد پُوری شرقیہ مقیم مکّہ مکرّمہ کا نام بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب میں تدریس آپ کی دِلی تمنا تھی کہ مکہ مکرمہ جانے کا موقعہ ملے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش قیام پاکستان سے پہلے ۱۹۴۶ء میں پوری کردی۔ اور آپ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ ادائیگی حج کے بعد آپ ریاض چلے گئے۔ وہاں مفتی اعظم سعودیہ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم مرحوم کے حلقۂ درس میں شریک ہوگئے۔ وہاں آپ کو حصولِ علم کا خوب موقعہ ملا۔ معہد الدعوۃ۔ جو مجدد الدعوۃ امام محمد بن عبدالوہابؒ کے نام پر قائم ہے۔ سے بھی استفادہ کیا۔ اس کے بعد مفتی صاحب موصوف کے ایماء پر آپ کو یمن اور سوریہ میں تبلیغ دین کے لیئے تعینات کر دیا گیا۔ اسی دوران حافظ صاحب کو مختلف مدارس میں تدریس کا موقع بھی ملا۔ ان مدارس میں سے مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں۔ ۱۔ دارالحدیث مدینہ منوّرہ ۲۔ مدرسہ سلفیہ مدینہ منوّرہ

۳۔ نیز خوش قسمتی سے آپ کو مسجد نبویؐ میں بھی وقتاً فوقتاً القاء درس کے مواقع فراہم ہوئے۔

۴۔ دارالمہاجرین مکہ مکرمہ میں بھی تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

۵۔ اس کے بعد مدینہ منوّرہ سے ریاض جاتے ہوئے ایک سو دس کلومیٹر فاصلہ پر مشہور مقام الحناکیہ میں آپ کو سرکاری طور پر مُرشد (مبلغ) مقرر کر دیا گیا۔ یہاں آپ دس بارہ سال تک تبلیغی خدمات بجالاتے رہے۔ سعودیہ کی تمام معروف علمی شخصیات مثلاً مفتی اعظم سعودیہ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز اور فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن حمید مرحوم آپ سے متعارف ہیں۔

دیگر اسفار حافظ محمد عطاء اللہ نے مکہ مکرمہ و مدینہ منوّرہ کے علاوہ یمن۔ دہلی۔ ابوظہبی شارقہ پاکستان کے کئی علمی و تبلیغی دورے کیئے۔

جذبۂ ایمان آپ کو تبلیغِ دین کا بہت ذوق و شوق ہے۔ اور وہ اپنے اس جذبہ میں کسی چیز کو حائل نہیں ہونے دیتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ ایک سرکاری اجتماع منعقدہ ریاض میں موجود تھے۔ وہاں رئیس سعودیہ ملک سعود اور شاہ فیصل مرحوم وغیرہ کی فرم شدہ تصاویر آویزاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھتیس۔ آپ نے جملہ سرکاری افسران کی موجودگی میں اُن تصاویر کو ضائع کر دیا۔ پولیس نے آپ کو گرفتار کر لیا۔ اور استفسار کیا تو جواباً آپ نے کہا کہ شرعی حکم اسی طرح ہے۔ آپ مفتی سعودیہ محمدؐ بن ابراہیم سے تصدیق کر لیں اور اُن سے پوچھ لیں کہ آپ کے شاگرد محمدؐ ہندی نے تصاویر کو توڑا ہے۔ آپ اس کے متعلق حکم فرمائیں۔ جب پولیس افسر نے مفتی اعظم کا نام سُنا تو آپ کو فوراً رہا کر دیا۔ اس وقت آپ کے پاس پاسپورٹ اور اقامہ بھی نہیں تھا۔ اب آپ کے پاس سرکاری شاہی سفارشوں کے بعد بغیر تصویر اقامہ ہے۔ اور شاید پورے سعودیہ میں یہ واحد مثال ہوگی کہ کسی اجنبی کے پاس بلا تصویر اقامہ ہو۔

تلامذہ ویسے تو آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لیکن ان میں سے شیخ عبداللہ بن عقیل رئیس ہیئت الامر بالمعروف والنہی عن المنکر الحنا کیہ زیادہ نمایاں ہیں۔

تصنیف و تالیف تقریر و تدریس کے ساتھ ساتھ آپ کو تحریر و تحقیق میں بھی مہارت حاصل ہے۔ آپ نے ایک رسالہ اعلان الحق من الحق الی الحق ترتیب دیا ہے۔ ان دنوں آپ دار الحدیث خیریہ مکہ مکرمہ میں بطور مدرس خدمات انجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالواحد

بی۔ اے، فاضل درسِ نظامی

اُستاذ جامعہ ستّاریہ کراچی

ولدیت | مولانا عبدالواحد السلفی امیر جماعت غرباء اہلحدیث (بھارت)

ولادت | ۱۹۵۴ء بمطابق ۷۳-۱۹۷۴ھ دہلی (ہندوستان)

خاندانی پس منظر | مولانا عبدالواحد پرانے اہلحدیث اور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے والدِ محترم جماعت غرباء اہلحدیث بھارت کے امیر ہیں جبکہ اسی جماعت کے بانی حضرت مولانا عبدالوہاب ملتانی ثم الدہلوی بھی آپ کے خاندان ہی کے بزرگ تھے۔

حصولِ علم | عصری تعلیم کے لحاظ سے آپ گریجویٹ ہیں۔ دینی تعلیم کے حصول کے لیئے جماعت غرباء اہل حدیث کے اوّلین مدرسہ دارالکتاب والسنّۃ اور پھر مدرسہ دارالسلام کراچی میں زیرِ تعلیم رہے۔

اساتذہ کرام | مولانا نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے اخذِ فیض کیا۔

۱۔ مولانا حافظ محمد حنیف اُداسی۔ ۲۔ مولانا عبدالواحد سلفی (والدِ محترم)

۳۔ مولانا عبدالغفار سلفی مرحوم ۴۔ مولانا عبدالجلیل سامرودی

یاد رہے کہ مولانا حافظ محمد حنیف اُداسی وہی ہیں جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں قاری محمد طیب مرحوم سے مباحثہ کیا تھا۔

تدریسی خدمات | فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ جامعہ ستاریہ کراچی میں مدرس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر ہوتے۔ اور ابھی تک یہیں تحقیق و تدریس میں مصروف عمل ہیں۔

اسفار | سعودیہ کے علاوہ کینیا (افریقہ) کا سفر کر چکے ہیں۔

تلامذہ | ۱۔ مولانا امام الدین ہزاروی ۲۔ مولانا عبدالعظیم ہزاروی۔
۳۔ مولانا محمد خلیق پسروری۔

اولاد | آپ کی اولاد میں صرف ایک بچی ہے۔

مولانا حکیم ابو اسامہ سید عبدالغفار شاہ عتیق

الیف۔ اے، فاضل اردو۔ فاضل عربی۔ فاضل درس نظامی
فاضل وفاق المدارس السلفیہ۔

ولدیت | سید محمد عبداللہ شاہ۔

ولادت | ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء بمطابق ۱۲ صفر ۱۳۸۲ھ منگل۔ راجن پور ڈیرہ غازی خاں۔

خاندانی پس منظر | مولانا ابو اسامہ سید عبدالغفار شاہ عتیق، خواجہ معین الدین چشتیؒ کی پشت میں سے ہیں۔ آپ کا اصل خاندان بریلوی ہے۔ آپ کے والدین نے مسلک اہل حدیث قبول کیا تھا میٹرک کرنے کے بعد آپ دینی علوم کی طرف راغب ہوئے اور مدرسہ عربیہ چوٹی زیریں۔ مدرسہ رحمانیہ خانیوال۔ مدرسہ دارالسلام کراچی۔ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں زیر تعلیم رہے۔ اور مؤخر الذکر جامعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سندِ فراغت حاصل کی ساتھ ہی آپ نے انٹر، فاضل اردو، فاضل عربی اور وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات پاس کیئے۔

اساتذہ کرام مولانا نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے کسب فیض حاصل کیا۔

۱۔ مولانا نذیر احمد ۲۔ مولانا عبدالرحمان رحیمیہ

۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی

۴۔ شیخ عبدالجواد مصری ۵۔ شیخ خلیل الرحمان لکھوی

۶۔ قاری عبدالحکم۔

آپ حال ہی میں جامعہ ابی بکر الاسلامیہ سے فارغ ہوئے ہیں، ابھی تک تدریس شروع نہیں کی۔ ویسے ارادہ یہی رکھتے ہیں۔

اولاد اولاد میں ایک بچہ اسامہ عتیق عبداللہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبداللطیف انبالوی

فاضل درس نظامی۔

خطیب جامع مسجد اہلحدیث چک نمبر ۱۲۰ جنوبی نشتر آباد

تحصیل وضلع سرگودھا۔

ولدیت علی محمد۔

ولادت ۱۹۵۵ء بمطابق ۱۳۷۵ھ چک نمبر ۹۵/۱۵۔ ایل میاں چنوں ملتان

مولانا عبداللطیف انبالوی کے خاندان میں اور دو بزرگ بھی عالم دین ہیں جن میں مولانا محمد حسین شہر عبدالحکیم ضلع ملتان اور مولانا سردار محمد صادق آباد کے ایک نواحی گاؤں میں خطیب ہیں۔ مولانا نے شروع سے آخر تک دینی تعلیم مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث گوجرہ منڈی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حاصل کی۔

اساتذہ آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے کسب فیض کیا۔

۱۔ مولانا محمد یعقوب گوجرہ ۲۔ مولانا عبدالرشید

۳۔ حافظ بشیر احمد "

تکمیل تعلیم کے آپ چک نمبر ۱۲۰/جنوبی نشتر آباد تحصیل وضلع سرگودھا میں مقیم ہیں اور یہاں تدریسی وخطابتی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرزاق

ایم۔ اے (عربی)۔ فاضل درسِ نظامی۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی (سعودی عرب)
سابق اُستاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ،
حال مقیم متحدہ عرب امارات۔

ولدیت عبدالواحد۔

ولادت ۲ ستمبر ۱۹۵۵ء بمطابق ۱۴ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ جمعۃ المبارک۔
بمقام پپناکھا ضلع گوجرانوالہ۔

حصولِ علم مولانا عبدالرزاق نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے کیا۔ دینی تعلیم کے دوران آپ علوم عصریہ بھی پڑھتے رہے۔ اور آپ نے جامعہ سلفیہ سے الشہادۃ العالیہ حاصل کی۔ ادھر پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کا امتحان پاس کر لیا۔

اعلیٰ تعلیم بعد ازاں اعلےٰ تعلیم کے حصول کے لیئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔ اور کلیۃ اللغۃ العربیہ سے شہادۃ التخرج سے سرفراز ہوئے

اساتذہ کرام آپ کو مندرجہ ذیل اساتذہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

۱۔ حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ ۲۔ حضرت مولانا قدرت اللہ فوق
۳۔ شیخ حسن راشد ۴۔ حافظ عبدالستار

تدریس تعلیم سے فراغت کے بعد آپ دو سال تک جامعہ ابی بکر الاسلامیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ ۱۔ مولانا اشفاق احمد لکھوی ۲۔ مولانا شفیق الرحمٰن چھانگا مانگا
۳۔ مولانا غلام مجتبیٰ ۴۔ مولانا عبدالرحیم (مالیبری)
۵۔ مولانا محمد اسماعیل

موجودہ ذمہ داریاں ان دنوں آپ متحدہ عرب امارات میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا عبدالقیوم سلفی

میٹرک۔ فاضل عربی۔ فاضل وفاق المدارس السلفیہ پاکستان
مدرّس گورنمنٹ ہائی سکول
خطیب جامع مسجد اہلحدیث رتہ جھول ضلع سیالکوٹ

ولدیت مولوی عبدالوہاب

ولادت ۲۴ دسمبر ۱۹۳۹ء بمطابق ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۸ھ اتوار

مرجال ضلع سیالکوٹ ——— مولانا عبدالقیوم سلفی، مولوی محمد رمضان کے بھائی ہیں۔ آپ نے مراڑہ سے پرائمری اور مڈل سکول بڑا پنڈ سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ دینی تعلیم کے لیئے پہلے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ اور پھر جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں زیر تعلیم رہے۔ اسی دوران آپ نے وفاق المدارس اور مولوی فاضل کے امتحانات بھی پاس کیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام حضرت مولانا حافظ محمدؒ گوندلوی۔ حضرت مولانا محمدؒ اسماعیل سلفیؒ اور حضرت مولانا محمدؒ عبداللہ گوجرانوالہ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ جامعہ سلفیہ میں ۱۹۶۰ء میں تعطیلات کے دوران حضرت مولانا پروفیسر ابوبکر غزنویؒ بھی حضرت حافظ صاحب سے بخاری شریف پڑھا کرتے تھے۔

ہم سبق معاصر علماء کرام

۱۔ مولانا شمشاد سلفی نارنگ منڈی۔

۲۔ مولانا محمدؒ یوسف ضیاء گوجرانوالہ۔

۳۔ مولانا عبدالرحمٰن الواصل گوجرانوالہ ۴۔ مولانا بشیر الرحمان گوجرانوالہ۔

۵۔ مولانا محمد شریف بدر۔

تحصیل علم کے بعد مولانا ہائی سکول میں مدرس مقرر ہو گئے۔ ساتھ ہی گوجرانوالہ پھر سیالکوٹ کلاسوالہ میں بطور خطیب کام کرتے رہے۔ آج کل رتہ جیٹھوں میں خطیب ہیں۔

تلامذہ آپ کے نمایاں تلامذہ میں مندرجہ ذیل نام آتے ہیں:

۱۔ مولانا محمدؒ نذیر شیبانی رتہ جیٹھوں

۲۔ مولوی محمدؒ خالد " "

۳۔ حافظ عطاء اللہ " "

۴۔ حافظ محمد ادریس " "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاری عبدالسلام عاصم

فاضل عربی۔ فاضل درس نظامی

مدرّس جامعہ نذیریہ قینچی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور۔

وخطیب جامع مسجد اہلحدیث نذیریہ لاہور۔

ولدیت مولوی عبدالرشید۔

ولادت ۱۹۵۵ء بمطابق ۷۴-۱۳۷۵ھ مرجال تحصیل نارووال (سیالکوٹ)

مولانا قاری عبدالسلام عاصم نے پرائمری تک کی تعلیم اپنے مقامی سکول سے حاصل کی۔ دینی تعلیم کے لیئے جامعہ ابراہیمیہ ناصر روڈ سیالکوٹ میں داخل ہوئے۔ پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ بعدازاں درس نظامی کا نصاب مکمّل کیا۔ اور سندالفراغ حاصل کی۔ اس کے ساتھ ہی فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔

تحصیلِ علم کے بعد آپ پہلے جامع مسجد اہلحدیث محلہ معماراں بدّو ملہی ضلع سیالکوٹ اور پھر جامع مسجد اہلحدیث سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے خطیب اور بحرالعلوم الاسلامیہ سمبڑیال کے مدرّس مقرّر ہوئے۔ آج کل جامعہ نذیریہ قینچی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور میں تدریسی اور اسی جگہ جامع مسجد اہلحدیث میں خطابتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

راقم الحروف کے بہترین دوستوں میں سے ہیں۔ ہنس مکھ اور متحرک نوجوان عالمِ دین ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرشید ارشد میانوالوی

فاضل حفظ و تجوید ۔ فاضل علوم اسلامیہ

اُستاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی ۔

ولدیت محمد شفیع خاں ۔

ولادت اپریل ۱۹۵۳ء بمطابق رجب شعبان ۱۳۷۲ھ بستی مائی روشن ضلع میانوالی

حصولِ علم مولانا عبدالرشید ارشد نے مڈل تک کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں ہی میں رہ کر حاصل کی۔ پھر آپ مدرسہ رحیمیہ کلورکوٹ ضلع میانوالی ۔ دارالعلوم کبیر والا ۔ مدرسہ عبیدیہ رحمانیہ ملتان اور مدرسہ بحرالعلوم کلورکوٹ میں رہ کر تحصیل علم کرتے رہے ۔ یہاں آپ نے حافظ سراجدین مولانا عبدالرزاق قریشی و دیگر کئی اساتذہ سے علمی استفادہ کیا ۔ اور حفظ و تجوید کی اسناد حاصل کی ۔ اور درس نظامی کی کچھ کتب پڑھیں ۔ اس وقت تک آپ حنفی المشرب تھے ۔

قبولیت مسلک اہلحدیث ۱۹۸۲ء میں آپ نے چند علماء اہلحدیث کے مولوی فضل احمد دیوبندی سے مناظرے سُنے تو آپ کے خیالات میں تبدیلی پیدا ہوئی اور آپ نے مسلک اہلحدیث کے بارے میں تحقیق و جستجو کرنے کی ٹھانی ۔ اس دوران آپ کی مولانا قاری سلطان حجازی میانوالوی سے ملاقات رہی جنہوں نے آپ کی رہنمائی کی تو بعد از تحقیق مولانا عبدالرشید کو مسلک اہلحدیث اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑا ۔

تدریسی خدمات بعد از قبول مسلک اہلحدیث آپ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں شعبہ تحفیظ القرآن میں اُستاذ ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالمجید

الف اے۔ فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع مسجد اہلحدیث توحید گنج مغلپورہ۔ لاہور

ولدیت محمد شفیع۔

ولادت ۳ نومبر ۱۹۳۱ء بمطابق ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۵۰ھ متکل محلہ ککے زئیاں پسرور ضلع سیالکوٹ۔

تعلیم مولانا عبدالمجید عصری تعلیم کے لحاظ سے الف اے ہیں۔ اس کے ساتھ آپ نے دینی تعلیم کے لیے پرائیویٹ طور پر مختلف چیدہ چیدہ علماء کرام سے استفادہ کیا۔

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا عبدالحق مرحوم پسروری ۲۔ مولانا محمد عبداللہ پسروری ریٹائرڈ عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول پسرور ۳۔ مولانا عبدالرشید نومسلم مجاہد آباد لاہور۔

مصروفیات آپ ۱۹۶۰ء سے خطابت فرما رہے ہیں۔ اور ۱۹۷۵ء سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیے ہوئے ہیں۔ آپ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۳ء تک محلہ بھٹیاں پسرور ضلع سیالکوٹ میں بطور خطیب کام کرتے رہے۔ ۱۹۷۵ء سے اب تک آپ جامع مسجد اہلحدیث توحید گنج مغل پورہ لاہور میں خطابتی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں

مناظرانہ رجحان مولانا عبدالمجید فن مناظرہ میں خوب مہارت اور استحضارِ علمی رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل واقعات سے آپ اُن کے مناظرانہ رجحانات کا اندازہ کر سکیں۔ نیز آپ پر فریقِ مخالف کے دلائل کا بُودا پن واضح ہو جائے گا۔

۱۔ پسرور کے ایک حنفی مولوی بشیر احمد صاحب مرحوم فاضلِ دیوبند نے بیان فرمایا کہ حاملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نکاح ہوسکتا ہے۔ اور انہوں نے موضع ننکلیاں تحصیل بسپور میں ایک حاملہ کا نکاح بھی کر دیا۔ ان مولوی صاحب کی مولانا عبدالمجید سے بات چیت ہوئی۔ آپ نے اس نکاح کو حرام قرار دیا۔ لیکن مولانا مرحوم نے کہا کہ غیر مقلدین میں علم کی کمی ہوئی ہے سطحی نظر سے مسئلہ بناتے ہیں اور اس میں چوک کرتے ہیں۔ جواباً مولانا نے قرآن حکیم کی یہ آیت پیش کی جس میں حاملہ کے نکاح کی ممانعت آئی ہے: واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا" اور جو حمل والیاں ہیں ان کی مدت (عدت) یہ ہے کہ وہ وضع حمل کر لیں۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی فرما دیں گے۔"

مولانا بشیر احمد مرحوم فرمانے لگے کہ یہ اُن عورتوں کے لیے حکم ہے جن کو حمل اپنے خاوندوں کے ہوں۔ جب اُن سے ناجائز تعلقات کی بنا پر اس طرح سے نکاح کرنے کے بارے میں یہ پوچھا گیا کہ جس عورت کے کسی آدمی سے ناجائز تعلقات ہوں اور اس سے حاملہ ہو تو کیا اس حالت میں اُس سے نکاح ہوسکتا ہے؟ کتاب وسنّت کی روشنی میں جواب دیں تو مولانا اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

۲۔ ایک دفعہ انہی مولانا بشیر احمد مرحوم کے ساتھ آپ کی مسئلہ تراویح پر بات چیت ہوئی تو انہوں نے وفور غیظ وغضب میں کہا میں دُعا کرتا ہوں کہ میری نسل میں قیامت تک کوئی غیر مقلّد پیدا نہ ہو۔ مولانا عبدالمجید کہنے لگے کہ آپ کو تقلید مبارک ہو، رمضان کے مہینہ میں اس قدر نفرت آمیز تقریر و دُعا کرنے پر آپ کو کتنا بڑا اجر و ثواب ملے گا۔ اور جن لوگوں سے آپ کو اتنی نفرت ہے۔ ان میں سے ایک مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی بھی تھے جنہیں آپ کے پیر و مرشد حضرت الشیخ مولانا احمد علی لاہوریؒ کے داماد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ کیا آپ اسے والطیّبٰت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

للطیّبین والطیّبون للطیّبات کا مصداق نہیں سمجھتے۔ اِس پر بھی مولانا نے کوئی جواب دینے کی ہمّت نہ کی۔

۳۔ ایک دن مولانا عبدالمجید، مولانا البشیر احمد صاحب کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے اُن سے مسئلہ پُوچھا کہ کیا ایک رکعت وتر پڑھنا جائز ہے۔ نیز غیر مقلّدین حضرات کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں۔ حنفی مولانا کے جواب یہ تھے:

۱۔ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں۔

۲۔ غیر مقلّدین کے پیچھے گرمیوں میں نماز ہو جاتی ہے اور سردیوں میں نہیں ہوتی۔

مولانا عبدالمجید نے ایک رکعت وتر کی حدیثِ رسولؐ پیش کی۔ اور سردیوں میں غیر مقلّدین کے پیچھے نماز نہ ہو سکنے کی وجہ پوچھی۔ حضرت فرمانے لگے کہ آپ سردیوں میں جرابوں پر مسح کرتے ہیں، اس طرح سے آپ کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ جو وضو نہیں تو نماز نہیں، جو آپ کی نماز نہیں، تو مقتدیوں کی نماز بھی نہیں۔ آپ نے کہا کہ ابوداؤد کی روایت ہے کہ "نبی اکرم صلّے اللہ علیہ وسلم نے جوتوں سمیت جرابوں پر مسح کیا"۔ مولوی صاحب کہنے لگے۔ وہ جرابیں اس طرح کی نہیں تھیں آپ نے کہا مولانا وہ لوگ کھڈّی پر یا دستی جرابیں بُنتے تھے جن کے سُوراخ اچھی طرح بند نہیں ہوتے تھے۔ جب اُن کا وضو ہو جاتا تھا، تو مشین پر بُنی جانے والی جرابوں پر مسح کرنے سے بدرجۂ اُولیٰ وضو ہو جاتا ہے۔

مولانا برہم ہو گئے اور کہا کہ اس جھگڑالُو شخص کو مسجد سے نکال دو۔

۴۔ مولانا محمد شفیع چچازاد برادر مولانا محمد صدیق نے مسجد اہلحدیث نیو سول لائن سرگودھا میں دورانِ درس فرمایا کہ نبی اکرم صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند سے بلاعذر شرعی طلاق طلب کرے تو اس پر جنّت کی خوشبو حرام ہے۔ انہوں نے اس پر قیاس کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مزید فرمایا کہ اس طرح اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو بلا عذرِ شرعی طلاق دے گا تو وہ بھی اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔

اس درس میں مولانا عبدالمجید موجود تھے۔ درس کے بعد آپ نے اُن سے کہا کہ عورت کا مسئلہ تو درست ہے مگر مرد کے لیئے آپ نے جو وہی حکم لگایا ہے اس کی قرآن وحدیث سے تائید درکار ہے۔ اس پر مولانا محمد شفیع لاجواب ہوگئے۔ بعد میں مولانا محمد صدیق نے بھی مولانا عبدالمجید کی تائید کی۔

۵۔ ایک دفعہ آپ بسلسلہ تبلیغ موضع قادر پور چک نمبر ۳۱ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا گئے ہوئے تھے۔ یہاں مولانا محمد اسماعیل پشاوری امام تھے۔ مغرب کی نماز میں جب مولانا عبدالمجید نے آمین بالجہر کہی اور رفع الیدین کیا تو مولوی پشاوری صاحب فرمانے لگے کہ آپ کی نماز نہیں ہوئی۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ آپ نے امام کی صحیح اقتداء نہیں کی۔ آمین امام نے منہ میں کہی، آپ نے بالجہر۔ امام نے رفع الیدین نہیں کیا۔ جبکہ آپ نے یہ کیا ہے۔ جواباً مولانا نے کہا کہ پھر تو آپ کے دیگر مقتدیوں کی بھی نماز نہیں ہوئی کہ انہوں نے آپ کی اقتداء میں، سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی جبکہ بحیثیت امام آپ نے پڑھی ہوگی۔ لہٰذا جو الزام مجھ پہ عاید ہوتا ہے وہ تو آپ کے مقتدیوں پر بھی عائد ہوتا ہے۔ مولانا پشاوری کہنے لگے یہ اور بات ہے۔ تمام نمازیوں نے مولانا عبدالمجید کے موقف کو درست مان لیا

۶۔ ۱۹۶۳ء میں آپ برتنوں کا ٹرک لے کر سکھر گئے۔ وہاں آپ کو ایک دیوبندی مولوی صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ نماز کے بعد ملّی کے "جوڑھے" کا تذکرہ چل پڑا۔ وہ مولوی صاحب فرمانے لگے کہ یہ مکروہ ہے۔ مولانا نے پوچھا کہ حضرت صاحب مکروہ کیا ہے جواب ندارد۔ آپ نے کہا کہ قرآن کی اصطلاح میں مکروہ حرام ہوتا ہے۔ رہا معاملہ آپ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ کا تو اُس کا مقابلہ حدیث مُبارک سے نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے:

قال فی الھرۃ لیست بنجس ھی من الطوافین علیکم

مولوی صاحب کو کوئی جواب بن نہ پڑا۔ ان واقعات کے علاوہ آپ کے اور بھی کئی واقعات ہیں جن سے آپ کی ذکاوت و ذہانت کا پتہ مِلتا ہے۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا۔ ۵ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعہ آپ نے سرگودھا میں نکاح ثانی کیا۔

مولانا عطاءُ اللہ طارق

فاضل درسِ نظامی

ولدیت | احمد دین۔

ولادت | ۱۹۴۶ء بمطابق ۱۳۶۵ھ امرتسر (بھارت)

تعلیم | جماعت ہفتم تک پڑھنے کے بعد انہوں نے دینی تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دی اور مختلف اوقات میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد، مسجد قدس لاہور اور جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں زیرِ تعلیم رہے۔

اساتذہ کرام | مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی۔ قاری عبداللطیف وہاڑی۔ حافظ عبدالغفور جہلمی۔ مولانا محمد عبدہٗ اور مولانا محمد عبداللہ چھتوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے۔ درسِ نظامی کے فارغ التحصیل ہیں۔ انداز فکر تحقیقی ہے۔

دینی خدمات | تقریر و تحریر کے ساتھ ساتھ مناظرہ کی طرف بھی میلان ہے۔ عرصہ سولہ سال سے تدریسی و خطابتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات و تالیفات "مواعظِ طارق" کے نام سے چار حصوں پر مشتمل کتاب چھپ چکی ہے۔ اس کے علاوہ اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر بارہ مدلل چھوٹی چھوٹی کتابیں اور پمفلٹ لکھ چکے ہیں۔

موجودہ مصروفیات قاری عبداللطیف وہاڑی کی سرپرستی میں کام کر رہے ہیں ۱۹۷۶ء میں انہوں نے جمعیت شبان اہلحدیث علماء ملتان ڈویژن قائم کی تھی جو لوجہ اللہ قرآن و حدیث کی اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ ۲۵ سے زائد شبان علماء اہلحدیث اس جمعیت کے رکن ہیں۔ (نوٹ، قاری عبداللطیف بتاریخ ۱۶ ــــ ــــ ــــ ؟ وفات پا گئے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالخالق اسداللہ طور حصاری

فاضل درسِ نظامی

خطیب و ناظم جامع مسجد اہلحدیث چک ۵۵ ج ب موہلیانوالہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

ناظم مدرسہ و صدر مدرس ریاض القرآن والحدیث چک ۵۵ ج ب موہلیانوالہ تحصیل سمندری۔

ولدیت فضل الدین بن محمد سلیمان۔

ولادت ۱۹۳۹ء بمطابق ۱۳۵۸ھ موضع سنگھر سرشتے والا تحصیل سرسہ ضلع حصار (بھارت)

تعلیم مولانا عبدالخالق نے پرائمری تک رسمی تعلیم اپنے گاؤں کے پرائمری سکول سے حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد دینی تعلیم کے لیے مختلف اوقات میں مختلف دینی اداروں میں زیرِ تعلیم رہے جن میں سے مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ دارالعلوم تعلیم الاسلام چک ۴۹۳ گ ب اوڈانوالہ

۲۔ جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور

۳۔ دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد۔ ۴ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

مؤخرالذکر جامعہ سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام مولانا طور نے بہت سے اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا جن میں سے معروف اساتذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صوفی محمد عبداللہ ؒ ماموں کانجن ۲۔ پیر محمد یعقوب قریشی

۳۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی ؒ ۴۔ مولانا محمد عبداللہ دارالقرآن فیصل آباد۔

۵۔ مولانا حافظ احمداللہ چھتوی فیروزپوری ۶۔ مولانا پروفیسر غلام احمد حریری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالوی۔ ۸۔ مولانا جمعہ خاں (حنفی)۔

۹۔ مولانا شفیق الرحمان لکھوی۔

قبولیت مسلک اہلحدیث و دینی خدمات

مولانا طور پہلے حنفی المسلک تھے۔ ۱۹۵۳ء میں انہوں نے مسلک اہلحدیث اختیار کیا۔ ۱۹۶۲ء سے چک ۵۵ گ ب ضلع فیصل آباد کی جامع مسجد اہلحدیث میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ساتھ ہی نماز فجر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ جاری ہے۔

۱۹۶۵ء میں اسی چک میں انہوں نے ایک مدرسہ "مدرسہ ریاض القرآن والحدیث" قائم کیا یہ مدرسہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہے اور مدرسہ کی انتظامیہ کے سولہ ارکان ہیں۔ جو انتہائی محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ مدرسہ کی جدید عمارت کے لیے اڈہ لیاقت چوک میں ۲۴ مرلے سفیدہ جگہ خرید لی گئی ہے۔

تصنیف و تالیف

مولانا عبدالخالق خطابت کے ساتھ ساتھ تحریر کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب "فتاویٰ رحمان" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عطاء اللہ ساجد

ایم اے۔ فاضل درس نظامی۔ خریج کلیۃ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ۔
اُستاذ جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی۔

ولدیت | محمد شفیع۔

ولادت | ۲ جولائی ۱۹۴۹ء بمطابق ۵ رمضان ۱۳۶۸ھ بروز ہفتہ لاہور۔

خاندانی پس منظر | مولانا عطاء اللہ ساجد کے آباؤ اجداد کا مسکن ہندوستان کی ریاست پٹیالہ میں تھا۔ آپ کے والد مکرم موضع نعمت پور تحصیل راج پورہ میں رہتے تھے۔ قیام پاکستان پر ہجرت کرکے پاکستان چلے آئے۔ کچھ عرصہ لاہور میں رہے۔ یہیں مولانا عطاء اللہ ساجد کی پیدائش ہوئی اس کے بعد وہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں موضع چیلیکے میں منتقل ہو گئے۔ اور مولانا ساجد کے نانا مرحوم (جناب عبدالرحمان) کامونکے ضلع گوجرانوالہ میں قیام پذیر ہوئے۔

تعلیم | آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے نانا مرحوم اور محترمہ نانی جان سے حاصل کی۔ انہیں سے قرآن مجید پڑھا۔ پھر سکول کی تعلیم شروع ہو گئی۔ ایم بی ہائی سکول (موجودہ گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول) کامونکے سے میٹرک کیا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ سے بی اے کیا۔ اس کے بعد دینی تعلیم شروع کی اور ۱۳۹۰ھ تا ۱۳۹۲ھ کا عرصہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں زیر تعلیم رہے پھر ۹۲-۱۳۹۳ھ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور ۱۳۹۳ھ تا ۱۳۹۵ھ کا زمانہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں پڑھتے رہے۔ اور یہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۳۹۶ھ میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیۃ الحدیث میں آپ کو داخلہ مل گیا تو اس طرح سے آپ نے ۱۳۹۶ھ تا ۱۴۰۰ھ کا عرصہ کلیۃ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی علمی فضا میں علمی استفادہ میں گزارا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعدازاں ۱۹۸۲ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم اے کیا۔

اساتذہ کرام

۱۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ : مولانا عبدالحمید ہزاروی ۔ حافظ عبدالسلام بھٹوی
حافظ عبدالمنان نورپوری ۔ مولانا محمد رفیق
شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد گوندلوی ؒ

۲۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ :۔ حضرت مولانا ابوالبرکات احمد ۔ مولانا محمد اعظم

۳۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد :۔ مولانا سلطان محمود ۔ حافظ عبدالسلام کیلانی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)
مولانا محمد عبدہٗ الفلاح ۔ مولانا عبدالرحمان دھرم کوٹی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)
مولانا قدرت اللہ فوق ۔ حافظ ثناء اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی)
شیخ امان علی جامی ۔ عمیہ کلیۃ الحدیث مدینہ یونیورسٹی)
الشیخ علی مرشد القائد۔

۴۔ مدینہ یونیورسٹی :۔ مولانا عبدالغفار حسن ۔ الشیخ اکرم کمال عمری ۔ الدکتور محمود احمد میرہ
الدکتور عبدالمنعم السید نجم ۔ الشیخ ابراہیم محمد سرسیق ۔
الشیخ عبدالفتاح عاشور ۔ الدکتور ضیاء الرحمان الاعظمی

موجودہ مصروفیت فراغت کے بعد یعنی ۱۹۸۰ء (۱۴۰۰ھ) سے جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالستّار حنیف

فاضل درسِ نظامی۔ چک ۱۸۶/۷۔آر تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر
اُستاذ مدرسہ تعلیم الاسلام کچھی والا ضلع بہاولنگر

ولدیت محمد ابراہیم بن رحمت اللہ بن کرم الدین۔

ولادت ۲ فروری ۱۹۲۶ء بمطابق ۲۱ شعبان ۱۳۴۷ھ بروز ہفتہ۔ چک ۱۷
احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور۔

تعلیم مولانا عبدالستار حنیف نے اپنی دنیاوی تعلیم کا آغاز لوئر مڈل سکول بمقام علی وال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے کیا۔ علی وال آپ کا ننھیالی گاؤں تھا جب آپ چھٹی جماعت کے طالب علم تھے تو برطانیہ اور جرمن ایک دوسرے کے ساتھ برسرِ پیکار تھے ان کے والد چک ۱۸۶/۷۔آر میں فوت ہو گئے۔ بوقت وفات انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ عبدالستار کو مدرسہ میں داخل کروا دینا۔ مولانا ہدایت اللہ بٹالوی آپ کے خاندان میں بزرگ تھے۔ مولانا عبدالستار ان کے پاس حصولِ علم کے لیئے چلے گئے۔ تین سال پڑھنے کے بعد، پڑھنے سے انکار کر بیٹھے۔ دو سال تک زمینداری کی۔ لیکن پھر جلد ہی اکتسابِ علم کی طرف راغب ہوئے اور خاندانی مخالفت کے باوجود مدرسہ دارالسّلام محلہ قاضی موری بٹالہ ضلع گورداسپور، مدرسہ رحمانیہ دہلی اور قیام پاکستان کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور میں زیرِ تعلیم رہے۔ اور آخر میں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے آخری کتابیں پڑھیں۔ اور فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا ہدایت اللہ بٹالویؒ ۲۔ مولانا عبدالقادر ندوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مولانا محمد اسحاق چیمہ ۔۔۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالوی

۵۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف لاہور ۶۔ پروفیسر مولانا حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری

۷۔ مولانا شمس الحق ، ملتان ۸۔ مولانا محمد صادق خلیل ۔

۹۔ مولانا محمد یعقوب ملہوی ۱۰۔ پیر محمد یعقوب قریشی جہلمی

۱۱۔ مولانا عبدالصمد اوڈانوالہ ۱۲۔ مولانا محمد عبدہ

۱۳۔ حضرت مولانا ابوالبرکات احمد گوجرانوالہ ۱۴۔ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رح

دینی خدمات تحصیل علم کے بعد مولانا عبدالستار نے چار سال تک مڈل سکول میں ملازمت کی۔ آٹھ سال چک نمبر ۱۸۶/۷۔ آر میں خطیب رہے۔ ۹ سال مدرسہ ضیاء القرآن و الحدیث منڈی چشتیاں ضلع بہاولپور میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ دو سال چک نمبر ۵۷۔ یزمان میں خطبہ جمعہ دینے پر مامور رہے۔ آٹھ سال مدرسہ جامعہ محمدیہ فقیروالی ضلع بہاولنگر میں مسند درس و تدریس پر فائز رہے۔ اب ایک سال سے مدرسہ تعلیم الاسلام کچھی والا ضلع بہاولنگر میں استاذ ہیں۔ مولانا عبدالستار اب تک پانچ مرتبہ صحاح ستہ پڑھا چکے ہیں۔

تلامذہ آپ کے ارشد تلامذہ میں سے مندرجہ ذیل زیادہ معروف ہیں۔

۱۔ پروفیسر مولانا عبدالرؤف ظفر جامعہ اسلامیہ بہاولپور ۲۔ پروفیسر حافظ عبدالستار زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ۳۔ پروفیسر مولانا عبدالمجید گورنمنٹ کالج چشتیاں ۴۔ پروفیسر محمد یونس گورنمنٹ کالج رسول ضلع گجرات ۵۔ مولوی عبدالرحیم مدرس مدرسہ ضیاء القرآن والحدیث چشتیاں ۶۔ مولوی محمد اسلم مدرس جامعہ محمدیہ گوٹھ سلطان سندھ ـــــ مولانا عبدالستار حنیف اعلیٰ درجہ کے مدرس ہیں تدریس کی جانب طبعی میلان ہے۔ رات دن کتب پڑھانے سے نہیں اکتاتے۔ یہی وجہ ہے کہ تازیست ۲

۲ تعلیم و تدریس ہی کی نیت رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالعزیز

میٹرک۔ تخصص فی الحدیث والتفسیر (جامعہ سلامیہ بہاولپور)

اُستاذ دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد

ولدیت حضرت مولانا حافظ احمداللہ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

ولادت ۱۵ فروری ۱۹۴۳ء بمطابق ۱۰ صفر المظفر ۱۳۶۲ھ بروز پیر لوڈھی مال ضلع فیروز پور۔ ہندوستان۔

خاندانی پس منظر مولانا عبدالعزیز ایک معروف علمی و دینی گھرانے کے فاضل عالم دین ہیں۔ آپ کے خاندان میں سے بہت سے بزرگ درس و تدریس اور خدمت دین سے وابستہ ہیں جس کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ شیخ الحدیث حافظ عبدالکبیر	حقیقی بھائی مدرس جامعہ محمدیہ شیخوپورہ۔
۲۔ حافظ عبدالعلیم	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۳۔ مولانا رضی اللہ	مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور
۴۔ مولانا محمد امین	چچازاد بھائی دارالعلوم تعلیم الاسلام مامُوں کانجن
۵۔ حافظ محمد عبداللہ	شیخ الحدیث کمیانہ تاندلیانوالہ

۶۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امجد۔ ناظم تعلیمات جمعیت اہل حدیث پاکستان۔

تعلیم مولانا میٹرک کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور مختلف اوقات میں دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد۔ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں پڑھتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اجلّ اساتذہ کرام سے علمی اکتساب کیا۔

۱۔ حضرت العلّام مولانا حافظ محمد گوندلوی ؒ ۲۔ حضرت مولانا محمدؐ عبدہٗ (والد گرامی حافظ احمد صاحب)

۳۔ مولانا محمدؐ عبداللہ وَیرووالوی ۴۔ شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد گوجرانوالہ۔

۵۔ شیخ الحدیث مولانا محمدؐ عبداللہ امجد ۶۔ مرلانا معاذالرحمٰن چارسدہ۔

درس وتدریس تعلیم سے فراغت کے بعد آپ مندرجہ ذیل دینی مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۔ دارالقرآن والحدیث فیصل آباد ۷ سال، ۲۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد ۵ سال

۳۔ دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن ۲ سال، ۴۔ جامعہ محمدیہ شیخوپورہ ۲ سال

۵۔ دارالقرآن والحدیث فیصل آباد (دوبارہ) ایک سال۔

تلامذہ مولانا عبدالعزیز کے تلامذہ کی فہرست کافی طویل ہے چند معروف تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حافظ عبدالعلیم فاضل مدینہ یونیورسٹی مدرّس دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن

۲۔ مولانا عبدالغفور ملتانی 〃 〃 مدرّس لاہور

۳۔ مولانا عبدالباری مدرّس تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی۔

۴۔ حافظ شفیق الرحمان مدرّس راولپنڈی۔

۵۔ حافظ محمدؐ اسلم متعلّم جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ۔

تصنیفات وتالیفات آپ نے تقریری وتدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ تحریری میدان میں بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اب تک مندرجہ ذیل تحریری کام کیے ہیں۔

۱۔ الجرح والتعدیل ۲۔ الناسخ والمنسوخ ۳۔ الفیہ کی شرح غیر مطبوعہ ۴۔ شرح شذورالذہب ——— ؟

اولاد: آپ کا ایک بیٹا اور چار بچیاں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابو نعیم عبدالرحیم

میٹرک۔ فاضل درسِ نظامی۔

گوٹھ ملیار خاں خاص خیلی تعلقہ کوٹ ڈیجی۔

مدرسہ بدرالہدیٰ محمدی اہلحدیث ضلع خیرپور میرس۔

ولدیت | مولوی محمد عبداللہ۔

ولادت | ۱۹۱۷ء بمطابق ۱۳۳۵ھ مالنہرہ۔ ہزارہ ڈویژن شمال مغربی سرحدی صوبہ

مولانا ابو نعیم عبدالرحیم دارالکتاب والسنۃ دہلی ہندوستان کے فارغ التحصیل ہیں۔

اساتذہ کرام | انہوں نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے اکتساب علم کیا ہے۔

۱۔ مولانا عبدالوہاب ؒ ۲۔ مولوی عبدالجلیل جھنگوی۔

۳۔ مولانا عبدالحلیم شاہ جھنگوی ۴۔ مولانا جلال الدین فیروزپوری

۵۔ حافظ محمد عبداللہ لاڑکانہ ۶۔ مولانا عبدالشکور سندھی خاص خیلی

کافی عرصہ سے سندھ میں مقیم ہیں۔ اس لیئے زیادہ تر سندھی زبان میں تقریر فرماتے ہیں۔ پنجاب میں بھی بغرضِ تبلیغ آتے رہتے ہیں۔ ان دنوں مدرسہ بدرالہدیٰ محمدی مسجد اہلحدیث ضلع خیرپور میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالحق کمیانہ

فاضل علوم اسلامیہ ـــ چک ۴۰۵ علاقہ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

ولدیت میاں محمد الدین۔

ولادت ۱۹۲۳ء بمطابق ۱۳۴۱-۴۰ھ چک نمبر ۴۰۳ کمیانہ۔

مولانا عبدالحق کے والد میاں محمد الدین چک مذکورہ کے نمبردار ہیں۔

تعلیم اپنے آبائی گاؤں سے پرائمری پاس کی۔ اور مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو طور۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ مولانا پیر محمد یعقوب قریشی سے خصوصی شرف تلمذ حاصل ہے۔

مولانا عبدالحق حج بیت اللہ اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔

دینی خدمات آپ کامیاب مقرر اور خطیب ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کئی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ آپ کے والد صاحب نے اپنے گھروں کے متصل ہی ایک قطعہ زمین وقف کیا تھا جس میں مسجد تعمیر کی گئی ہے اور مدرسہ رحمانیہ حفظ القرآن جاری ہے۔ مسجد کا بیرونی صدر دروازہ قابل دید ہے۔ مدرسہ میں ایک سو طلباء کی رہائش کے لیئے کمرے تعمیر کیئے گئے ہیں۔ یہ تمام پروگرام مولانا عبدالحق کی زیر نگرانی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالحمید

فاضل درسِ نظامی ــ اُستاذ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ۔

ولدیت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ بن مولانا میاں امام الدین رحمہ اللہ۔

ولادت ۱۹۳۵ء مطابق ۵۳۔۱۳۵۴ھ موضع مکول تحصیل وضلع ایبٹ آباد۔

تعلیم مولانا عبدالحمید کے والدِ محترم اور دادا جان عالمِ دین تھے۔ اسی وجہ سے آپ کا رجحان بھی شروع ہی سے دینی تعلیم کی طرف تھا۔

لہٰذا آپ نے دارالعلوم تعلیم الاسلام اوڈانوالہ فیصل آباد میں زیرِ تعلیم رہ کر تکمیل کی اور سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے اکتسابِ علم کیا۔

۱۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف۔

۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی۔

۳۔ حضرت مولانا پیر محمد یعقوب قریشی۔

۴۔ مولانا محمد صادق خلیل ۵۔ مولانا محمد اسحاق چیمہ

کشمیر میں ۱۹۴۸ء میں بغرضِ جہاد آپ آزاد کشمیر میں مقیم تھے۔ حصولِ تعلیم کے بعد

تدریس ۱۹۵۱ء میں آپ درس وتدریس میں مصروف ہوگئے اور اب تک جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں دینی علوم کی تدریس وافتاء کے منصب پر فائز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبدالحمید عامر

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی۔
خطیب جامع مسجد اہلِ حدیث جہلم
مدرس و ناظم جامعہ علوم اثریہ جہلم

ولدیت مولانا حافظ عبدالغفور بن محمد اسماعیل۔

ولادت ۶ ستمبر ۱۹۵۶ء بمطابق ۳۰ محرم ۱۳۷۶ھ بروز جمعرات تاندلیانوالہ (فیصل آباد)

تعارف مولانا حافظ عبدالحمید عامر حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رئیس جامعہ العلوم الاثریہ جہلم و امیر جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب کے صاحبزادے ہیں۔ انتہائی فعّال اور متحرک نوجوان عالمِ دین ہیں۔ اپنے والد صاحب کی حیات کے زمانے ہی سے خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

تعلیم مولانا حافظ عبدالحمید عامر نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت حافظ عبدالغفور کے زیرِ سایہ مدرسہ دارالحدیث جہلم میں حاصل کی۔ بعد ازاں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ اور جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ فیصل آباد میں زیرِ تعلیم رہے۔ اور اسنادِ فراغت حاصل کیں۔

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے کسبِ فیض کیا۔

۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد ۲۔ مولانا محمد اعظم
۳۔ مولانا عبدالحمید ہزاروی ۴۔ حافظ محمد الیاس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ دینی تعلیم | یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیئے آپ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔ اور کلیہ شریعہ سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اسفار | آپ نے سعودی عرب، مصر اور برطانیہ کے مختلف تبلیغی اور دینی دورے کیئے۔

تدریس | وطن واپسی پر آپ کو جامع العلوم الاثریہ میں اُستاذ اور نگران امتحانات مقرر کر دیا گیا۔ اور اب تک اسی خدمت پر مامور ہیں۔

تصنیف و تالیف | آپ نے کانگرس لائبریری واشنگٹن میں موجود مخطوطہ المسرّۃ و البشارۃ فی السلطنۃ والوزارۃ للمرعی کی تحقیق کی۔ ہنوز یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابو حمزہ عبدالحمید امری

فاضل درسِ نظامی ۔ شہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ

(وفاق المدارس السلفیہ) ۔ فاضل عربی

ولدیت الحاج مولانا عبدالکریم محمدی ۔

ولادت ۳ نومبر ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۴ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ بروز پیر بستی بڈانی مولویاں تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ ۔

تعلیم مولانا ابو حمزہ نے دینی تعلیم دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیر والا ضلع ملتان ۔ دارالحدیث رحمانیہ کراچی اور دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور سے حاصل کی ۔

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود ۲۔ مولانا اللہ یار

۳۔ حافظ عبدالرشید گوہڑوی ۴۔ مولانا محمد عبداللہ فیصل آبادی ؒ

۵۔ مولانا محمد عبدہٗ ۔ ۶۔ شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق ۔

ان اساتذہ سے کسب فیض کرتے ہوئے آپ نے فاضل عربی اور وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات بھی پاس کیے ۔

تدریس تحصیل علم کے بعد آپ کچھ عرصہ تقویۃ الاسلام میں بطور مدرس کام کرتے رہے اور پھر چار سال تک مدرسہ دارالرشاد درگاہ شریف سندھ میں مسند تدریس پہ فائز رہے ۔

تلامذہ ۱۔ مولانا محمد عبداللہ سندھی تھرپارکر ۲۔ مولانا مولا بخش محمدی میرپور سندھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ محمد یٰسین شاہ راشدی
۴۔ محمد راشد شاہ راشدی
۵۔ محمد قاسم شاہ راشدی
} ابناء پیر محب اللہ شاہ راشدی

۶۔ مولا بخش سکرمنڈ

مولانا ابو حمزہ تدریس کے علاوہ تحریر و تحقیق میں بھی مہارت رکھتے ہیں اور تحریری و تحقیقی کام بڑی تندہی سے کر رہے ہیں۔

تصانیف و تالیفات

۱۔ ارشاد الطالب المتفطن الی مافی التذکرہ فی علوم الحدیث لابن الملقن (عربی)

۲۔ ارشاد العباد الی تخریج احادیث خلق افعال العباد (عربی)

۳۔ الویل لمن حرم الخیل (اردو)

۴۔ تحقیق مسند عبد بن حمید (عربی)

ان کے علاوہ آپ نے متعدد عربی رسائل کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا علی محمدؒ

فاضل درس نظامی

کلیانوالہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

ولدیت حسن محمد گوندل مرحوم۔

ولادت ۱۹۰۱ء بمطابق ۱۸ - ۱۳۱۹ھ لسوڑی کلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

تعلیم و اساتذہ مولانا علی محمدؒ نے پرائمری پاس کرنے کے بعد مولوی عبدالستار حنفی سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا۔ ۱۹۲۲ء میں حافظ آباد آئے اور مولانا علم الدین مرحوم ونیؒ والے سے ترجمہ قرآن مجید اور صرف و نحو کے اسباق پڑھے۔

مولانا علم الدین خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث حافظ آباد اور کچھ دن ڈھوکی ساہیاں ضلع گجرات کے مولوی اللہ بخش سے بھی کسب فیض کیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ مولانا علم الدین۔ مولانا فضل الرحمان کلیم۔ مولانا محمد یٰسین جھوہر انوالہ۔ مولانا مشتاق احمد ملتانی مولانا عبدالکریم حافظ آبادی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے اور دارالحدیث محمدیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔

دینی و ملی خدمات آپ نے ۱۹۲۸ء میں تحریک احرار میں بہت کام کیا۔ وزیر آباد سے گرفتار ہوئے اور تین ماہ تک فیروز پور جیل میں قید رہے۔ کلیانوالہ تحصیل حافظ آباد میں اپنے ہاتھ سے جامع مسجد اہل حدیث کی بنیاد رکھی۔ مولانا علی محمد تحقیقی ذوق رکھتے ہیں۔ حسب ضرورت نادر کتب پر مشتمل کتب خانہ گھر پر موجود ہے۔ آپ کو مخالفین کی کتب کے بہت سے حوالہ جات مستحضر ہیں۔ بہت سے لوگ آپ سے استفادہ کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا صوفی علی محمدؐ خیالوی

فاضل علوم اسلامیہ۔

خطیب جامع مسجد اہلحدیث جھوک خیال چک ۳۹۲ تاندلیانوالہ فیصل آباد

ولدیت میاں غوث محمدؐ سابق خطیب و امام جھوک کھرلاں چک ۴۴۳ نزد فیصل آباد۔

ولادت ۱۹۰۸ء بمطابق ۲۵-۱۳۲۶ھ۔

تعلیم مولانا صوفی علی محمد صوفی اور ذکر و عبادت سے خصوصاً لگاؤ رکھنے والے عالم دین ہیں۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ متعدد دینی مدارس میں زیر تعلیم رہے۔

جن میں سے مدرسہ تعلیم القرآن فیصل آباد زیادہ نمایاں ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے مولانا محمدؐ اسماعیل خیالوی سے بھی اکتساب علم کیا۔ آپ پہلے حنفی تھے۔ بعدازاں حنفیت کو خیرباد کہا اور اہل حدیث گاؤں چک ۳۹۲ میں آباد ہوئے

دینی خدمات آپ کے بہت سے تلامذہ نے آپ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ان دنوں آپ چک ۳۹۲ کی جامع مسجد اہلحدیث میں خطیب ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عطاء الرحمٰن اشرف

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی

خطیب جامع مسجد اہلحدیث مجید پورہ سیالکوٹ

نائب شیخ الحدیث و شیخ الادب جامعہ ابراہیمیہ ناصر روڈ سیالکوٹ

ولدیت مولانا امام الدین۔

ولادت ۱۸ فروری ۱۹۳۸ء بمطابق ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ موضع بُرج آرائیاں بروز جمعۃ المبارک تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مولانا عطاء الرحمٰن اشرف کے والد ماجد، برادرِ بزرگ مولانا ثناء اللہ اور ایک بھتیجا مولانا ذکاء اللہ بھی اہلحدیث علماء میں شمار ہوتے ہیں۔

تعلیم و تربیت مولانا نے عصری تعلیم دسویں جماعت تک حاصل کی۔ دینی رجحان رکھنے کی بنا پر جب یہ سلسلہ تعلیم منقطع ہوا تو اگست ۱۹۵۲ء میں مدرسہ منانیہ حضرت حافظ عبدالمنان وزیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں پڑھنا شروع کیا۔ یہاں آپ نے مولانا محمد عبداللہ مظفرگڑھی (حال خطیب جامع مسجد اہلحدیث چک بازار راولپنڈی صدر) سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں جب مولانا مظفرگڑھی گرفتار کر لیے گئے تو آپ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ چلے آئے۔ یہاں آپ نے مندرجہ ذیل فاضل اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد مدظلہ

۲۔ مولانا محمد نذیر مرحوم کھوکھر کی گوجرانوالہ ۳۔ مولانا محمد عبداللہ مرحوم میرپور

۴۔ مولانا عبدالخالق ۵۔ مولانا حافظ خواجہ محمد قاسم گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مولانا امان اللہ خاں دیوبندی گوجرانوالہ

یہاں آپ نے ادیب عربی کی تیاری کی اور حضرت العلّام حافظ محمد گوندلویؒ سے قطف الازہار پڑھی حالانکہ انہوں نے کبھی ایسی چھوٹی چھوٹی کتب نہیں پڑھائی تھیں۔ کچھ عرصہ یہاں زیرِ تعلیم رہ کر آپ نے مسلم تک کتب پڑھیں۔ بعد ازاں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہو گئے۔ یہاں آپ نے درج ذیل اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔

۱۔ حضرت استاذ الاساتذہ حافظ محمد گوندلویؒ ۲۔ مولانا محمد شریف اللہ خاں سواتیؒ

۳۔ مولانا پروفیسر غلام احمد حریری۔

یہاں رہ کر آپ نے تکمیلِ تعلیم کی اور ۱۹۵۸ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔ اور انہی ایام میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ پڑھائی کے دوران آپ بڑے مستعد ذہین اور قوی الحفظ تھے۔ اپنی جماعت میں کبھی آپ اوّل آتے تھے اور کبھی مولانا فاروق احمد راشدی حافظ آباد اوّل رہتے تھے۔ ۵۳-۱۹۵۴ء میں شیخ الحدیث حضرت مولانا شرف الدین دہلویؒ نے جامعہ اسلامیہ میں امتحان لیا تو آپ مدرسہ بھر میں اوّل رہے۔ اس سال بخاری والے طلباء میں سے چار کامیاب رہے اور چار ناکام ہوئے۔ ۵۶-۱۹۵۷ء میں حافظ محمد اسحاق اور مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی نے امتحان لیا تو آپ مدرسہ بھر میں دوم رہے۔

آپ اپنے اساتذہ کے انتہائی تابع فرمان اور خدمت گزار تھے۔ جامعہ اسلامیہ میں تعلیم کے دوران آپ ٹاہلی والی مسجد گوجرانوالہ میں رہتے تھے۔ اور اپنے اساتذہ کے لیئے محلّہ اسلام آباد سے جا کر چائے کے لیئے دودھ لاتے تھے۔ مذکورۃ الصدر جملہ دینی مدارس میں آپ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانبازؒ ہم سبق تھے۔ فاضل عربی کرنے کے بعد آپ کچھ عرصہ مختلف ثانوی مدارس میں پڑھاتے رہے۔ یکم مئی ۱۹۶۵ء سے جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اچھا تدریسی ذوق رکھتے ہیں۔ عربی زبان و ادب کے ساتھ بہت زیادہ شغف ہے۔ صحت تلفظ پر بڑا زور دیتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عموماً اپنے دوستوں اور شاگردوں سے اس کے التزام کے بارے میں کہتے رہتے ہیں۔ کسی نجی یا علمی مجلس کے دوران یا بعد میں حسبِ موقعہ انتہائی احسن پیرائے میں اغلاط الفاظ کی تصحیح کر دیتے ہیں۔ آپ ایک کامیاب پروف ریڈر ہیں۔ نعمانی کتب خانہ لاہور کی شائع کردہ صحیح مسلم اور ریاض الصالحین، مکتبہ اہل حدیث سیالکوٹ کی شائع کردہ تاریخ اہلحدیث از حضرت العلام مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کے علاوہ حضرت مولانا محمد علی جانبازؒ کی جملہ عربی اردو کتب کی آپ ہی نے پروف ریڈنگ کی ہے۔ شگفتہ مزاج اور خوش آواز مدرس ہیں۔ متبنّی اور حماسہ پڑھاتے ہوئے مترنم انداز دل کو بہت بھاتا ہے۔

تدریس | تدریس کے ساتھ مارچ ۱۹۶۵ء سے جامع مسجد اہل حدیث مجید پورہ سیالکوٹ میں خطابتی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

اولاد | اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بچے اور چھ بچیاں عطا فرما رکھی ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو چکا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرزاق ہزاروی

فاضل علوم اسلامیہ۔
مدرّس جامع اہلحدیث وزیرآباد۔

ولدیت | محمد اسمٰعیل

ولادت | ۱۹۴۱ء بمطابق ۵۹-۱۳۶۰ھ حویلیاں ضلع ہزارہ۔

مولانا عبدالرزاق کے والد محمد اسماعیل جب ۱۹۴۸ء میں جامع مسجد اہلحدیث ککے زئیاں سوہدرہ میں خادم مقرر ہوئے۔ تو اس وقت آپ تقریباً سات سال کے تھے آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس لیئے آپ کے والد آپ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

تعلیم | مولانا عبدالرزاق نے ابتدائی تعلیم مولانا عبدالرحمان ہوشیاری مرحوم خطیب جامع مسجد اہلحدیث ککے زئیاں سوہدرہ سے حاصل کی۔ بعدازاں محمد اسماعیل بطور خادم مسجد اہلحدیث وزیرآباد چلے گئے تو مولانا عبدالرزاق نے مولانا محمد عبداللہ مظفرگڑھی خطیب مسجد (حال خطیب جامع مسجد اہلحدیث چک بازار راولپنڈی) سے صحاح ستّہ کی تکمیل کی۔ تکمیل تعلیم کے بعد کچھ عرصہ راولپنڈی میں مقیم رہے۔

تدریس | ان دنوں مسجد اہلحدیث وزیرآباد میں بطور مدرّس کام کر رہے ہیں۔ مطالعہ کے بہت شوقین ہیں۔ اپنے مسلک میں بڑے متشدّد ہیں۔ اور مسلک کی اشاعت و ترویج میں ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابو محمد عبدالستار

فاضل درسِ نظامی، فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔
اُستاذ مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث۔
وخطیب جامع مسجد اہلحدیث محمدی علی پور ضلع مظفر گڑھ

ولدیت حافظ نظام الدین۔

ولادت ۱۹۵۵ء بمطابق ۷۴۔۱۳۷۵ھ بستی علی والا ڈاکخانہ گرارائیں تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

تعلیم مولانا ابو محمد عبدالستار پہلے آبائی نسبت کی وجہ سے حنفی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی لیے آپ کے تحصیل علم کا سلسلہ مندرجہ ذیل دیوبندی حنفی مدارس ہی سے متعلق تھا:۔

۱۔ مدرسہ مفتاح العلوم علی پور۔ مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ۔ مدرسہ خیر المدارس ملتان۔
ان مدارس میں آپ نے مولانا عبدالرحیم۔ مولانا محمد احمد۔ مولانا محمد شریف کشمیری۔ مولانا محمد صدیق مولانا مفتی عبدالستار اور مولانا مفتی محمد عبداللہ سے علمی استفادہ کیا۔ اور خیر المدارس ملتان میں قیام کے دوران آپ نے وفاق المدارس العربیہ کا امتحان بھی پاس کر لیا۔

قبولیت مسلک اہلحدیث و دینی خدمات تقریباً چھ سال ہوئے ہیں کہ آپ نے مسلک اہلحدیث اختیار کر لیا ہے۔ اور عرصہ پانچ سال سے آپ مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث میں صدر مدرس کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی جامع مسجد محمدی اہلحدیث علی پور میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی بریلویوں سے عقاید کے مسائل اور دیوبندی حضرات سے اختلافی مسائل پر بحث و تمحیص ہوتی رہتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبدالرحمان نعیم

فاضل تجوید ۔ فاضل درس نظامی

خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث چاہ میراں لاہور۔

مدرس مدرسہ تنویر القرآن ۱۴۔ نکلسن روڈ ۔ لاہور۔

ولدیت صوفی محمد اسحاق شیخ دقیقوی

ولادت ۲۳ فروری ۱۹۵۳ء بمطابق ۸ جمادی الثانیہ ۱۳۷۲ھ بروز پیر قصور

مولانا حافظ عبدالرحمان نعیم بڑے فعال، سرگرم اور خوش مزاج نوجوان عالم ہیں۔

حصول علم ابتداءً آپ نے قرآن مجید حفظ کیا۔ اور درس نظامی کی تعلیم کا آغاز مولانا عبدالغفور شاد باغ لاہور اور مولانا عبدالرشید رام گڑھ مجاہد آباد لاہور کی شاگردی میں کیا۔

بعد ازاں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں داخل ہوئے اور یہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ یہاں آپ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد، مولانا محمد اعظم، مولانا قاری محمد یحییٰ اور مولانا حافظ محمد الیاس جیسے اساتذہ سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی دوران آپ نے قرأت کی سند بھی حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی اور حضرت مولانا محمد صدیق سرگودھا نے ان کا امتحان لیا۔ اور آپ کو جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور کی عزازی سند عطا کی گئی۔ گوجرانوالہ میں دوران تعلیم آپ نے جانباز فورس کی ٹریننگ لی۔ اور سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

درس نظامی کے ساتھ ساتھ آپ نے ادیب عربی اور میٹرک کے امتحانات بھی پاس کیے۔ دوران تعلیم جب جمعیت طلبہ اہلحدیث پاکستان کا انتخاب ہوا تو آپ بلا مقابلہ مرکزی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ کچھ عرصہ آپ جامع اہلحدیث شکرگڑھ میں خطابت و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ یہاں آپ کی کوششوں سے مدرسہ تحفیظ القرآن کا اجراء ہوا۔ آپ کو یہاں آئے ابھی دو سال کا عرصہ ہی گزرا تھا، کہ آپ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ میں داخلہ مل گیا چنانچہ وہاں کچھ عرصہ حصولِ علم میں مصروف رہے بعد ازاں وہیں بطورِ مدرس کام کرنے لگے۔ پھر دارالحکومت سعودیہ ریاض میں قیام پذیر رہے ہے۔ اُسی دوران حج بیتُ اللہ کی سعادت حاصل کی۔

دینی خدمات حال ہی میں وطن واپس آئے ہیں اور ان دنوں مجلس تعلیماتِ اسلام کے زیرِ اہتمام مدرسہ تنویرُ القرآن میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور آپ نسلِ نو کے لیے ایک تربیتی ادارہ قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمان ساہیوالوی

فاضل درس نظامی۔ اُستاذ دارالقرآن فیصل آباد

ولدیت | مولوی محمد اسحاق۔

ولادت | روپو والی ضلع گورداسپور (ہندوستان)

مولانا حافظ محمد ادریس مدرس مدرسہ دارالقرآن، مولانا عبدالرحمان کے برادر بزرگ ہیں۔

تعلیم | ابتدائی تعلیم مدرسہ خادم القرآن جھوک دادو میں رہ کر حاصل کی۔ اور تیسری جماعت سے درجہ تکمیل تک کلیہ دارالقرآن والحدیث فیصل آباد میں زیر تعلیم رہے۔ اساتذہ کرام میں سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امرتسری مفتی غلام ربانی اور پروفیسر غلام احمد حریری معروف ہیں۔ مولانا محمد ہود مدرس دارالقرآن فیصل آباد ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔

درس وتدریس | مولانا عبدالرحمان عرصہ پندرہ سال سے درس نظامی کی کتب کی تدریس میں مصروف ہیں۔ اور آج کل دارالقرآن فیصل آباد میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

خدمات | حکومت پاکستان کی زکوٰۃ انتظامیہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹی میں دو دفعہ رکن منتخب ہو چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمان عتیق

فاضل درسِ نظامی ۔ مولوی فاضل

خطیب جامع مسجد اہلحدیث (حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادیؒ)

وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

ولدیت حاجی محمد رفیق۔

ولادت ۱۹۳۷ء بمطابق ۱۳۵۶ھ کوٹ کپورہ ریاست فریدکوٹ ہندوستان۔

قیام پاکستان کے بعد مولانا عبدالرحمان عتیق کے والد حاجی محمد رفیق کوٹ کپورہ سے خانیوال ضلع ملتان میں آکر آباد ہوگئے۔ اس وقت مولانا عبدالرحمان دس سال کے بچے تھے

حصولِ تعلیم آپ کے والد محترم نے آپ کو دارالعلوم اوڈانوالہ میں داخل کرادیا۔ دارالعلوم میں آپ نے مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی، مولانا عبدالرحمان لکھوی بن مولانا عطاء اللہ لکھوی اور مولانا محمد اسحاق چیمہ سے جملہ علوم وفنون میں تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں گوجرانوالہ میں مولانا ابوالبرکات احمد صاحب اور حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا اور مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی سے کتب حدیث پڑھیں۔ ۱۹۵۷ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

خطابت ۱۹۶۳ء میں آپ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کی تحریک پر مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادیؒ کی مسجد کے خطیب مقرر ہوئے۔ اور اب تک یہیں آپ فرائض خطابت سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا عبدالرحمان خاموش طبع اور خوش اخلاق انسان ہیں خطابت وامامت کے علاوہ مطالعۂ کتب اور ذکر اذکار کے دلدادہ ہیں سلفیت کا رنگ غالب ہے۔ [۱]

---

[۱] دور ہی سے اہل حدیث پہچانے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عمر فاروق سعیدی

ایف اے۔ فاضل عربی۔ فاضل علوم اسلامیہ۔ الشہادۃ العالیہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

اُستاذ دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا ملتان۔

ولدیت مولانا عبدالعزیز سعیدی

ولادت ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء بمطابق ۵ ذیقعد ۱۳۷۰ھ بروز جمعہ

مولانا عمر فاروق سعیدی کے دادا مرحوم میاں دین محمد نہایت صالح بزرگ تھے۔ اس خاندان میں قبولیت مسلک اہل حدیث کی انہی سے ابتداء ہوئی۔

حصولِ علم آپ نے ایف اے اور فاضل عربی کے سرکاری امتحانات پاس کیے۔ اور دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا ملتان دارالحدیث رحمانیہ کراچی جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں رہ کر حضرت مولانا سلطان محمد محدث جلال پوری پیروالا۔ مولانا حاکم علی حافظ ثناء اللہ خاں۔ مولانا محمد صدیق فیصل آباد۔ مولانا عبدالعزیز فیصل آباد سے علمی استفادہ کیا اور الشہادۃ العالیہ (جامعہ سلفیہ فیصل آباد) دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا۔ شہادۃ الفراغ (دارالحدیث رحمانیہ کراچی) حاصل کیں۔ اس کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں رہ کر حصولِ علم کرتے رہے اور الشہادۃ العالیہ حاصل کی۔

دینی خدمات "حیاۃ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم" مقالہ آپ کی ایک قیمتی تالیف ہے۔ تدریس و تقریر اور تحقیق میں دسترس رکھتے ہیں۔ چار سال جامعہ سلفیہ میں پڑھانے کے بعد ان دنوں دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا میں اُستاذ ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عزیز فاروقی

فاضل درسِ نظامی۔

خطیب جامع مسجد اہلحدیث مکرم ڈسکہ

ولدیت میاں اللہ بخش بن میاں فتح دین۔ ضلع سیالکوٹ

ولادت ۱۹۴۶ء بمطابق ۱۳۶۵ھ بنی پور پیراں تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔

تعلیم و تربیت پرائمری تک بنی پور پیراں ہی میں زیرِ تعلیم رہے۔ بعد ازاں درسِ نظامی کی تکمیل کے لیے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا رخ کیا۔ اس طرح سے مولانا فاروقی جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا عبدالحمید جڑانوالہ ۲۔ مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی۔

تدریسی و تبلیغی خدمات کچھ عرصہ اپنے گاؤں میں خطیب رہنے کے بعد کنگن پور میں خطابتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آج کل ڈسکہ میں مقیم ہیں اور جامع مسجد اہل حدیث مکرم ڈسکہ کے خطیب ہیں۔

۱۹۷۱ء میں بصیر پور میں رفع الیدین کے موضوع پہ ایک مناظرے میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالعزیز

فاضل درسِ نظامی

مدرّس مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک داؤد طور فیصل آباد

ولدیت | عبدالدائم۔

ولادت | ۱۹۳۳ء بمطابق ۱۳۵۱ھ چک نمبر ۴۲۷ گ۔ب جھوک داؤد طور فیصل آباد

میاں باقرؒ آپ کے خاندانی بزرگوں میں سے ہیں۔

تعلیم و تربیت | پرائمری تک تعلیم اپنے چک ہی میں حاصل کی۔ دینی تعلیم کے لیئے مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک داؤد طور، دارالعلوم ڈھلیانہ۔ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ زیرِ تعلیم رہے۔ اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام | ۱۔ حضرت حافظ محمدؒ گوندلوی ۲۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی۔ ۳۔ حافظ محمد اسحاق ۴۔ حافظ محمد بھٹوی ۵۔ مولانا محمد یعقوب علوی ۶۔ پیر محمد یعقوب قریشی ۷۔ مولانا جمال الدین۔

تلامذہ | تلامذہ میں مولانا پروفیسر عبداللہ ناصر جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی۔ مولانا ابراہیم خلیل بلتی۔ مولانا عبدالعزیز نورستانی۔ محمد عیسیٰ، محمد حسین آزاد بلتی۔ محمد انس۔ محمد ادریس عبدالرشید صدیقی بلتی۔ اور علاقہ غواڑی، شگر اور بنگلہ دیش کے بہت سے علماء ہیں۔

تدریسی خدمات | مختلف اوقات میں جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔ دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔ دارالسلام برنس روڈ کراچی۔ بحرالعلوم السعودیہ کراچی میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالتوّاب ثاقب طور

میٹرک ۔ فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل عربی

خطیب جامع مسجد اہل حدیث چک ۲۴۲ رب

دوسوبہ فیصل آباد

ولدیت | مولانا محمد حسین حصاری طور ۔

ولادت | ۱۵۔ اپریل ۱۹۵۳ء بمطابق ۳۰ رجب ۱۳۷۲ھ بروز بدھ

موہلیاں والہ ۔ فیصل آباد ۔

مولانا عبدالتواب ثاقب طور کی جائے پیدائش ماموں کانجن سے تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ آپ کے والد محترم اسی گاؤں میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ جب مولانا عبدالتواب چھ سال کے بچے ہی تھے۔ ان کے والد صاحب حضرت امیر المجاھدین صوفی محمد عبداللہ بانی و مہتمم جامعہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ کے شدید اصرار پر چک نمبر ۴۹۳ / گ ب اوڈانوالہ منتقل ہو گئے۔ وہاں انہوں نے امامت کے ساتھ ساتھ مدرسہ میں تدریس کے فرائض سنبھال لیے۔

حصولِ علم | یہاں ہی سے مولانا عبدالتواب کی تعلیمی زندگی کا آغاز ہوا۔ آپ پرائمری سکول میں داخل ہو گئے۔ اور قرآن مجید مدرسہ اور مسجد میں پڑھنا شروع کیا۔ جب انہوں نے پرائمری تک تعلیم مکمل کی تو والد صاحب نے مستقل طور پر مدرسہ میں پڑھنے کے متعلق کہا لیکن مولانا مزید رسمی تعلیم کا خیال رکھتے تھے۔ مولانا کے چچا زاد بھائی مولانا عبدالستار فاضل عربی اُستاذ گورنمنٹ ہائی سکول مغلپورہ لاہور کے کہنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کو جامعہ سلفیہ میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ جامعہ سلفیہ میں رہ کر مولانا عبدالتواب نے دینی و رسمی تعلیم حاصل کرنے کے لیئے خوب جدوجہد کی۔ اور ہر امتحان میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوتے رہے۔

جامعہ سلفیہ میں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے کسب فیض کیا۔

۱ حضرت حافظ مبنا بین حال شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن۔

۲۔ حضرت مولانا علی محمد سعیدی حال مدرس جامعہ سلفیہ و مبعوث سعودیہ

اس کے بعد مولانا ثاقب اور ان کے چچازاد بھائی مولانا عبدالستار جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ منتقل ہو گئے۔ اور مولانا دورانِ تعلیم قصبہ ٹھٹھری سانسی لاہور روڈ میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ جامعہ محمدیہ میں رہ کر آپ نے فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ یہاں آپ کو مندرجہ ذیل جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کا موقعہ ملا۔

۱۔ شیخ العرب والعجم حضرت حافظ محمد گوندلویؒ ۲۔ حضرت حافظ عبدالمنان

۳۔ حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی ۴۔ حضرت مولانا البشیر الرحمان

۵۔ حضرت مولانا جمعہ خاں ۶۔ مولانا محمد رفیق ۷۔ مولانا عبدالسلام۔

پھر مولانا عبدالتواب جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن چلے گئے۔ درسِ نظامی کی کتب کی یہاں تکمیل کی۔ اور سندِ فراغت حاصل کی۔ یہاں آپ نے حضرت پیر محمد یعقوب قریشی صاحب شیخ الجامعہ حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی اور حضرت مولانا محمد عبداللہ مشتاق اور حضرت مولانا عبدالرشید اٹاروی سے حصولِ علم کیا۔ اس کے بعد آپ نے جامعہ اثریہ فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ اور یہاں پر آپ نے حضرت مولانا محمد عبدہٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت مولانا محمد عبداللہؒ جھال خانوآنہ سے استفادہ کیا۔ اور بعد ازیں تاندلیانوالہ غلہ منڈی میں حضرت الحافظ عبداللہ بڈھیمالوی کی خدمت میں حاضر ہو کر بخاری شریف اور کچھ دیگر کتب پڑھیں۔ اور یہاں ہی رہ کر میٹرک کا امتحان دیا۔

دینی و سماجی خدمات اور پھر چک ۲۴۲/ رب دوسو سمندری روڈ فیصل آباد میں امامت و خطابت کے فرائض سنبھال لیئے۔ یہ گاؤں فیصل آباد سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں بہت پرانی جماعت اہل حدیث ہے۔ یہ حضرت مولانا علامہ محمد یوسف کلکتویؒ کا سسرالی اور حضرت مولانا محمد شریف اشرفؒ (سابق پروفیسر مدینہ یونیورسٹی) کا آبائی گاؤں ہے۔ ۱۹۷۴ء سے آپ یہیں کام کر رہے ہیں یہاں آپ نے بریلوی حضرات سے تحریری مناظرہ بھی کیا۔ بعد میں بالمشافہ مناظرہ کی بات ہوئی۔ لیکن فریق مخالف سامنے نہ آیا۔

مولانا ایک سماجی کارکن بھی ہیں۔ آپ گاؤں کی اصلاحی کمیٹی کے صدر، جمعیت شبان اہل حدیث کے صدر اور زکوٰۃ عشر کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ آپ کی زیر نگرانی ۱۹۹۵ء سے مدرسۃ المحمدیہ للبنات جاری و ساری ہے۔

تحریری خدمات آپ ان دنوں "اسلام اور ہمارے جدید مسائل کا حل" کے نام سے ایک کتاب لکھ رہے ہیں جو کہ اب تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالقیوم عاجز

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔
خطیب جامع مسجد اہلحدیث محلّہ بجلی گھر سیالکوٹ
سابق مدرّس جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ

ولدیت | چودھری لال دین راجپوت۔

ولادت | ۱۶۔ اپریل ۱۹۵۳ء بمطابق یکم شعبان ۱۳۷۲ھ بروز جمعرات سرائے شاہ فتح تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

خاندانی تعارف | مولانا عبدالقیوم عاجز راجپوت گھرانے کے فرد ہیں۔ مولانا محمّد رفیق خاں پسروری آپ کے ہم زلف تھے۔ مولانا محمّد سرور شفیق آپ کے برادر نسبتی ہیں۔ اور چودھری رحمت خاں مرحوم نمبردار آپ کے تایا جان تھے۔

تعلیم | آپ نے رسمی تعلیم پرائمری تک حاصل کی۔ اور پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیئے دارالحدیث جامعہ محمّدیہ حافظ آباد۔ دارالحدیث باغ ڈپٹی سیالکوٹ اور جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں زیرِ تعلیم رہے۔ مؤخرالذکر جامعہ سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام | ۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمّد علی جانباز

۲۔ شیخ الحدیث والادب حضرت مولانا عطاء الرحمان اشرف۔

۳۔ حضرت مولانا عبدالرحمان لکھوی ۴۔ حضرت مولانا عبدالرحمان عرف سیکرٹری۔

دینی وتدریسی خدمات | تکمیل تعلیم کے بعد آپ مختلف اوقات میں جامع مسجد اہلحدیث جامکے چیمہ۔ محلّہ واٹر ورکس۔ محلّہ شہاب پورہ میں خطابتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ ہی عرصہ دس سال تک جامعہ ابراہیمیہ ناصر روڈ سیالکوٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ان دنوں جامع مسجد اہل حدیث محلہ بجلی گھر میں خطابت، اور گورنمنٹ ہائی سکول لسبیرور میں بطور عربی معلم تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ ایک نوجوان صالح عالم دین ہیں۔ وعظ میں خوش الحانی اور جوش پایا جاتا ہے۔ اس لیئے مؤثر خطیب سمجھے جاتے ہیں۔

تلامذہ اہم تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں:۔ ۱۔ مولانا عبدالرشید راشد فاضل مدینہ یونیورسٹی ۲۔ مولانا عبدالعلیم قاسم ۳۔ مولانا محمد حنیف صارم ۴۔ مولانا محمد رفاقت باجوہ ۵۔ مولانا مختار احمد شاکر ۶۔ مولانا محمد سلیم نغلبوری ۷۔ عبدالاحد انجم مینگڑوی ۸۔ حافظ عبدالرشید نقیب ۹۔ مولانا عبدالحفیظ اختر ۱۰۔ مولانا عبدالغفار ۱۱۔ مولانا عبدالرحمان خاموش ۱۲۔ حافظ منظور احمد ۱۳۔ عبدالرشید۔

(بقیہ صفحہ ۱۶۰ سے آگے)

اِن دِنوں مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادُو طور فیصل آباد میں اُستاذ ہیں۔

تصنیفات وتالیفات تخریج احادیث الدعوات الکبیر غیر مطبوعہ تالیف ہے۔ جبکہ تخریج احادیث الحطۃ طبع ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عزیز الرحمان

ایم اے۔ فاضل علوم اسلامیہ۔ فاضل عربی۔ او ٹی
اُستاذ گورنمنٹ ہائی سکول راجہ ضلع گوجرانوالہ
خطیب جامع مسجد اہل حدیث ککے زئیاں سوہدرہ
نزد وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

ولدیت مولانا عبدالحلیمؒ

ولادت ۵ جنوری ۱۹۴۵ء بمطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ بروز جمعہ
ننھیالی گاؤں چک ۱۱۰/الف ضلع بہاولنگر۔

خاندانی تعارف مولانا عزیز الرحمان جماعت اہلحدیث کے مشہور و معروف شعلہ نوا مقرر اور عالم دین۔ مولانا حبیب الرحمان یزدانی خطیب کامونکی کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ کے خاندانی بزرگوں میں حافظ عبدالرشید حضرت حافظ عبدالغفورؒ ہنجانوالی (نانا)۔ حافظ محمد عبداللہ (دادا) اور مولانا امیراللہ (پڑدادا) کے اسمائے گرامی معروف ہیں۔

حصولِ علم عصری تعلیم کے لحاظ سے آپ ایم اے (اردو) ہیں۔ ساتھ ہی او ٹی کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ آپ نے دینی تعلیم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے حاصل کی۔

اساتذہ کرام ۱۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ مدظلہ ۲۔ پروفیسر قاضی مقبول احمد ۳۔ مولانا بشیر الرحمان ۔ ۴۔ حضرت حافظ عبدالمنان ۔ ۵۔ مولانا عزیز الرحمان امیٹ آبادی۔ ۶۔ مولانا محمد بن عبداللہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی و تدریسی خدمات تکمیل تعلیم کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول راجہ ساد ھوکے میں عربی ٹیچر مقرر ہوئے۔ اس ملازمت کے ساتھ ساتھ اسلام کی تبلیغ واشاعت میں بھی ہمہ تن مصروف ہیں۔ مختلف مقامات پر خطابت کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ ۱۹۸۱ء سے جامع مسجد اہلحدیث ککے زئیاں سوہدرہ میں بحیثیت خطیب خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں۔ بعد از نمازِ فجر مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کامونکی میں درس قرآن دیتے ہیں۔ اور بعد از نماز مغرب طلباء کو ترجمہ قرآن اور مشکوٰۃ شریف پڑھاتے ہیں۔ آپ ایک متدین اور مسائل پر گہری نظر رکھنے والے خطیب ہیں۔

مولانا عزیز الرحمان تحریر کا طبعی میلان رکھتے ہیں لیکن کسی اشاعتی ادارہ کے ساتھ رابطہ نہیں رکھتے۔ انہیں اپنے جماعتی رسائل وجرائد کے مدیر حضرات سے شکوہ ہے کہ وہ نئے لکھنے والوں کو آگے نہیں لانا چاہتے۔ اور نہ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبداللطیف

فاضل درس نظامی۔ فاضل عربی۔ او ٹی
اُستاد گورنمنٹ ہائی سکول چونڈہ ضلع سیالکوٹ

ولدیت | علم دین۔

ولادت | یکم نومبر ۱۹۵۴ء بمطابق ۴ ربیع الاوّل ۱۳۷۴ھ بروز پیر موضع وچھوکے ضلع سیالکوٹ۔

تعلیم | مکتب کی ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں داخل ہوئے۔ یہاں حضرت مولانا محمد علی جانباز و مولانا عطاء الرحمان اشرف جیسے اُستادوں سے اکتسابِ علم کیا۔ اور درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد شہادۃ الفراغ حاصل کی۔

موجودہ مصروفیات | بعد میں فاضل عربی اور او ٹی کا امتحان پاس کیا۔ اور آج کل دینی مصروفیات کے علاوہ گورنمنٹ ہائی سکول چونڈہ میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عطاء اللہ کلسوی

فاضل علوم اسلامیہ ـــــ اُستاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

ولادت ۱۹۴۷ء بمطابق ۱۳۶۶ھ ہندوستان۔

خاندانی تعارف مولانا حافظ عطاء اللہ کلسوی کے والد ماجد کا نام محمد شریف ہے۔ مولانا محمد عبداللہ کلسوی۔ مولانا حافظ ثناء اللہ کلسوی ایم اے خطیب لاہور۔ حافظ ثناء اللہ مدنی جیسے علماء آپ ہی کے خاندان کے چشم وچراغ ہیں۔

حصولِ علم قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام مولانا محمد یعقوب۔ مولانا عبدالصمد۔ مولانا عبدالرشید

دینی خدمات تحصیل علم کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگے۔ اور تا حال اُستاد ہیں۔

تلامذہ ابھی تک آپ کے معروف تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں :۔ حافظ حبیب اللہ۔ حافظ بشیر احمد۔ حافظ عبداللطیف۔ حافظ محمد عباس۔ حافظ عبدالقیوم۔ حافظ محمد حسین وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمٰن نورپوری

میٹرک۔ فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔ او ٹی۔ فاضل قاضی کورس
خطیب جامع مسجد اہلحدیث مانانوالہ۔ شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

ولدیت محمد شفیع۔

ولادت ۱۲ اگست ۱۹۵۴ء بمطابق ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ بروز جمعرات نورپور چک ۱۲۲ ب نزد کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد۔

خاندانی پس منظر مولانا عبدالرحمٰن نورپوری کے بڑے ماموں مولانا محمد اسماعیل بمقام رسول پور ضلع امرتسر ہندوستان میں آباد تھے۔ اور مولانا سید محمد داؤد غزنوی کے شاگرد خاص تھے۔ انہوں نے لکھوی خاندان سے بھی اخذ فیض کیا تھا۔ آپ تقسیم ہند کے وقت سکھوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اس لیئے مولانا نورپوری کے والد محترم کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو دینی تعلیم ہی سے آراستہ کریں گے۔

حصولِ علم چنانچہ جب مولانا نے اپنے گاؤں کے پرائمری سکول سے پرائمری پاس کی۔ تو آپ کو شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی کے سپرد کر دیا گیا۔ اور اس طرح سے آپ ۱۹۶۳ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہو گئے۔ یہاں آپ نے تفسیر۔ حدیث فقہ۔ فلسفہ۔ تاریخ۔ ادب علم منطق اور علم میراث پر کتب پڑھیں۔ اسی دوران آپ نے پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی۔
۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صادق خلیل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر محمد یعقوب قریشی ۴۔ شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ
۵۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ بنیامین طور ۶۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی
۷۔ حضرت مولانا علی محمد حنیف السلفی ۸۔ مولانا عبدالرحمان بلتستانی
۹۔ حضرت مولانا محمد شریف اللہ خاں ۱۰۔ مولانا محمدؐ بن عبداللہ شجاع آبادی۔
۱۱۔ مولانا شمعون

آپ ۱۹۷۱ء میں جامعہ سلفیہ سے فارغ ہوئے اور فاضل عربی کی تیاری کے لیئے مدرسہ اشاعت العلوم لکھڑ منڈی فیصل آباد میں داخل ہوئے۔ یہاں آپ نے مولانا عبدالمالک شیخ الحدیث جامعہ منصورہ لاہور اور میر عبدالقیوم جیسے اساتذہ سے استفادہ کیا۔ آپ نے ابھی فاضل عربی کا امتحان نہیں دیا تھا کہ یکم نومبر ۱۹۷۱ء کو گورنمنٹ مسلم مڈل ہائی سکول نگہبان پورہ فیصل آباد میں انٹرنیڈ او ٹی ٹیچر مقرر ہوئے۔ بعدازاں آپ نے ۱۹۷۳ء میں فاضل عربی کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کر لیا۔ ۱۹۷۶ء میں او ٹی کورس مکمل کر لیا۔

تدریسی و دینی خدمات ۱۹۷۵ء سے اب تک گورنمنٹ مسلم ہائی سکول طارق آباد فیصل آباد میں تعینات ہیں۔ طالب علمی کے زمانہ ہی سے آپ اپنے گاؤں چک ۱۲۲ ج ب نور پور میں جامع مسجد مکی اہلحدیث میں خطیب کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ یہ مسجد مولانا نور پوری اور آپ کے والد محترم نے بڑی کدوکاوش سے تیار کی ہے۔ ان دنوں آپ اس مسجد میں بعد از نماز فجر درس قرآن پاک دیتے ہیں۔ اور چک ۲۰۳ ر ب مانانوالہ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد کی خطابت پر فائز ہیں۔ آپ کے گاؤں کی مسجد میں آپ کے بھائی مولانا عبدالحق متعلم جامعہ سلفیہ خطیب ہیں۔ مولانا عبدالرحمن نے معہد القضاء فیصل آباد سے قاضی کورس پاس کیا ہے۔ آپ مقامی زکوٰۃ عشر کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عبداللہ بھٹوی

مڈل ۔ فاضل عربی ۔ فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل حفظ ۔ فاضل طب (درجہ اوّل)

ولدیت خلیل احمد مرحوم ۔

ولادت ۲۹ نومبر ۱۹۳۷ء بمطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ بروز پیر۔
بھٹہ محبّت تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ ۔

حصولِ علم مولانا محمد عبداللہ بھٹوی نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں اور موضع جھجھ میں رہ کر حاصل کی۔ بعدازاں آپ نے جامعہ محمدیہ اوکاڑہ ۔ مدرسہ غزنویہ لاہور ۔ جامعہ اشرفیہ لاہور جیسے دینی مدارس سے تکمیلِ تعلیم کی نیز آپ نے فاضل عربی اور فاضل طب کے امتحانات بھی پاس کیے

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا عطاء اللہ لکھوی ۔ ۲۔ میاں محمد رمضان
۳۔ حافظ بشیر احمد ۴۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی ۔
۵۔ حافظ محمد ابوالقاسم ۶۔ حضرت مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی
۷۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف مدظلہٗ

آپ پچیس سال سے مختلف اہلحدیث مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تلامذہ ۱۔ حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری ۲۔ مولانا محمد صدیق سلیم ۔
۳۔ مولانا محمد صادق موڑ کھنڈا ۔

اولاد آپ کی اولاد میں پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں ۔ بڑا صاحبزادہ محمد ارشد مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب میں زیرِ تعلیم ہے ۔ اس سے چھوٹا برخوردار زمینداری کرتا ہے جبکہ باقی تمام زیرِ تعلیم ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبدالرحمان

ایف اے۔ فاضل درس نظامی۔ فاضل عربی۔ او ٹی۔
خطیب جامع مسجد الحسن اہلحدیث غازی آباد۔ لاہور۔
اُستاذ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ۔ لاہور۔

ولدیت | محمد علی۔

ولادت | ۱۹۵۸ء بمطابق ۷۷-۱۳۷۸ھ۔ حسین خانوالہ چک نمبر ۸ تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔

مولانا حافظ عبدالرحمان۔ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسحاق مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور کے عزیزوں میں سے ہیں۔

حصولِ علم | آپ نے ایف اے تک عصری تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں دینی تعلیم کا شوق پیدا ہوا تو مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور اور جامعہ سلفیہ میں رہ کر حصولِ علم کیا۔

اساتذہ کرام | آپ نے مولانا حافظ محمد اسحاق۔ حافظ عبدالرشید۔ حافظ ثناء اللہ مولانا قدرت اللہ فوق۔ مولانا محمد صدیق۔ مولانا عبدالحمید۔ مولانا محمد بشیر سے اکتساب فیض کیا۔

مصروفیات | اِن دنوں آپ جامع مسجد الحسن اہلحدیث غازی آباد لاہور کے خطیب اور گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور میں اُستاذ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالغنی

فاضل درسِ نظامی

اُستاذ مدرسہ تعلیم الاسلام چک ۱۹/ایم بی

ولدیت محمد اسماعیل۔

ولادت ضلع فیروز پور (ہندوستان)

تعلیم مولانا نے مڈل تک اپنے گاؤں کے سکول سے تعلیم حاصل کی۔ دینی تعلیم کے مدرسہ سلیمانیہ فاضلکا ضلع فیروز پور۔ مدرسہ دارالکتاب والسنۃ دہلی اور سامرود (ہندوستان) میں حاضر ہوئے۔

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا عبدالستارؒ امام جماعت غربا اہلحدیث۔

۲۔ محدثِ ہند مولانا عبدالجلیل سامرودیؒ

۳۔ مولانا عبدالجلیل ایڈیٹر صحیفہ اہلحدیث ۴۔ مولانا عبدالخالق ملتان۔

۵۔ محقق شہیر مولانا عبدالقادر عارف حصاریؒ ۶۔ مولانا عبدالمنان۔ گنہ گوجرہ۔

آپ نے مولانا عبدالجلیل سامرودیؒ اور مولانا عبدالستار دہلویؒ سے سند اجازۂ حدیث حاصل کی۔

اسفار تبلیغی مشن پر مشرقی پاکستان میں بھی جانا ہوا۔ حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے حجازِ مقدس بھی جا چکے ہیں۔

دینی خدمات مولانا عبدالغنی ابتداء میں مدرسہ سلیمانیہ فاضلکا فیروز پور میں تدریسی خدمات سرانجام دیں اور اب مدرسہ تعلیم الاسلام چک نمبر ۱۹/ایم بی میں شمعِ علم روشن کی ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمّد عارف فیصل آبادی

فاضل درسِ نظامی

ولدیت | برکت علی۔

ولادت | سنہ ۱۹۶۰ء بمطابق سنہ ۱۳۸۰ھ بمقام چک ۱۷۱/گ ب ممبو تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد۔

تعلیم | مولانا محمّد عارف رسمی تعلیم میں مڈل پاس ہیں۔ آپ نے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور جامعہ محمّدیہ گوجرانوالہ سے دینی تعلیم حاصل کر کے اسناد حاصل کی ہیں۔

اساتذہ کرام | شیخ الحدیث حضرت حافظ محمّد گوندلویؒ۔ شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد۔ مولانا محمد اعظم۔ حافظ محمّد الیاس۔ قاری یحییٰ خاں۔ مولانا رحمت اللہ راشد۔ حافظ محمّد امین۔ اور مولانا عطاء اللہ خلیق آپ کے اساتذہ کرام ہیں۔

فراغت کے بعد شعبہ تدریس سے منسلک رہے۔ تحریر و تحقیق سے بھی شغف ہے۔ ان دنوں گوجرانوالہ میں مقیم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عبدالکریم

فاضل درسِ نظامی۔

ولدیت | حکیم میاں پٹھانہ مرحوم

ولادت | ۱۹۱۴ء بمطابق ۱۳۳۲ھ موضع جگانوالہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

والد محترم | مولانا محمد عبدالکریم کے والد محترم امانت و دیانت۔ حکمت و بصیرت، زہد و تقویٰ اور علم و فضل کے لحاظ سے علاقہ بھر میں معروف شخصیت تھے۔ آپ کا ۱۹۱۸ء بمطابق ۱۳۳۶ھ میں انتقال ہو گیا تھا۔

تعلیم | مولانا محمد عبدالکریم نے شروع ہی سے دینی تعلیم کی طرف توجہ دی اور جامع مسجد اہلحدیث حافظ آباد۔ دارالحدیث گجرات۔ مدرسہ حافظ عبدالمنانؒ وزیرآباد۔ تقویۃ الاسلام امرتسر اور جامع مسجد چینیانوالی میں زیرِ تعلیم رہے۔

اساتذہ کرام | ۱۔ مولانا نیک محمدؒ ۲۔ مولانا میاں جلال الدین مرحوم جگانوالہ۔ ۳۔ مولانا علم الدین وِنّی والے حافظ آبادی ۴۔ مولانا حافظ عنایت اللہ اثری گجرات ۵۔ مولانا غلام اللہ راولپنڈی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے طلب علم کے لیئے وزیر آباد۔ گجرات۔ امرتسر اور لاہور کے کئی سفر پیدل طے کیئے۔ جن میں آپ نے فاقوں تک کی صعوبتیں برداشت کیں۔

دینی وسیاسی خدمات آپ چک نمبر ۴۷۹ گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد اور مرکزی جامع مسجد اہلحدیث حافظ آباد اور کئی دیگر مقامات پر تعلیمی و تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ تدریس کا طبعی میلان رکھتے ہیں تفسیر قرآن میں خاص مہارت ہے۔ آپ کو دیگر قرآنی علوم پر مکمل عبور حاصل ہے۔

آپ نے تحریک پاکستان تحریک کشمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور تحریک نفاذ نظام مصطفےٰ ۱۹۷۴ء میں بھی آپ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ ان دنوں آپ کی عمر ستر سال کے قریب ہے۔ اور علیل رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ مرحمت فرمائے۔ (آمین)

تلامذہ آپ کے شاگردوں میں:

۱۔ مولانا احمد دین فیروز وٹواں ۲۔ مولانا میاں غلام محمد خطیب کالونی قادر آباد ۳۔ اور مولانا حکیم ثناء اللہ چک نمبر ۴۷۹ سمندری ضلع فیصل آباد قابل ذکر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالجمیل حافظ عبدالعلیم

فاضل درسِ نظامی۔

اُستاذ الجامعۃ المحمدیۃ توحید آباد

لاہور روڈ۔ شیخوپورہ۔

ولدیت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ احمداللہ بڈھیمالوی۔

ولادت اگست ۱۹۴۸ء بمطابق شوال ۱۳۶۷ھ بمقام چک ۳۶/گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔

خاندانی تعارف مولانا ابوالجمیل حافظ عبدالعلیم ایک اعلیٰ پایہ کے علمی خاندان کے فرد ہیں۔ آپ کے خاندان میں تقریباً پچاس کے قریب نامور علماء کرام ہیں۔ جن میں سے اللہ کے فضل واحسان سے بارہ علماء کرام مدرّس ہیں جو مختلف مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اُن میں سے زیادہ معروف علماء کرام درج ذیل ہیں: ۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز بن مولانا حافظ احمداللہ۔

۲۔ حضرت مولانا حافظ عبدالکبیر بن مولانا حافظ احمداللہ۔

۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی۔

۴۔ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی۔

۵۔ حضرت مولانا محمدؐ رضی اللہ چھتوی۔

۶۔ حضرت مولانا قاضی محمد اسلم سیف ناظم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن۔

۷۔ حضرت مولانا عتیق اللہ ناظم مدرسہ حفظ القرآن والتجوید ستیانہ بنگلہ فیصل آباد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم مولانا ابوالجمیل نے پرائمری کے بعد دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے تکمیل تعلیم کی۔

اساتذہ کرام ۱۔ اُستاذ الاساتذہ محقق العصر و محدّثِ زمان شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رح ۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ احمداللہ

۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد

۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالمنان نورپوری۔

۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی۔

۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی۔

۷۔ مولانا حافظ عبدالسلام گوجرانوالہ۔ ۸۔ مولانا محمد رفیق گوجرانوالہ۔

۹۔ مولانا ابوالحسن جمعہ خاں گوجرانوالہ

تدریسی خدمات اکتساب علم کے بعد مولانا ابوالجمیل نے شعبۂ تدریس ہی کو منتخب کیا اور جامعہ محمدیہ توحید آباد لاہور روڈ شیخوپورہ میں تدریسی ذمہ داریاں سنبھال لیں

تلامذہ اب تک بہت سے تلامذہ نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے۔ اُن میں سے زیادہ معروف مندرجہ ذیل تلامذہ ہیں۔

۱۔ حافظ محمد خالد بن خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری۔

۲۔ حافظ محمد فاروق ۳۔ قاری شمس الاسلام بنگالی۔

۴۔ مولانا عبدالباری ۵۔ مولانا عبدالوحید گوجرانوالہ

۶۔ قاری عبدالحفیظ شیخوپوری ۷۔ رائے محمد اشرف

۸۔ حافظ عبدالشکور شیخوپوری ۹۔ حافظ محمد عباس شیخوپوری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ محمد حسین دِھیرووے ڈوگراں متعلّم جامعہ اسلامیہ، مدینہ منوّرہ۔

۱۱۔ عطاء اللہ وِرک ونڈالوی ۱۲۔ مقبول احمد طورؔ تاندلوی۔

۱۳۔ عبید اللہ انور چھتوی ۱۴۔ حافظ محمد صدیق ظفر چھتوی۔

۱۵۔ محمد اسلم بھٹی تاندلوی ۱۶۔ حافظ عبداللطیف اختر ججھراں

۱۷۔ احسان اللہ ضیاء ونڈالوی ۱۸۔ معاذالرحمان منصور پوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمد عثمان

فاضل جامعہ اسلامیہ۔ مدینہ منورہ

ولدیت | قاری محمد یٰسین بن محمد رمضان

ولادت | ۵ مئی ۱۹۵۸ء بمطابق ۱۱ رمضان ۱۳۷۸ھ بروز جمعرات موضع فاروق آباد تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

خاندانی تعارف | مولانا حافظ محمد عثمان کے پردادا محمد یعقوب کے والد امیر خاں بالاکوٹ کے شہداء میں سے تھے۔ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے معتمد ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے

حصول علم | آپ نے ابتدائی رسمی تعلیم نواحی سکول سے حاصل کی بعد ازاں دینی تعلیم کے لیے مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔ جامعہ ابراہیمیہ۔ جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن اور مدرسہ دارالسلام کراچی میں زیر تعلیم رہے۔ اور پھر مدینہ یونیورسٹی میں داخل ہو گئے اور سند فراغت حاصل کی۔

اسفار | آپ نے سعودی عرب کے علاوہ مصر۔ شام اور بحرین کے تعلیمی و علمی سفر اختیار کیے۔

اساتذہ کرام | ۱۔ شیخ عبدالفتاح القاضی ۲۔ شیخ محمد بن محمد محسنین

۳۔ شیخ عبدالعزیز۔

تلامذہ | آپ کے تلامذہ میں حافظ محمد رفیق۔ عبدالرزاق بلغاری۔ عبدالرحمان شاہد۔ احمد سیف الرحمان۔ عبدالوہاب سیف الرحمان اور سامی سیف الرحمان زیادہ معروف ہیں

مولانا محمد عثمان تحریر و تقریر اور تدریس و تحقیق کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ آپ نے عربی میں "الآداب الانسانیۃ التی وصفتہا سورۃ الحجرات" کے نام سے ایک کتاب تالیف کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالصمد ریالوی

ایف۔ اے۔ فاضل درس نظامی۔ فاضل فارسی
خطیب جامع مسجد اہلحدیث ریالہ (ایبٹ آباد)

ولدیت | میاں عبدالحکیم۔

ولادت | ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۷ء بمطابق ۲ صفر ۱۳۶۷ھ بروز منگل بمقام ریالہ ضلع ایبٹ آباد

تعلیم | ایف اے تک دنیاوی تعلیم رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں فاضل فارسی اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے فارغ التحصیل ہیں۔

اساتذہ کرام | ۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد ۲۔ مولانا عبدالحمید ریالوی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ کی زندگی میں ایک سال تک جامعہ محمدیہ چوک اہلحدیث (نیائیں) گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیحؒ کے ایام حیات میں جامعہ تدریس القرآن والحدیث راولپنڈی میں دو سال تک مدرس رہے۔ اور پھر دو سال تک جامع اہلحدیث چوک دالگراں میں تدریسی فرائض سرانجام دینے کے بعد تین سال تک جامع مسجد توحید راوی روڈ لاہور سے بحیثیت امام وخطیب منسلک رہے۔ تین سال تک دفتر ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور میں بطور منیجر کام کیا۔

موجودہ مصروفیات | آج کل اپنے آبائی گاؤں ریالہ ضلع ایبٹ آباد میں امامت وخطابت کے فرائض کی انجام دہی میں مصروف عمل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ڈاکٹر عبدالغفور چودھری

فاضل علوم اسلامیہ۔ فاضل عربی۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر
خطیب جامع مسجد اہل حدیث شادباغ لاہور۔

ولدیت جان محمد۔

ولادت ریاست جموں وکشمیر۔

خاندانی پس منظر مولانا عبدالغفور کے والد محترم جان محمد مرحوم اگرچہ اچھے موحد مسلمان تھے اور معمولی تعلیم رکھتے تھے۔ ان کی دادی اماں فاطمہ بی بی بنت محمد اسماعیل بڑی عالمہ تھیں۔ حافظ محمد لکھوی مرحوم کی تفسیر بھی پڑھی ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے مستورات کی بہت بڑی تعداد کو علم دین سے بہرہ ور کیا۔ موصوفہ کے والد گرامی قدر مولانا محمد اسماعیل بڑی فاضل شخصیت تھے۔ انہوں نے دہلی میں علماء اہلحدیث سے اکتساب علم کیا تھا۔ زمینداری کرتے تھے اور انتہائی صالح انسان تھے۔ مولانا عبدالغفور کے ایک بھائی عطاء اللہ فاضل علوم اسلامیہ ہیں۔

حصول علم مولانا عبدالغفور جب سکول کی چھٹی جماعت میں زیر تعلیم تھے تو خاندان کے حالات سے واقف ایک بزرگ میاں حشمت علی المعروف میاں کاکا سے سر راہ ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ان کا نام اور دیگر کوائف معلوم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ تم دینی و علمی خاندان کے چشم وچراغ ہو، لہٰذا تمہیں علم دین حاصل کرنا چاہیئے۔ لہٰذا ابتدائی تعلیم کے لیئے مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک داد و طور میں داخل ہوئے اور کچھ دیر جامعہ سلفیہ میں رہنے کے بعد ۱۹۶۱ء میں دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور سے سند فراغت حاصل کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحاق ۔ مولانا عبدالرشید ۔ حافظ عبدالرشید ۔ میاں محمد باقر مرحوم ۔ مولانا محمد حمزہ بن میاں محمد باقر مرحوم ۔ مولانا گوہر رحمان حضرت مولانا شریف اللہ خاں ۔ مولانا محمد علی جانباز ۔

مولانا عبدالرحمان فضیل آبادی

الیف اے ۔ فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع مسجد نصرت اہلحدیث گوجرانوالہ

ولدیت حاجی خوشی محمد ۔

ولادت ۶ فروری ۱۹۶۰ء بمطابق ۸ شعبان ۱۳۷۸ھ بروز ہفتہ فضیل آباد ۔

حصولِ علم مولانا عبدالرحمان فضیل آبادی نے پرائمری کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے دینی تعلیم حاصل کی ۔ اور آپ جامعہ اسلامیہ کے فارغ التحصیل ہیں ۔

اساتذہ کرام آپ نے شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد ۔ مولانا محمد اعظم ۔ حافظ محمد الیاس قاری محمد یحییٰ خاں ۔ مولانا رحمت اللہ راشد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے ساتھ ہی آپ نے میٹرک اور الیف اے کے امتحانات پاس کیئے ۔

خطابت حصولِ علم کے بعد آپ ۲ سال تک جامع مسجد مکی اہلحدیث گوجرانوالہ میں خطیب رہے ۔ گذشتہ تین ماہ سے آپ جامع مسجد نصرت اہلحدیث گوجرانوالہ میں بحیثیت خطیب کام کر رہے ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمٰن

فاضل درسِ نظامی۔ جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی

ولدیت محمد علی

ولادت ۱۹۴۰ء بمطابق ۵۸۔۱۳۵۹ھ

مولانا عبدالرحمٰن ایک ایسے علمی خاندان کے فرد ہیں جس میں مولانا عبدالغنی۔ مولانا احمد علی۔ حافظ سیف اللہ۔ مولانا عطاء اللہ۔ مولانا قدرت اللہ۔ حافظ احمداللہ جیسے دیگر علماء نے جنم لیا۔

حصولِ علم آپ نے دینی تعلیم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن سے حاصل کی۔ مولانا پیر محمد یعقوب قریشی و مولانا محمد یعقوب ملتوی اور مولانا عبدالصمد سے کسبِ فیض کیا اور یہاں سے سندِ فراغت لی۔

دینی خدمات کچھ عرصہ اپنے گاؤں چک ۵۳ میں تدریسی اور خطابتی فرائض سرانجام دیئے۔ ان دنوں جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی میں بطور اسٹور کیپر کام کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عمر فاروقی

بی اے ۔ فاضل عربی ۔ فاضل فارسی ۔ فاضل درس نظامی ۔

خطیب جامع مسجد بلال اہلحدیث گوجرانوالہ ۔

محلہ احمد پورہ گلی نمبر ۲ گوجرانوالہ ۔

ولدیت حافظ محمد سعید ۔

ولادت ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۳۶۱ھ بمقام چھوٹیالوالی تحصیل فاضلکا ضلع فیروز پور بھارت

خاندانی تعارف مولانا محمد فاروقی ایک علمی گھرانے کے فرد ہیں ۔ حافظ محمد مستقیم ۔ مولانا نور الحسن ۔ مولانا محمد صدیق ۔ علامہ محمد حسین آزاد آپ کے خاندان کی ممتاز علمی شخصیات ہیں ۔

تعلیم آپ نے دینی تعلیم کا حصول جامعہ محمدیہ اوکاڑہ ۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے کیا ۔ اور ساتھ ہی فاضل عربی ۔ فاضل فارسی اور بی اے کے امتحانات پاس کیے ۔

اعلیٰ تعلیم بعد ازاں اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے سعودی عرب ۔ شام ۔ لبنان اور عراق کا سفر کیا ۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بھی زیر تعلیم رہے ۔

اساتذہ کرام ۱ ۔ استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد گوندلویؒ ۔

۲ ۔ حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم ۔

۳ ۔ مولانا حبیب اللہ ۴ ۔ مولانا شریف اللہ خاں سواتیؒ ۔

دینی خدمات فراغت کے بعد آپ مختلف مساجد میں بطور خطیب خدمات سرانجام دیتے رہے ۔ آپ نے بریلوی اور شیعہ حضرات کے ساتھ کئی مناظرے اور مزاینوں کے ساتھ کئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مباہلے کیے ہیں۔ ان دنوں جامع مسجد بلال اہلحدیث گوجرانوالہ میں خطبہ جمعہ دینے پر مامور ہیں۔ اصلاح معاشرہ کے موضوع پر آپ کی تقاریر کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔

اولاد آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ بیٹوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اعجاز الحق ۲۔ انوار الحق ۳۔ احتشام الحق ۴۔ ضیاء الحق

پروفیسر مولانا غلام احمد حریری

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ ایم او ایل۔
فاضل درس نظامی۔ فاضل عربی۔ فاضل فارسی۔ فاضل اردو۔
مبعوث سعودی عرب۔ استاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

ولدیت چودھری حسین بخش بھٹی بن چودھری سلطان بخش بھٹی۔

ولادت ۱۹۲۰ء بمطابق ۱۳۳۸ھ موضع طالب پور ضلع گورداسپور (بھارت)

حسب و نسب پروفیسر مولانا غلام احمد حریری مشرقی پنجاب بھارت کے ایک بھٹی راجپوت خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا گاؤں گورداسپور شہر سے مشرق کی جانب پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے والد محترم چودھری حسین بخش بھٹی اور والدہ ماجدہ آمنہ بی بی دونوں انتہائی شریف۔ دیندار اور متقی تھے۔ آپ کے ننھیال ضلع گورداسپور ہی کے شہر دینا نگر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ دینا نگر کوہ ہمالیہ کے دامن میں پٹھانکوٹ کے قریب واقع ہے۔ طالب پور، دینا نگر سے جانب مشرق چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے والد متوسط درجہ کے زمیندار تھے۔

طفولیت پروفیسر صاحب کی صرف ایک چھوٹی بہن ہے۔ جو راجپوت قوم کے ایک گاؤں موضع شام کے منتقل مرید کے ضلع شیخوپورہ میں آباد ہے۔ آپ کی عمر ابھی پانچ سال اور آپ کی ہمشیرہ کی عمر تین سال تھی کہ آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ گھر میں ان دو لوگوں بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کرنے والا آپ کے والد صاحب کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ آپ کی نانی صاحبہ آپ دونوں کو دینا نگر لے گئیں۔ آپ نے تحصیل علم کا آغاز وہیں سے کیا اور ۱۹۳۳ء میں آریہ ہائی سکول دینا نگر سے میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔

یادِ ماضی تحصیل علم کے زمانے کے واقعات میں سے آپ کو غازی علم الدین شہید کے واقعہ کا علم ہے۔ اس واقعہ کا ان دنوں بہت چرچا تھا۔ غالباً یہ ۱۹۲۹ء کا زمانہ تھا کہ لاہور کے ایک ہندو راجپال نامی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک زہریلی کتاب "رنگیلا رسول" تحریر کی۔ پھر کیا تھا کہ مسلمانوں میں شدید اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جذبات میں تلاطم بپا ہوا مولانا ظفر علی خاں کے اخبار زمیندار، اور خطیب ملت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے شعلہ فشاں خطبات نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے۔ آخر لاہور کے ایک بڑھئی نوجوان غازی علم الدین شہید نے دن دیہاڑے راجپال کو واصل جہنم کر کے تختہ دار کو چوم لیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

دوسرا واقعہ جو ان دنوں زبان زدِ عام تھا وہ بچہ سقہ کے حکومتِ کابل پر براجمان ہونے کا تھا۔ اس واقعہ کا بھی ان دنوں بہت چرچا تھا۔ آگے چل کر ۱۹۳۵ء میں کوئٹہ کے زلزلہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سانحہ رونما ہوا۔ یہ حادثہ بڑا ہی عبرت خیز تھا۔ اور جن آنکھوں نے اسے رُونما ہوتے دیکھا تازندگی فراموش نہ کر سکے۔

جن دِنوں حریری صاحب اسکول میں زیرِ تعلیم تھے آپ کے نانا جی بابا الٰہی بخش مرحوم پرائمری سکول میں صدر مدرس تھے۔ آپ دینا نگر شہر میں نہ صرف راجپوت برادری کے سربراہ بلکہ بابائے شہر کہلاتے تھے۔ دینا نگر کے اکثر مشاہیر اُن کے شاگرد ہیں۔ مثلاً پروفیسر افتخار احمد چشتی صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج فیصل آباد جو ۱۹۷۵ء میں ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ اور چودھری برکت علی شمیم سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج محمدی شریف ضلع جھنگ آپ ریٹائر ہو کر فیصل آباد میں مقیم ہیں۔ مشہور شیعہ لیڈر اور ریباک مقرر مظفر علی شمسی مرحوم بھی آپ کے شاگرد تھے جن کا چند سال قبل انتقال کیا۔ حریری صاحب نے ۱۹۳۶ء میں بابا جی موصوف کی رفاقت میں گورداسپور میں وظیفہ کا امتحان دیا۔ اور کامیاب ہو کر وظیفہ پایا۔ میٹرک کے امتحان میں بھی وظیفہ حاصل کیا۔

تحصیلِ علمِ دین ۱۹۳۲ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ نے دینی تعلیم حاصل کرنے کا عزم کیا۔ آپ نے اپنے گاؤں کی مسجد ہی میں مولانا عبدالحق مرحوم سے ایک سال میں فارسی کتب سکندر نامہ۔ انوار سہیلی اور یوسف زلیخا جامی تک ابتدائی کتب صرف و نحو سمیت پڑھ لیں۔ مولانا مرحوم حد درجہ کے متقی اور عالم باعمل تھے۔ موضع لکھو کے ضلع فیروز پور سے فیضیافتہ تھے۔ بعد ازاں مولانا عبدالحق ضلع امرتسر کے مشہور قصبہ گورو کا چنڈیالہ کے نواحی گاؤں ترسکہ میں چلے گئے تو جناب حریری صاحب بھی ایک سال تک وہاں رہے اور اُستاذِ محترم سے کافیہ شافیہ وغیرہ کتب پڑھیں۔ پھر آپ نے خانپور متصل مکیریاں ضلع ہوشیار پور کے مدرسہ تبلیغ الاسلام سے قطبی شرح جامی۔ حدیث و فقہ میں صحاح ستّہ، ہدایہ، شرح وقایہ نورالانوار اور تفسیر میں جلالین وغیرہ کتب حضرت حافظ عبدالحفیظ مرحوم کپورتھلوی سے پڑھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ گو ظاہری بصارت سے محروم تھے مگر بصیرت میں حظِ وافر پایا تھا۔ نابینا ہونے کے باوجود کتب درس نظامی پر عبورِ کامل تھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ مسجد منیر ملتان کے خطیب رہے۔ حافظ صاحب حریری صاحب کے انداز تعلّم سے بڑے خوش تھے اور اکثر ملتان سے فیصل آباد ان کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ یہ سعادت تاحیات جاری رہی۔ یہاں تک کہ حافظ صاحب غالباً ۱۹۷۰ء میں ملتان ہی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علمی منازل و مراحل

اس کے حریری صاحب نے موضع ویرووال ضلع امرتسر کے مدرسہ عربیہ میں دو سال قیام کر کے درسِ نظامی کی آخری کتب پڑھیں۔ وہاں مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف حال مالک اشرف لیبارٹریز و ناظم جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد آپ کے ہم درس تھے۔ یہاں قیام کے دوران آپ نے سب کتابیں حضرت مولانا محمد عبداللہ امرتسری مدظلہ، حال شیخ الحدیث و ناظم دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد سے پڑھیں۔ حضرت مولانا امرتسری کو آپ سے بڑی شفقت تھی۔ تقسیم ملک کے بعد جب حریری صاحب گورنمنٹ اسلامیہ کالج میں لیکچرر تعینات ہوئے تو حضرت الاستاذ نے آپ کو فارغ اوقات میں اپنے مدرسہ دارالقرآن والحدیث میں تدریس کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۰ء تک مدرسہ مذکورہ میں درسِ نظامی کی آخری کتب پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۰ء میں بعض مجبوریوں کی بنا پر حضرت مولانا سے معذرت چاہی۔ جسے آپ نے بادلِ نخواستہ منظور فرمایا۔

شیوخ و اساتذہ

حریری صاحب نے ۱۹۳۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایف اے اور ۱۹۴۰ء میں بی اے کیا۔ ۱۹۴۱ء میں محکمہ صنعت و حرفت کے شعبہ سیریکلچر سے وابستہ ہو گئے۔ اس شعبہ میں لوگوں کو ریشم کے کیڑے پالنے کی تربیت دی جاتی تھی۔ اس حوالے سے آپ حریری کہلائے۔ اس ملازمت کے دوران آپ کا قیام ہزارہ اور کیمبل پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اضلاع میں رہا۔ یہ علاقے ملک بھر میں علم و دین اور جید علماء کا مرکز تصور کیے جاتے ہیں۔
۱۹۴۲ء میں آپ ملازمت کے سلسلہ میں موضع کھلابٹ متصل ہری پور ہزارہ میں رئیس کھلابٹ حضرت مولانا خان مہدی زماں خانؒ کے یہاں قیام پذیر تھے کہ آپ کو بریلی مکتب فکر کے جید فاضل مشہور مناظر اور مدرس قاضی عبدالسبحان کھلابٹی مرحوم سے استفادہ کا موقع ملا۔ اور آپ نے ان سے منطق میں حمداللہ۔ قاضی مبارک۔ میر زاہد۔ ملا حسن۔ ملا جلال۔ فلسفہ میں صدرا شمس بازغہ اور نحو میں متن مئتین اور حاشیہ عبدالغفور علی الجامی شرح عقائد۔ شرح مقاصد اور شرح مواقف جیسی کتب پڑھیں۔

جناب حریری صاحب کو ۱۹۴۶-۴۷ء میں بسلسلہ ملازمت جب راولپنڈی قیام کرنا پڑا۔ تو آپ شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خاں مرحوم کے درس قرآن میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ اسی اثنا میں آپ کے ساتھ رابطہ تلمذ استوار ہوا۔ اور آپ سے اشارات بوعلی سینا۔ علم عروض میں محیط الدائرہ اور تفسیر بیضاوی (سورۃ البقرہ) آپ سے پڑھیں۔

۱۹۴۴ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور ۱۹۴۵ء میں فاضل فارسی و اردو کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں مقیم تھے اور مولوی فاضل کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے کہ والد محترم کی شدید علالت کا خط ملا۔ اس پر آپ گاؤں چلے گئے۔ اور آپ نے والد ماجد ۲۸ مئی ۱۹۴۴ء کو بوقت دس بجے شب انتقال فرمایا۔ ۱۹۴۶-۴۷ء میں بصیغہ ملازمت حضرو ضلع کیمبلپور (حال اٹک) میں مقیم تھے۔ حضرو کے علاقہ کو چھچھ کہتے ہیں۔ آپ نے حضرو میں چاہ میاں صاحب کے دینی مدرسہ میں مولانا عبدالحنان صاحب جلالیہ سے تقریح شرح چغمینی اور اقلیدس وغیرہ کتب پڑھیں۔ ۱۹۴۷ء میں جب تقسیم ملک ہوئی تو حریری صاحب ان دنوں ضلع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گورداسپور گئے ہوئے تھے۔ اگست ۱۹۴۷ء میں پاپیادہ قافلہ میں چل کر ڈیرہ بابا نانک کے پُل کے راستے پاکستان پہنچے اور شہر فیصل آباد میں آباد ہوئے جو اس وقت لائل پور کہلاتا تھا۔ آپ دورانِ سفر ناقابلِ بیان صعوبات سے دوچار ہوئے اور آپ نے کشت وخون کے کئی معرکے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

تدریس آپ نے ۱۹۵۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا۔ اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اور اسی سال اسلامیہ کالج فیصل آباد میں لیکچرار تعینات ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں ایم اے علوم اسلامیہ کا امتحان بھی درجہ اوّل میں پاس کیا۔ ۱۹۵۵-۵۴ء میں اسلامیہ کالج کی ملازمت کے ساتھ ساتھ فارغ اوقات میں اہلحدیث کی مرکزی درسگاہ جامعہ سلفیہ میں درس نظامی کی بلند پایہ کتب پڑھاتے رہے۔ اُن دِنوں اہلحدیث کے مایۂ ناز متبحّر فاضل حضرت حافظ محمد گوندلویؒ جامعہ میں شیخ الحدیث تھے۔

حریری صاحب نے حضرت شیخ الحدیث سے اصولِ فقہ اور علم الکلام میں مسلّم الثبوت توضیح وتلویح اور حیالی حاشیہ شرح العقائد وغیرہ کتب آپ سے پڑھیں۔ جنوری ۱۹۵۸ء میں پنجاب یونیورسٹی نے جب مجلسِ مذاکرہ عالمیہ منعقد کی تو آپ نے اس میں بطور مندوب شرکت فرمائی۔ مجلس کے انعقاد سے قبل دو ماہ یونیورسٹی کے مندوب مہمان کی حیثیت سے مقیم رہ کر متعدّد مقالات کا انگریزی سے عربی اور عربی سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور کثیر مالی فوائد کے علاوہ تعریفی سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

تصنیف وتالیف آپ کی تصنیفی زندگی کا آغاز ۱۹۶۰ء میں ہوا۔ سب سے پہلے حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف مدظلہ کے ارشاد کی تعمیل میں مصر کے عظیم فقیہہ ابوزہرہ کی کتاب "ابوحنیفۃ حیاتہ وفقہہ" کا ترجمہ کیا جس کو مولانا موصوف نے "حیات امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحنیفہؒ کے نام سے شائع فرمایا۔ آپ کے تصنیفی و تالیفی کام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تصانیف و تراجم ۱۔ حیات حضرت امام ابوحنیفہؒ ——— یہ آپ کا پہلا علمی کام ہے۔ اسے المکتبۃ السلفیہ لاہور نے شائع کیا۔

۲۔ حیات امام ابن قیمؒ ۳۔ حیات امام ابن حزمؒ

یہ دونوں ضخیم کتابیں شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔

۴۔ حدیث رسولؐ کا تشریعی مقام ——— یہ ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی مرحوم کی کتاب "السنۃ و مکانتھا فی التشریع الاسلامی" کا ترجمہ ہے۔

۵۔ علوم القرآن ۶۔ علوم الحدیث

یہ دونوں کتابیں بیروت کے ڈاکٹر صبحی صالح کی تصنیف "مباحث فی علوم القرآن" اور "مباحث فی علوم الحدیث" کے ترجمہ پر مشتمل ہیں۔

۷۔ اسلامی مذاہب ——— پروفیسر ابوزہرہ مصری کی کتاب المذاہب الاسلامیہ کا ترجمہ ہے۔

۸۔ تاریخ تفسیر و مفسرین ——— یہ ضخیم و جامع کتاب اپنے موضوع پر منفرد ہے۔ اور مختلف کتب کی تلخیص پر مشتمل ہے۔

مندرجہ بالا پانچ کتب از نمبر ۴ تا ۸ کو فیصل آباد کے مشہور ادارہ ملک سنز کارخانہ بازار نے شائع کیا۔

۹۔ تاریخ حدیث و محدثین ——— اُستاذ محمد ابوزہرہ کی کتاب الحدیث والمحدثون کا ترجمہ ہے۔ اسے ناشران قرآن لاہور نے شائع کیا۔

۱۰۔ المنتقی ——— ترجمہ المنتقی للذہبی جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منہاج السنّۃ کی تلخیص پر مشتمل ہے۔ اس ضخیم کتاب کو مولانا خالد گرجاکھی نے گوجرانوالہ سے شائع کیا۔

۱۱۔ حضرت ابوہریرہؓ ——— ترجمہ "ابوہریرۃ راویۃ الاسلام شائع کردہ ناشران قرآن لاہور۔

۱۲۔ قرآن کریم کے فنّی محاسن ——— ترجمہ التصویر الفنّی فی القرآن از سیّد قطب شہید۔ شائع کردہ طارق اکیڈیمی فیصل آباد۔

۱۳۔ عربی اُردو بول چال مع کلید ——— عربی سیکھنے کے لیے ایک مفید کتاب، جسے مکتبہ القریش لاہور نے شائع کیا۔

۱۴۔ اساسِ اسلام ۱۵۔ فہم اسلام ۱۶۔ شرح الحدیث والفقہ

طبع کردہ علمی کتاب خانہ لاہور۔ شائع کردہ پولیمر پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور

علاوہ ازیں دیگر کتب جو کالجوں اور یونیورسٹیوں کے مجوّزہ نصاب کے مطابق تحریر کی گئیں۔

تحقیقی مقالات جناب پروفیسر صاحب اُن تحقیقی مقالات کو اپنا اصل علمی کارنامہ قرار دیتے ہیں۔ جو اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لیے صدر ادارہ جناب ڈاکٹر سید محمّد عبداللہ صاحب کی فرمائش پر تحریر کیے گئے۔ اور دائرہ معارفِ اسلامیہ کی جلد نمبر ۱۴، ۱۶ میں شائع ہو چکے ہیں۔ واقعی یہ مقالات ایک عظیم علمی سرمایہ ہیں۔ یہ طویل تحقیقی مقالات حسبِ ذیل عنوانات پر تحریر کیے گئے ہیں۔

۱۔ اعجاز القرآن ۲۔ علوم القرآن ۳۔ قرآن کریم کے اثرات و برکات

۴۔ علم الصرف ۵۔ علم الاشتقاق ۶۔ سیرت نگاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عربی لغت نگاری ۸۔ کعبہ۔ ایک مستشرق کا مقالہ جسے آپ نے از سرِ نو مرتب کیا۔ ۹۔ منبر۔

سلسلۂ ملازمت جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ آپ نے ۱۹۴۱ء میں محکمہ صنعت و حرفت کے شعبہ سریکلچر (تربیت کرم ابریشم) سے ملازمت کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۴ء میں ایم اے پاس کرنے کے بعد آپ نے اس ملازمت کو ترک کر دیا۔ اور اسلامیہ کالج فیصل آباد میں اسلامیات کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ جب فیصل آباد کے زرعی کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا تو آپ وہاں سینئر لیکچرر (اسسٹنٹ پروفیسر) منتخب ہوئے۔

زرعی یونیورسٹی تدریس کے علاوہ پروفیسر صاحب زرعی یونیورسٹی کی جامع مسجد میں تقریباً دس سال تک اعزازی طور پر خطیب کے فرائض بھی انجام دیتے رہے یونیورسٹی میں آپ نے عربی و علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لیئے بہت کام کیا۔ انتظامیہ کی شدید ناراضگی کے علی الرغم آپ سرگرم عمل و جہاد رہے۔ یونیورسٹی کے اسلام دوست حضرات کے بھرپور تعاون سے آخر کامیاب ہوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علوم اسلامیہ کا مضمون مختلف درجات میں داخل نصاب ہو کر عملاً اس کی تدریس کا آغاز ہوا۔ عربی کو پی ایچ ڈی کے درجہ میں QUALIFYING SUBJECT کی حیثیت سے فرنچ اور جرمن کی بجائے منظور کیا گیا۔ اور آپ نے ہی اس کی تدریس کا آغاز فرمایا۔ دریں اثناء بعض ملحد اور سوشلسٹ عناصر قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کرتے رہے۔ مگر بحمداللہ وہ خائب و خاسر ہوئے۔ اسی طرح سے زرعی یونیورسٹی کی تاریخ میں عربی و اسلامیات کے مضامین کے بانی و مؤسس کی حیثیت سے حضرت پروفیسر صاحب کا نام ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ جنوری ۱۹۷۵ء میں آپ کو فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ۱۹۷۴ء میں آپ کو جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے بورڈ آف گورنرز نے ایسوسی ایٹ پروفیسر آف عربک منتخب کیا اور تقرر نامہ بھیجا۔ مگر آپ فریضۂ حج ادا کرنے چلے گئے تھے۔ مارچ ۱۹۷۵ء میں جب جامعہ کو کامل یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ اور سید محمد ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس کے پہلے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے پروفیسر صاحب کو بحیثیت صدر شعبہ حدیث یہاں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ آپ یکم نومبر ۱۹۷۵ء کو اس یونیورسٹی کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ سید صاحب مرحوم نے اپریل ۱۹۷۶ء میں لندن میں ایک حادثہ سے دوچار ہو کر وفات پائی۔

حریری صاحب ۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء تک اس یونیورسٹی کے ساتھ وابستہ رہ کر بطور صدر شعبۂ اسلامیات مصروف کار رہے۔ یہ شعبہ یونیورسٹی کا سب سے بڑا شعبہ ہے۔ جس میں اٹھارہ اساتذہ تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کی تجویز پر یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات میں اسلامیات لازمی کے نام سے ایک پرچہ پڑھانے کا فیصلہ ہوا۔ آپ نے ہی اس پرچہ کا نصاب تشکیل دے کر منظور کروایا۔ اور اس کے مطابق کتاب تحریر کی۔

بار دیگر زرعی یونیورسٹی میں اکتوبر ۱۹۷۸ء میں چند روز کے لیے آپ فیصل آباد آئے۔ تو زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر غلام رسول چودھری صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے از راہ کرم یہ پیشکش فرمائی کہ جناب حریری صاحب آپ کا منصب تین سال سے خالی پڑا ہے۔ آپ واپس تشریف لے آئیں۔ آپ نے بصد شکریہ پیشکش قبول کی۔ اور دس اکتوبر کو بار دیگر اس ادارہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے جناب چودھری صاحب موصوف علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت سے خصوصی دلچسپی رکھتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے علوم اسلامیہ کے نام سے ایک مستقل شعبہ یونیورسٹی میں قائم کر کے حریری صاحب کو اس کا صدر مقرر کیا۔ علوم اسلامیہ کے مضمون کو یونیورسٹی کی تمام ڈگری کلاسز میں لازمی مضمون کی حیثیت سے اس کی تدریس جاری ہے۔ عربی زبان کی تدریس کے لیے آپ کی کوششوں سے اس شعبہ میں ایک ڈپلومہ کورس جاری ہے جو دو سمیسٹر زپر مشتمل ہے۔ فارغ التحصیل طلباء کو یونیورسٹی ڈپلوما عطا کرتی ہے۔

ایک خوش آئند تبدیلی جناب پروفیسر غلام احمد حریری کے حالات میں ایک خوش آئند تبدیلی یہ رونما ہوئی کہ دسمبر ۱۹۸۱ء سے سعودی عرب کی حکومت نے آپ کو اپنا مبعوث بنا کر آپ کی خدمات زرعی یونیورسٹی کو دے دیں۔ اس کے نتیجہ میں آپ یونیورسٹی ہذا میں حسب سابق تدریسی خدمات بجا لاتے رہے اور تنخواہ سعودی حکومت سے وصول کرتے رہے۔

محلّی ابن حزم کا ترجمہ تدریسی اُمور کے ساتھ ساتھ حریری صاحب سعودی عرب کی ایک پارٹی کے حسب الامر محلّی ابن حزم کا اُردو میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ آٹھ اجزاء کا ترجمہ سعودی عرب روانہ کر چکے ہیں۔ اور نویں جلد زیر ترجمہ ہے۔ جو اس تذکرہ کی اشاعت تک انشاء اللہ مکمل ہو چکی ہوگی۔ اس پارٹی نے لاہور میں اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے۔ جلد اوّل، شائع بھی ہو چکی ہے۔

اولاد و احفاد حریری صاحب ۱۹۴۶ء میں تقسیم ملک سے قبل ایک رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ اب آپ کے گھر میں ماشاء اللہ چہل پہل ہے۔

آپ کے بچوں کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

۱۔ سب سے بڑی بیٹی ثریّا ہے۔ بی اے ہے۔ اِن کے خاوند چودھری غلام حسین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حریری صاحب کے بھانجے ہیں۔ اور واپڈا کی برانچ "تربیلا پاک" میں اعلیٰ درجہ کے انجینئر تعینات ہیں۔

۲۔ عطاء الرحمان بی ایس سی ایگریکلچر ـــــ محکمہ زراعت کی ملازمت کے سلسلہ میں خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں مقیم ہیں۔

۳۔ خلیل الرحمان ایف ایس سی کیڈٹ کالج حسن ابدال
بی اے اسلامیہ یونیورسٹی درجہ اوّل اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن۔
ایم اے سیاسیات پنجاب یونیورسٹی۔
فیصل آباد ہی میں ملازمت کر رہے ہیں۔

۴۔ امتہ الغفار شادی شدہ بیٹی ہیں اور واہ کینٹ میں مقیم ہیں۔

۵۔ ضیاء الرحمان بی اے ۶۔ عتیق الرحمان ایف اے۔

۷۔ نعیم الرحمان ۸۔ اسماء

پروفیسر صاحب کی عمر تعلیم و تعلّم۔ درس و مطالعہ اور تصنیف و تالیف میں گزری آپ کو خوشی ہے کہ آپ نے اپنی عمر رفتہ کو یونہی بے مقصد رائیگاں نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے ایک ایک لمحہ کی قدر کی۔ وقت کی وقعت و اہمیّت کو سمجھا اور اسے مفید کاموں میں صرف کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جس نے آپ کو راجپوت علم کی روشنی سے محروم خاندان کے ایک عام آدمی سے اُٹھا کر یونیورسٹی پروفیسر کے منصب پر فائز کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔

حضرت مولانا حریری صاحب سراپا علم شخصیّت ہیں۔ دینی و علمی حلقوں میں آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نام انتہائی احترام سے لیا جاتا ہے۔ آپ انتہائی مشفق صاحبِ اخلاق اور سادہ منش انسان ہیں۔ حضرت مولانا محمد علی جانباز پر بڑی شفقت رکھتے ہیں۔ ان کی استدعا پر جامعہ ابراہیمیہ کی تقریب بخاری منعقدہ ۱۷ مئی ۱۹۸۴ء میں باوجود علالت تشریف لائے اور حدیث نبویؐ کی ضرورت و اہمیت پر اپنا گرانقدر مقالہ ارشاد فرمایا۔ جو محلّہ جامعہ ابراہیمیہ میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ راقم الحروف کو بھی کئی بار شرفِ حاضری حاصل ہوا۔ ہر بار شفقت کو دوبالا ہی پایا۔

اِن دِنوں آپ سعودی مبعوث کی حیثیت سے ہی جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تاریخِ وفات :۔ ۷ مئی ۱۹۹۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا پروفیسر ابوالفضل غلام نبی عارف

فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل عربی ۔ ایم اے عربی ۔ اسلامیات

و بلوم العالی سعودی عرب ۔

اُستاذ شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ ڈگری کالج باغبانپورہ لاہور

ولدیت میاں روشن دین ترسکوی ۔

ولادت یکم نومبر ۱۹۳۸ء بمطابق ۸ رمضان المبارک بروز منگل ترسکہ پنجاب (بھارت)

تعلیم مولانا پروفیسر غلام نبی عارف نے ناظرہ قرآن مجید اپنی والدہ صاحبہؒ سے پڑھا اور گاؤں کے سکول میں ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی ۔ بعد ازاں مختلف اوقات میں آپ

۱۔ مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ ۲۔ دارالعلوم اوڈانوالہ ۳۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۴۔ جامعہ عربیہ کھیالی دروازہ گوجرانوالہ ۔

میں زیرِ تعلیم رہے ۔ ان جملہ دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے رسمی تعلیم جاری رکھی ۔ اور فاضل عربی ۔ ایم اے عربی و اسلامیات تک کے امتحانات پاس کیے ۔ آپ نے مختلف دینی اداروں میں جو کتب پڑھیں یا اُن کا سماع کیا اُن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے ۔

۱۔ صرف و نحو :۔ صرف میر ۔ نحو میر ۔ زرادی ۔ ابواب الصرف ۔ شرح مائۃ عامل ۔ ہدایہ نحو ۔ کافیہ ۔ الفیہ شرح ابن عقیل ۔ بعض اجزاء شرح جامی ۔ فصولِ اکبری ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بلاغت و معانی :۔ تلخیص (عبدالرحمان قزوینی) مختصر المعانی۔ مطوّل (بعض اجزاء) البلاغۃ الواضحۃ۔ دلائل الاعجاز (عبدالقاہر جرجانی)۔

۳۔ منطق و فلسفہ :۔ ایساغوجی۔ مرقاۃ۔ قطبی۔ شرح تہذیب۔ سلم العلوم۔ ملّا حسن۔ حمداللہ۔ ہدیہ سعیدیہ۔ میبذی۔ شمس البازغہ (بعض اجزاء)۔

۴۔ ادب عربی : مقامات حریری۔ کلیلہ دمنہ۔ کامل للمبرد۔ دیوان حماسہ۔ دیوان متنبّی۔ سبع معلقات۔ تاریخ ادب عربی (احمد حسن زیات)۔ القرأۃ الرشیدۃ (حصہ اوّل تا چہارم)۔ مفضلیّات (بعض اجزاء)

۵۔ تاریخ :۔ مقدمہ ابن خلدون (بعض اجزاء)۔ محاضرات خضری۔

۶۔ عروض :۔ محیط الدائرۃ

۷۔ فارسی ادب :۔ کتاب فارسی (حصہ اوّل تا چہارم علاؤالدین)۔ گلستانِ سعدیؒ بوستان سعدیؒ۔ پندنامہ فریدالدین عطارؒ

۸۔ عقائد : شرح عقائد۔

۹۔ علم میراث : سراجی۔

۱۰۔ فلسفہ اسلام : حجۃ اللہ البالغۃ۔ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی

۱۱۔ اصول فقہ : اصولِ شاشی۔ حسامی۔ نورالانوار۔ توضیح تلویح

۱۲۔ فقہ : قدوری۔ کافیہ۔ ہدایہ اوّلین و آخرین۔

۱۳۔ اصولِ حدیث : نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر (ابن حجر العسقلانیؒ)

۱۴۔ حدیث : بلوغ المرام (ابن حجر العسقلانیؒ)۔ ریاض الصالحین (نوویؒ)۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ مؤطا امام مالک۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن ابوداؤد۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ (بعض اجزاء)

۱۵۔ اصولِ تفسیر : الفوز الکبیر شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ۔

۱۶۔ تفسیر : جامع البیان (مکمل)۔ بیضاوی (بعض اجزاء)۔ تفسیر المنار بعض اجزاء۔

۱۷۔ سیرت : سیرت ابن ہشام (حصّہ اوّل تا چہارم)

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اجلّ علماء کرام سے اخذِ فیض کیا۔

۱۔ شیخ العرب والعجم حضرت حافظ محمد گوندلویؒ

۲۔ حضرت مولانا محمّد اسماعیل سلفیؒ گوجرانوالہ ۳۔ حضرت مولانا محمد شریف اللہ خاں سوانیؒ

۴۔ حضرت مولانا محمّد چراغ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ ۵۔ مولانا عبدالصمد اوڈانوالہ

۶۔ مولانا پیر محمد یعقوب قریشی جہلم ۷۔ مولانا محمد یعقوب ملہوی۔

۸۔ مولانا محمد صادق خلیل ـــــ اِن اساتذہ کرام سے شرفِ تلمّذ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف لاہور۔ صوفی محمد عبداللہؒ ماموں کانجن سے بے حد متاثر ہیں۔ بلکہ امراء المجاہدین صوفی محمد عبداللہؒ کو وہ اپنا روحانی طبیب و مرشد مانتے ہیں۔ اور اگرچہ ماضی میں آپ کو کئی انسانوں سے واسطہ پڑا۔ حضر و سفر میں ساتھ رہنے کے وسیع مواقع میسّر آئے۔ جن میں بڑے بڑے اصحاب علم و فضیلت بھی تھے۔ اربابِ قلم و قرطاس بھی تھے۔ مدعیان رشد و ہدایت بھی تھے۔ فلسفی بھی تھے۔ محدّث بھی، اور مفسّر بھی۔ مگر پروفیسر صاحب امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ کو شارح القلوب والارواح۔ شہنشاہِ فقر و غنا اور کاروانِ آزادیٔ ہند کا آخری مسافر قرار دیتے ہیں۔ نیز آپ کے نزدیک علامہ ابن حزم۔ امام ابن تیمیہؒ۔ شیخ احمد سرہندی۔ امام شوکانیؒ اور شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ مثالی شخصیات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچپن ہی سے آپ کا نام غلام نبی ہے جب آپ نے کتاب وسنّت کا علم حاصل کیا۔ تو آپ نے اپنے نام میں تبدیلی لانے کی کوشش کی اور اپنے لیئے نام "غلام اللہ" تجویز کیا۔ مگر یہ نام شہرت نہ پا سکا۔ اور آپ کی تمام علمی شہادات وسندات پر غلام نبی ہی لکھا ہے۔

بہر حال آپ اپنے کو غلام اللہ اور متبع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

سعودی عرب میں آپ کچھ عرصہ ریاض یونیورسٹی سعودی عرب سے بھی اکتساب علم حاصل کرتے رہے اور وہاں سے عربی زبان میں دبلوم عالی لے کر وطن لوٹے۔

دینی وتدریسی خدمات تکمیل تعلیم کے بعد آپ نے تدریس کے لیئے عصری اداروں کا رُخ کیا۔ اور کئی سکول۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ ان دنوں آپ گورنمنٹ ڈگری کالج باغبانپورہ لاہور کے شعبہ اسلامیات میں اُستاذ ہیں۔

تدریس وتقریر کے ساتھ ساتھ تحقیق کے میدان میں بھی آپ مہارت رکھتے ہیں۔

تحریر کا بہت اچھا سلیقہ اور ذوق رکھتے ہیں۔

تصنیف وتالیف آپ نے مختلف اوقات میں مختلف مقالے۔ مضامین۔ کتب مرتّب کی ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ ترجمۃ النظرات ۲۔ فی سبیل اللہ ۳۔ اسلام کا نظام تعلیم ۴۔ آثارِ ھجرت

۵۔ یہود کے مظالم ۶۔ سوانح نواب صدیق حسن خاں رح

۷۔ عربی ادب میں نواب صاحب رح کی خدمات ۸۔ چین میں قرآن کی تعلیم

۹۔ مقالہ امام شوکانی رح ۱۰۔ بنگلہ زبان میں قرآن کا چربہ۔ وغیرہ۔

اسفار آپ اب تک سعودی عرب کے بڑے بڑے شہروں۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منوّرہ ریاض۔ خرج۔ درعیہ۔ طائف کا سفر کر چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا غلام رسول گرجاکھی

فاضل علوم اسلامیہ۔ خطیب جامع مسجد اہلحدیث
منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ۔

ولدیت | مستری رحمت اللہ۔

ولادت | اگست ۱۹۴۷ء مطابق رمضان/شوال ۱۳۶۶ھ موضع گجوچک ضلع گوجرانوالہ۔ راہوالی سے مشرق کی جانب تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

تعلیم | رسمی تعلیم صرف پرائمری تک جاری رکھ سکے۔ مذکورہ بستی میں پہلے اہلحدیث کوئی نہیں تھا۔ لیکن جب ۱۹۵۸ء میں گرجاکھ میں مولانا گرجاکھی مرحوم کے پرانے ساتھی حاجی مستری محمد علی مرحوم سے ان کے خاندان کی رشتہ داری ہوئی۔ تو ان کی کوششوں کی وجہ سے سب سے پہلے خود مولانا غلام رسول اہل حدیث ہوئے۔ اور گرجاکھ میں رہائش اختیار کر لی۔ مفلسی کی وجہ سے دنیاوی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ البتہ یہاں مولانا خالد گرجاکھی سے ترجمہ قرآن پاک۔ صرف و نحو اور مشکوٰۃ تک کی کتب پڑھیں۔

دینی خدمات | کچھ عرصہ جامع اہلحدیث گرجاکھ کے ناظم عمومی و کتب خانہ کے ناظم کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

۱۹۷۳ء میں موضع ہلو وال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں بطور امام، مدرس اور خطیب خدمات انجام دینا شروع کیں۔ اس کے بعد ۱۹۷۶ء سے منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ میں مقیم ہیں۔ اور اس طرح ان کی تدریسی و خطابتی زندگی کا یہ دسواں سال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد غلام الدین

فاضل درسِ نظامی۔

خطیب جامع مسجد اہل حدیث مان تحصیل گوجرانوالہ

ولدیت | فقیر محمد گوجر پوڑ۔

ولادت | ۱۹۰۶ء بمطابق ۱۳۲۴ھ بمقام کھنیتر تحصیل حویلی ضلع پونچھ (مقبوضہ کشمیر)

تعلیم | مولانا محمد غلام الدین نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیے بڑبن آزاد کشمیر۔ ترنتارن بمقام بھوجیاں۔ بھینی جٹاں والی امرتسر اور گوجرانوالہ میں زیرِ تعلیم رہے۔

اساتذہ کرام | ۱۔ مولانا محمد عبداللہ مرحوم بھوجیانی۔ ۲۔ مولانا عبدالحی مرحوم میر پور۔
۳۔ مولانا عبدالرحمان بھینی جٹاں والی۔ ۴۔ مولانا حافظ عبدالرحمان چکوال۔
۵۔ مولانا عبدالرحمان ہری پور ۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ
۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی۔

دینی خدمات | فراغت کے بعد بارہ سال تک آپ نے مقبوضہ کشمیر میں تبلیغ دین کا کام کیا۔ اور بدعتی پیروں اور دیگر مقلد حضرات سے تقریباً چودہ کامیاب مناظرے کیے۔ اور یوں موضع کھنیتر مقبوضہ کشمیر میں جماعت اہل حدیث کی داغ بیل ڈالی۔ پچھلے دنوں آپ کی تعمیر کردہ مسجد واقع کھنیتر مقبوضہ کشمیر کے خطیب پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے مولانا محمد غلام الدین کے لگائے ہوئے پودے کے فیض کا ذکر کیا۔ آج مقبوضہ کشمیر کے موجودہ اہلحدیث حضرات کو شاید اس کا علم نہیں کہ وہاں مسلک اہل حدیث کس طریقہ سے متعارف ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا غلام محمدؒ

مڈل۔ فاضل علوم اسلامیہ
خطیب جامع مسجد اہل حدیث
قادرآباد کالونی ضلع گوجرانوالہ

ولدیت میاں نہال خاں۔

ولادت ۱۹۱۲ء بمطابق ۱۳۳۰ھ بمقام چاہ کھولیانوالہ سروفوالہ

تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مولانا غلام محمدؒ کے خاندان میں مولانا میاں محمد اسماعیل مرحوم بکن کلاں، مولانا میاں رحمت اللہ مرحوم بکن کلاں اور حضرت مولانا محمد عبدالکریم حافظ آبادی جیسے معروف بزرگوں کے نام ملتے ہیں۔

حصولِ علم اور اساتذہ مولانا نے ترجمۃ القرآن مولانا محمد عبدالکریم حافظ آبادی سے پڑھا۔ بعد ازاں ولیٔ کامل حضرت مولانا علم الدین وِنّی والے اوّل خطیب جامع مسجد اہل حدیث حافظ آباد سے ابتدائی صرف ونحو کی تعلیم حاصل کی۔ مزید دینی تعلیم وتربیت کے لیے حضرت میاں جلال الدینؒ خطیب اوّل جگانوالہ نزد حافظ آباد سے اکتساب فیض کیا۔ میاں صاحب مرحوم ایک ولی اللہ شخصیت تھے۔ انہوں نے جگانوالہ میں تحریکِ اہل حدیث کو متعارف کرایا۔ اور الحمدللہ اب تقریباً پورا گاؤں مسلک اہل حدیث اختیار کر چکا ہے۔

دینی خدمات خطابت کے علاوہ درس وتدریس کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ عرصہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دس سال سے درسِ قرآن مجید اور پندرہ سال سے خطابتی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

سیاسی و ملی خدمات آپ نے مسلم لیگ میں شامل ہو کر تحریکِ پاکستان میں نمایاں طور پر حصہ لیا۔ اور علاقہ بھر کا دورہ کر کے مسلم لیگ اور قیامِ پاکستان کے لیئے ووٹ حاصل کیئے۔ ۱۹۴۸ء میں کچھ عرصہ کے لیئے فوج میں بھی رہے۔

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں حضرت مولانا علامہ فضل الرحمان کلیم حضرت مولانا ابوالحسن محمد یحییٰ حافظ آبادیؒ اور مولانا حکیم محمد ابراہیم حافظ آبادی جیسے بزرگوں کی معیت میں دن رات کام کیا۔ علاقہ بھر میں مرزائیت کا خوب رد کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں سوشلزم کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ نیز اپنے علاقہ میں توحید و سنت اور مسلک اہلحدیث کا خوب چرچا کیا ہے۔ شرک و بدعت کی بیخ کنی اور اس کے خلاف بھرپور جہاد کو زندگی کا مقصد بنا رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ فتح محمدؒ المعروف حافظ فتحیؒ

فاضل درس نظامی۔ فاضل معہد الامام الدعوۃ ریاض۔

فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ۔

مدرّس المسجد الحرام مکۃ المکرمہ۔

ولدیت محمد خاں۔

ولادت ۱۹۳۰ء بمطابق ۱۳۴۸-۴۹ھ موضع بھرپور تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

وفات ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء بمطابق ۵ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ بروز بدھ۔ مکۃ المکرمہ۔

ایک تعارف درویشِ خدامست، شیدائی کتاب وسُنّت اور مرجع علماء و فضلاء حضرت مولانا حافظ فتح محمدؒ المعروف حافظ فتحیؒ تقریباً دو ماہ کی علالت کے بعد ۵ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ کو دیارِ حبیب میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شدید علالت کے باوجود اس بار بھی وہ حج کی سعادت سے مشرّف ہوئے۔ آخر وہ گھڑی آن پہنچی جس سے کسی کو مفر نہیں۔ شیخ فتحی اُن خوش بخت و خوش نصیب انسانوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے عجم سے بُلا کر اپنے گھر کا قرب نصیب فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب گو مادر زاد آنکھوں کی بصارت سے محروم ہیں تاہم اللہ تعالیٰ نے اُن کو فہم و فکر کی اصابت اور روحانی و باطنی بصیرت سے مالا مال کر رکھا تھا۔ عقل و خرد کی وہ روشنی عطا ہوئی تھی کہ ظاہری آنکھوں والے لوگ بھی اُس پر رشک کرتے تھے۔ اور یہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی احسان و فضل تھا کہ ظاہری آنکھوں سے محرومی کے باوجود آپ نے حافظ قرآن، علوم حدیث کے یگانۂ روزگار عالم اور درس نظامی کے فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ عالم باعمل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ مسلک سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ ہر واقف اہلحدیث فرد اُن سے متأثر اور اُن کا گرویدہ تھا۔ سعودی عوام تو کجا اعیان و حکام سبھی آپ کی علمی و عملی شخصیت کے معترف تھے۔ آپ اوّل و آخر ایک علمی اور کتابی آدمی تھے آپ کے پاس مکہ مکرمہ میں نادر و نایاب کتب پر مشتمل ایک بڑا مکتبہ تھا۔ جس میں تقریباً پانچ ہزار عربی اُردو اور کچھ پنجابی کی کتب تھیں۔ مکتبہ میں کچھ پرانے مخطوطات اور بعض علماء کے ماجستیر (ایم اے) اور دکتوراہ پی ایچ ڈی کے مقالات محفوظ تھے۔ جو بہت بڑا علمی سرمایہ تھے۔

اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ حافظ صاحب ایک چلتا پھرتا کتب خانہ۔ ایک مجسّم تحریک عمل بالحدیث اور ایک مؤثر رابطہ اور فعّال ادارہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ حج کے دِنوں میں حافظ صاحب کا ٹھکانہ علماء و اعیان اہلحدیث کا مستقر ہوتی تھی۔ اگر کسی صاحب نے اپنے کسی دُور سے سلفی بھائی سے ملنا ہوتا تھا تو یہ ملاقات حافظ صاحب کی مجلس ہی میں ہوتی تھی۔ آپ کا یہ ٹھکانہ رُکن یمانی کی سیدھ میں ترکی عمارت کے ایک عریض ستون کے ساتھ باب بلالؓ کے اندر ہوتا تھا۔ جہاں آپ نے لوہے کی ایک بڑی الماری رکھی ہوتی تھی جس میں حوالجاتی اہم کتب ہمہ وقت دستیاب ہوتی تھیں نمازوں کے اوقات میں اس جگہ آپ کی مجلس رہتی تھی۔ رہائش کے لیے حرم ہی کی نچلی منزل میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک حجرہ ملا ہوا تھا جس میں آپ کی قیمتی لائبریری کا بھی ایک حصہ رکھا ہوا تھا۔ قیام وطعام بھی وہیں ہوتا۔ بڑے کتب خانے کے لیئے علیحدہ مکان تھا جو محلہ فلق (شامیہ) میں تھا۔

خاندانی پس منظر | حافظ صاحب کا خاندان تحصیل چکوال ضلع جہلم کے ایک گاؤں بھروں میں آباد تھا۔ آپ کا خاندان لوہار برادری سے متعلق تھا۔ خاندان یا برادری تو کجا، اس پورے علاقے میں علم ورشد کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہ تھا۔ اور یہ خطہ نہ صرف معاشی پسماندگی کا شکار تھا بلکہ علمی ودینی لحاظ سے بھی جہالت وگمراہی کی اتھاہ تاریکیوں میں غرق تھا۔ ہر طرف جھوٹے جعلی پیر۔ جاہل پیٹ پرست ملاّ۔ جاہل وگنوار صوفی، اور مکار ودغاباز ملنگ اور نام نہاد ولی راج کرتے تھے۔ تعلیم سے تہی دامن لوگ، ان شعبدہ بازوں کے چنگل میں گرفتار تھے۔ اور وہ ان کو دین کے نمائندے اور علم بردار سمجھتے تھے۔ اس وسیع وعریض علاقے میں شرک وبدعات جہل وخرافات کی مہیب رات چھائی ہوئی تھی جس کے بل بوتے پر انسان نما شیطان ان غریب لوگوں کی جیبوں اور عزتوں پر ڈاکے ڈالتے تھے۔ اس ماحول میں حافظ صاحب کی پیدائش یقیناً یخرج الحی من المیّت کی مصداق تھی۔ آپ اسی ماحول میں پروان چڑھے۔

قبول مسلک سے پہلے | حافظ صاحب نے جیسے ہوسکا سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی رسیلی آواز اور ملا کا گلہ عطا فرمایا تھا۔ لہٰذا انہوں نے مبالغہ آمیز نعتیں، پیروں کی شان میں غیر شرعی نظمیں، قصیدے پڑھنے شروع کیئے۔ جب آپ کے پیر صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر دیہاتوں میں جاتے تو حافظ صاحب نابینا ہونے کے باوجود گھوڑے کی لگام پکڑ کر آگے آگے چلتے۔ اور پیر کی شان میں، خوشامدی مبالغہ آمیز اور خلاف شرع نظمیں گاتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کی طرف راہنمائی اللہ تعالیٰ کو حافظ صاحب کی حالتِ زار پر رحم آگیا اور من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدّین کے بموجب اللہ نے آپ کے سینے کو رشد و ہدایت کے لیئے کھول دیا۔ اللہ کو یہ منظور ہوا کہ اس نابینا کو شرک و بدعت کی گہرائیوں سے نکال کر توحید و سنّت کی عظمتوں کا شناور بنایا جائے۔ چنانچہ اس سوچ کا آنا ہی تھا کہ آپ کا گھر ملو سکون و اطمینان ختم ہو گیا۔ گھر ملو ماحول اور علاقے کی فضا کو دیکھ کر آپ انتہائی کبیدہ خاطر رہتے۔ نتیجتاً اپنے خاندان اور اہل بستی سے اختلافات بڑھتے گئے۔ حتیٰ کہ آپ نے توحید و سنّت کی علمبرداری کے لیئے خیرباد کہہ دیا۔ اور حصولِ تعلیم کے لیئے اہل حدیث مدارس کا رُخ کیا۔

آپ کے اس ذریعہ ہدایت کے طور پر حافظ کریم بخش ساکن چک ۱۰۲ ضلع ف کا نام نہ لینا بڑی بے انصافی ہو گی جنہوں نے حافظ فتحی کی صحیح اسلامی اور دینی را کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی۔ اور انہوں نے مسلک ا قبول کیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ۱۹۴۵ء سے پہلے حافظ فتحی ہندو چلے گئے تھے۔ اُن دنوں بھی اِن کا کام تلاوتِ قرآن مجید اور شعر و شاعری تھا تق کے وقت جب آپ امرتسر سے وطن واپس آئے تو حافظ کریم بخش کی راہنمائی نے اسلامی رنگ میں رنگا۔

www.KitaboSunnat.com

حصولِ تعلیم و اساتذہ حافظ فتحی نے صرف و نحو اور ترجمۃ القرآن انہی حافظ کر سے پڑھا۔ پھر مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ امیر المجاہدین حضرت مولانا صوفی محمد ع کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صوفی صاحبؒ نے حافظ صاحب کی استقام کے لیئے بڑی طویل اور پُرخلوص دُعائیں کیں۔ اور اپنی زندگی کی مثال دیتے ہوئے حافظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو سمجھایا کہ گھر بار چھوڑنے کا کوئی ملال نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا معلوم اللہ تعالیٰ آپ سے دین کا کیا کام لینے والا ہے۔ جو یقیناً آپ کے لیئے باعث رحمت و سعادت ہوگا۔

حافظ صاحب دو سال یہاں گزارنے کے بعد تاندلیانوالہ چلے گئے۔ لیکن وہاں کوئی طبیعت کا میلان نہ ہو سکا۔ پھر جامعہ تعلیم الاسلام میں تشریف لے آئے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۵۴ء میں مولانا قاضی محمد اسلم صاحب سیف فیروز پوری۔ مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی۔ مولانا محمد ابراہیم خلیل۔ مولانا محمد حسین طورؒ اور دیگر کئی احباب حافظ صاحب کے ساتھ ہی فارغ ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے محدث العصر استاذ الاساتذہ حضرت العلام شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ محمد گوندلویؒ اور مولانا ابوالبرکات احمد صاحب سے خوب استفادہ کیا۔ تاندلیانوالہ میں قیام کے دوران آپ نے حضرت مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدث دہلویؒ اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی سے علمی سیرابی پائی۔

درس و تدریس گوجرانوالہ سے فراغت کے بعد آپ چک ۱۴۱/آئی۔ آر شانتی نگر تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں بھینی حاجیاں والی میں تشریف لے گئے۔ حاجی محمد رفیق صاحب کوٹ کپورا والے وہاں کی ایک قابل احترام شخصیت ہیں۔ اچھے خاصے زمیندار ہیں۔ علماء و صلحاء سے گہری عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ مولانا عبدالرحمان عتیق خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث وزیر آباد حاجی صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ حاجی صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالغفور۔ صوفی محمد اسماعیل باپ کے صحیح جانشین ہیں۔ مولانا محمد یحییٰ شرقپوری حاجی صاحب کے داماد ہیں۔ حاجی صاحب نے ایک عرصہ تک حافظ فتحی صاحب کو اپنے فرزند کی طرح انتہائی عزت و وقار سے اپنے گھر رکھا۔ اور خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ حافظ صاحب کچھ عرصہ جامع مسجد اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانیوال میں مدرّس و خطیب رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کراچی چلے گئے۔

ورُود حرمین شریفین والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سُبلنا کتنی بڑی حقیقت ہے کہ حافظ صاحب جیسا مفلس۔ بے سہارا انسان جو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ سرزمین حجاز کی زیارت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے وہ وسائل و ذرائع مہیا فرما دیئے کہ حافظ صاحب مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ مدینہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس کی پہلی انتظامی کمیٹی کے پاکستانی رکن مولانا سیّد محمد داؤد غزنویؒ اور مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ تھے۔ حافظ صاحب کو جامعہ میں داخلہ مل گیا۔ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ جامعہ اسلامیہ کے وائس چانسلر تھے۔ آپ ایک مایۂ ناز علمی شخصیت ہیں۔ مسلک اہل حدیث کے غذائی و شیدائی اور سلفی علماء کے لیئے انتہائی شفیق ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ شیخ ابن باز بھی ظاہری بصارت سے محروم ہیں لیکن روحانی بصیرت و ذکاوت کی بنا پر آپ نے جلد ہی ایک دو ملاقاتوں میں حافظ فتحی کی ختمتہ صلاحیتوں کا اندازہ کر لیا۔ اور انہوں نے حافظ فتحی کو اپنی توجہ و شفقت کا مرکز بنا کر انہیں ایک خاص مشن کے لیئے تیار کیا۔ چنانچہ جامعہ اسلامیہ سے فراغت کے بعد فضیلۃ الشیخ کی سفارش پر انہیں حرم بیت اللہ میں مستقل قیام کے مواقع فراہم ہو گئے۔

حرم مکہ میں تدریس الشیخ عبداللہ بن حمید الرئیس لاشراف الدینی (شؤون حرمین شریفین) نے انہیں حرم میں مدرّس مقرر کر دیا۔ اس وقت سے لے کر وقتِ وفات تک آپ حرم کعبہ میں یعنی تقریباً پندرہ سال سے دعوت و ارشاد اور تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کتب مسلک کی تبلیغ کے جذبے کا یہ عالم تھا کہ اپنے خرچ پر پاک و ہند سے مسلک کی اردو زبان کی زبانیں طبع کروا کر دنیا بھر کے اہل علم میں تقسیم کرتے تھے۔ جن میں مندرجہ ذیل کتب زیادہ اہم ہیں۔

۱۔ حلّ مشکلات بخاری ۲۔ اہلحدیث اور سیاست از مولانا نذیر احمد رحمانی۔

۳۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی) للعلامۃ المحدّث مولانا عبید اللہ مبارکپوری

تحقیق الکلام اور المقالۃ الحسنیٰ کا عربی میں ترجمہ مکمل کروا چکے تھے جو طبع ہونیوالا تھا۔ نامعلوم اب کن مراحل میں ہے۔ ان کے علاوہ دس دس ہزار ریال کی عربی کتب خرید کر مفت تقسیم کرتے۔

حافظہ حافظ صاحب کی یادداشت کا یہ عالم تھا کہ انہیں تمام پرانے دوستوں کے نام اور لہجۂ کلام یاد تھے۔ ہر ایک کا نام لے کر آپ اس سے گفتگو کرتے کسی شخص کو اپنا تعارف نہیں کرانا پڑتا تھا۔ ہر روز ان کے پاس سینکڑوں خطوط ایسے بھی آتے تھے جو ان کی معرفت مکہ مکرمہ میں عارضی طور پر مقیم علماء کرام کے نام ہوتے تھے لیکن حافظ صاحب انہیں کچھ اس ترتیب سے اپنی خاص قسم کی قمیص کی متعدد جیبوں میں رکھتے کہ جب بھی متعلقہ عالم ملتا، انہیں ان کا خط نکال کر دیتے۔ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ کوئی خط اول بدل ہو جائے اور کسی کا خط کسی دوسرے صاحب کو دے دیں۔

افسوس کہ مسلک کا یہ بے لوث سپاہی۔ علماء کا قدردان عالم علم و عمل کا حسین امتزاج ایک قدآور علمی شخصیت اب ہم میں نہیں رہی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

تقبّل اللہ حسناتہ وغفرلہ اللہ عثراتہ

—: استفادہ بشکریہ :—

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ دعوتِ سلفیہ کا ایک عظیم و مخلص کارکن حافظ فتح محمد مرحوم ——————

از مولانا ابو عمر عبدالمجید اصلاحی مرحوم مکہ مکرمہ۔ مطبوعہ ماہنامہ "صراطِ مستقیم" برمنگھم۔

۲۔ مجسمۂ علم و اخلاص —— حافظ فتحیؒ ——————

از مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروزپوری۔ مطبوعہ ہفت روزہ الاسلام لاہور۔

۳۔ کچھ حافظ فتحیؒ کے بارے میں ——————

از مولانا حافظ محمد ابراہیم کمبیر پوری۔ مطبوعہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا فاروق احمد راشدی

فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل عربی ۔ فاضل فارسی

ولدیت | مولانا احمد علی بن حاجی محمد رمضان مرحوم ۔

ولادت | ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۳۶۱ھ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ ۔

تعلیم | مولانا فاروق احمد نے پرائمری تک تعلیم مقامی طور پر حاصل کی ۔ بعد میں دینی تعلیم کے حصول کی خاطر جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہوئے ۔ اور موخر الذکر جامعہ سے شہادۃ الفراغ حاصل کی ۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات پاس کیئے ۔

اساتذہ کرام | آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے کسب فیض کیا ۔

۱۔ حضرت العلام حافظ محمد گوندلویؒ ۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد ۳۔ شیخ المعقولات حضرت مولانا محمد شریف اللہ خاں سواتیؒ ۴۔ مولانا نذیر احمد مرحوم (کھوکھر کے)

دینی و تدریسی خدمات | تکمیل تعلیم کے بعد آپ مختلف اوقات میں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے ۔ بعد میں آپ سرگودھا تشریف لے گئے ۔ اس شہر کو ایک یہ سعادت عظمیٰ حاصل ہے کہ یہاں کی سرزمین میں جماعت اہل حدیث کی مایہ ناز ہستی ۔ وکیل اہلحدیث ۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (م ۱۹۴۸ء) مدفون ہیں ۔ مولانا امرتسریؒ وہ بطل جلیل تھے جو پوری نصف صدی تک ہر اس قوت کے سامنے سینہ سپر رہے جو اسلام ، شارع اسلام اور حاملین و داعین اسلام پر حملہ آور ہوتی رہیں ۔ اس راستہ میں انہیں رنج و محن اور شدائد کا بھی سامنا کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑا لیکن ان کے قدموں میں کوئی ڈگمگاہٹ نہ آسکی۔ وہ برابر دشمنان دینِ حنیف کے ہر وار کو روک کر مردانہ وار آگے بڑھتے رہے۔ اور آخری لمحات تک بڑی جرأت و پامردی اور استقلال سے شریعتِ مطہرہ کا دفاع کرتے رہے ؎

مضت الدھور وما اتین بمثلہ ولقد اتیٰ فعجزن عن نظرائہ

ضرورت تھی کہ جماعت اہلحدیث ان کی یادگار کے طور پر کوئی ادارہ قائم کرتی۔ بالخصوص سرگودھا جماعت پر یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی تھی۔ مولانا فاروق احمد راشدی جیسے غریب الدیار نے اسی جذبہ کے تحت جامعہ ثنائیہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا تاکہ حضرت ارشدیؒ کے کارناموں کو زندہ رکھا جائے۔ مگر کچھ لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے حالات سازگار نہ رہے بدیں وجہ مولانا سرگودھا کو خیرباد کہہ کر حافظ آباد کی جماعت کی دعوت پر حافظ آباد تشریف لے آئے۔ چنانچہ مولانا موصوف اس وقت دارالحدیث محمدیہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کا زیادہ عرصہ تدریس ہی میں گزرا ہے۔ بدیں وجہ آپ کا شمار بہترین اساتذہ میں ہوتا ہے اس لیے تقریر و تحریر کی طرف توجہ کم ہی رہی ہے۔ تاہم تحریر کا ذوق اور جذبہ رکھتے ہیں۔ اور دو مختصر رسائل "جوہنۃ العطر فی مسائل عید الفطر" اور "مسائل زکوٰۃ" تالیف کیے ہیں۔

تلامذہ آپ کے بہت سے تلامذہ ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل شاگردوں نے نام پیدا کیا ہے۔

۱۔ حضرت مولانا محمد اعظم نائب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری۔

۳۔ حضرت مولانا محمد داؤد علوی شیخ الحدیث، دارالحدیث رحمانیہ حافظ آباد۔

۴۔ مولانا محمود احمد میر پوری، ایڈیٹر صراطِ مستقیم، برمنگھم برطانیہ۔

۵۔ مولانا علی محمد صارم ایم اے۔ لائبریرین پنجاب یونیورسٹی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا فضل الرّحمان کلیم کاشمیری

فاضل درسِ نظامی۔ فاضلِ عربی۔ او۔ ٹی

سابق خطیب مسجد ابراہیمی میانہ پورہ، سیالکوٹ

ولدیت غلام محمدؒ۔

ولادت ۱۹۱۴ء بمطابق ۱۳۳۲ھ بمقام گوندلانوالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔

حصولِ علم مولانا فضل الرحمان کلیم نے پرائمری تک تعلیم اپنے آبائی گاؤں گوندلانوالہ ہی سے حاصل کی۔ بعد ازاں ۱۹۳۵ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لیئے دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں داخل ہو گئے۔ اور آپ نے حضرت حافظ محمد گوندلویؒ اور حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ سے کسبِ فیض کر کے سندِ فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد مولوی فاضل اور او ٹی کے امتحانات پاس کیئے۔

تدریسی خدمات ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۳ء تک آپ مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۲ء تک اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ میں اُستاذِ عربی کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ اس دوران آپ مسجد ابراہیمی (جامع مسجد اہلحدیث) میانہ پورہ سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ جہاں آپ کو مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی کی موجودگی میں خطبہ جمعہ اور پنجابی زبان کے بہت سے عمدہ اشعار آپ کو ازبر ہیں۔ "تفسیر المنار" از علامہ سیّد رشید رضا مصری۔ "سیرۃ النبیؐ" از علامہ شبلی نعمانی اور "سنّت کی آئینی حیثیت" از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے بہت مدّاح ہیں۔ اور ان شخصیات سے کافی متاثر ہیں۔

اولاد دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ایک لڑکی فوت ہو چکی ہے۔

لڑکوں میں حافظ محمد جمیل دس سال کی عمر میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج کل اپنے آبائی گاؤں گوندلانوالہ میں کراکری کی دوکان کرتے ہیں۔ جبکہ دوسرے لڑکے محمد اجمل محکمہ ٹیلیفون گوجرانوالہ میں انجینئرنگ سپروائزر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک نیک نام اور دیانتدار ملازم ہیں۔

ودرسِ قرآن مجید دینے کی سعادت حاصل رہی۔ ۱۹۵۲ء کے آخر سے ۱۹۶۷ء تک آپ ایم بی ہائی سکول حافظ آباد میں استاذِ عربی تعینات رہے۔ یہیں سے آپ ریٹائر ہوئے۔

مناظرے مولانا کلیم کسی زمانے میں ایک کامیاب مناظر رہے ہیں۔ آپ کے مناظروں میں گوندلانوالہ میں بریلوی مولوی محمد حسین صاحب کے ساتھ "ختم کا عدم جواز" اور پرویزی فرقہ کے عبدالمجید بٹ سے "حجیتِ حدیث" و "اثباتِ نمازِ پنجگانہ از قرآن مجید" زیادہ مشہور ہیں۔

تصانیف و تالیفات اب آپ نے اپنی تمام تر توجہ تصنیفی کام پر مرتکز کر رکھی ہے۔ اور مندرجہ ذیل اعلیٰ اور تحقیقی کتب تصنیف کی ہیں۔

۱۔ روزے کا اسلامی تصوّر	(پمفلٹ)
۲۔ امامتِ شرعیہ	(")
۳۔ گلدستۂ نماز	۴۔ شفاعت کا اسلامی تصوّر
۵۔ دُعا کرنے کا اسلامی تصوّر	۶۔ نذونیاز کا اسلامی تصوّر
۷۔ عشر و زکوٰۃ کا اسلامی تصوّر	۸۔ اسبابِ شرک
۹۔ تعلیماتِ صرف	۱۰۔ تشریحاتِ زرادی
۱۱۔ تفہیماتِ شرح نخبۃ الفکر	(زیرِ طبع)
۱۲۔ تفہیماتِ نحو میر	(زیرِ طبع)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاسی خدمات | مولانا کلیم ۱۹۴۰ء سے ۱۹۵۲ء تک مسلم لیگ حافظ آباد کے پریذیڈنٹ کے طور پر کام کرتے رہے۔

مطالعہ | آپ وسیع المطالعہ علمی شخصیت ہیں۔ مضبوط حافظہ پایا ہے۔ اردو، عربی، فارسی

مولانا ڈاکٹر فضل الٰہی

ایم اے (عربی۔ الحسبتہ) ۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔
الامام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی الریاض (سعودی عرب)
فاضل درسِ نظامی۔
اسسٹنٹ پروفیسر و ڈپٹی چیئرمین شعبۃ الدعوۃ والاحتساب
جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ الریاض (سعودی عرب)

ولدیت | حاجی شیخ ظہور الٰہی۔

ولادت | ۱۹۴۷ء بمطابق ۱۳۶۶ھ محلہ احمد پورہ سیالکوٹ شہر۔

مولانا ڈاکٹر فضل الٰہی شہید ملت علامہ حافظ احسان الٰہی ظہیر کے چھوٹے بھائی ہیں۔

حصولِ علم | آپ نے بی اے تک مرے کالج سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ بی اے میں انگریزی اور عربی کے مجموعی نمبروں میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آنے کی بناء پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یونیورسٹی کی طرف سے دو گولڈ میڈل دیئے گئے۔ اور یونیورسٹی میں مجموعی نمبروں میں آپ کی پانچویں پوزیشن تھی۔ اس رسمی وعصری تعلیم کے دوران آپ جامع مسجد اہل حدیث احمد پورہ اور جامعہ ابراہیمیہ میں جزوقتی طالب علم کی حیثیت سے کسب فیض کرتے رہے۔ بی اے کرنے کے بعد باقاعدہ طور پر جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں ہمہ وقتی طالب علم کی حیثیت سے داخلہ لیا۔ اور یہیں سے فارغ التحصیل ہوئے۔ یہاں آپ منتظم کی حیثیت سے اضافی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے۔ بعدازاں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیئے جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض میں ایم اے کلاس میں داخلہ لیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ایم اے کے تینوں سالوں میں اپنے شعبہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

اساتذہ کرام۔

آپ کو مندرجہ ذیل محول اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

۱۔ شیخ الکل حضرت حافظ محمد گوندلوی ۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ

۳۔ مولانا جمعہ خاں ۴۔ مولانا عبدالمجید

۵۔ حافظ عبدالمنان ۶۔ مولانا عبدالرحمان لکھوی ۷۔ حافظ عبدالسلام

۸۔ مولانا محمد رفیق ۹۔ مولانا عبدالرحمان جھنگوی ۱۰۔ مولانا محمد اسماعیل حلیم

۱۱۔ مولانا محمد علی جانباز ۱۲۔ الشیخ مناع خلیل قطان ۱۳۔ ڈاکٹر محمود قطان

۱۴۔ الشیخ محمد عبدالرحمان الراوی ۱۵۔ ڈاکٹر عبدالفتاح مصطفیٰ الصیفی۔

۱۶۔ ڈاکٹر ملا ابراہیم خاطر ۱۷۔ ڈاکٹر فتحی عثمان۔

خطابتی خدمات۔

آپ مختلف اوقات میں جامع مسجد اہل حدیث بلال سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد ابراہیمی جامع مسجد اہل حدیث مولانا میر سیالکوٹی سیالکوٹ۔ جامع مسجد اہل حدیث پُل ایک سیالکوٹ۔ اور جامع مسجد اہل حدیث نزد پرانا سول ہسپتال سیالکوٹ میں بطور خطیب خدمات سرانجام دیتے رہے۔

تالیفات وتصنیفات۔

التدابیر الواقیۃ من الزنا فی فقہ الاسلامی اور التدابیر الواقیۃ من الربا فی الاسلام کے نام سے آپ نے عربی زبان میں دو معرکۃ الآراء کتابیں لکھی ہیں۔ جو اپنے اپنے موضوع پر انتہائی جامع، پُر از معلومات اور قابلِ قدر کاوش ہیں۔ یہ دونوں کتابیں بالترتیب آپ کے ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالوں پر مشتمل ہیں۔

موجودہ تدریسی خدمات

تحصیلِ علم سے فراغت کے بعد سے تقریباً عرصہ چھ سات سال سے آپ کلیۃ الدعوۃ والاسلام جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بی اے اور ایم اے کی کلاسیں زیرِ تدریس ہوتی ہیں۔ اور اب اللہ کے فضل واحسان سے گذشتہ دو سالوں سے شعبہ الدعوۃ والاحتساب کے ڈپٹی چیئرمین کے منصب پر فائز ہیں۔

شخصیت وکردار۔

مولانا ڈاکٹر فضل الٰہی انتہائی منکسر المزاج، خلیق اور عالمِ باعمل شخصیت ہیں چھوٹوں سے شفقت، ہم عمروں اور دوستوں سے محبت ومودت اور بزرگوں کی عزت وتکریم آپ کا طرۂ امتیاز تھا ہے۔ اتنا پڑھا لکھا ہونے کے باوجود غرور وتکبر سے کوسوں دور انتہائی سلفیت کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ آپ کی تقریر انتہائی عالمانہ وفاضلانہ ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود ٹھیٹھ سلفی ہوتی ہے۔ قرآن وحدیث سے بالکل باہر نہیں جاتے۔ جب آپ وطن تشریف لاتے ہیں تو جا بجا آپ کے وعظ وارشاد اور تقاریر کے پروگرام بنتے ہیں۔ عموماً تقاریر اصلاحی اور فکرِ آخرت سے متعلق ہوتی ہیں۔ جنہیں سامعین غایت درجہ پسند کرتے ہیں۔ سادگی اور پُر وقار لہجہ کی وجہ سے تقاریر انتہائی مؤثر ہوتی ہیں۔

پاکستان تشریف لائیں تو شرفِ ملاقات حاصل ہو جاتا ہے۔ دوست واحباب یا ملاقات کرنے والوں میں سے کوئی بھی آپ کے خلوص، حسنِ سلوک اور وضعداری سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ط

مولانا فضل کریم عاصم

میٹرک۔ فاضل درسِ نظامی، مولوی فاضل، منشی فاضل۔
ادیب فاضل (پنجاب یونیورسٹی)۔ اوٹی۔
امیر جمعیت اہلحدیث برطانیہ۔

ولدیت | چودھری محمد شریف

ولادت | ۴ر اپریل ۱۹۲۱ء بمطابق ۲۴ر رجب المرجب ۱۳۳۹ھ پیر۔
پنیام ضلع میرپور (آزاد کشمیر)

حصولِ علم | مولانا فضل کریم عاصم نے منادر ہائی سکول سے میٹرک کیا۔ مدرسہ دارالعلوم قدس امرتسر اور مدرسہ غزنویہ سلفیہ امرتسر سے سات سال میں درسِ نظامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل اور او ٹی کے امتحانات پاس کیے۔

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا نیک محمدؒ۔ ۲۔ مولانا محمد خاں۔ ۳۔ مولانا نذیر احمد۔ ۴۔ مولانا محمد عبداللہ بھوجیانی۔ ۵۔ مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند۔

تدریس تحصیل علم کے بعد آپ تئیس برس تک منادر، چک سواری، ڈڈیال کے ہائی سکولز اور تین سال تک انٹرمیڈیٹ کالج میرپور میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

برطانیہ میں ۱۹۴۵ء کی ایک چاندنی رات میں اکیلے بیٹھے ہوئے مولانا کے دل میں ایک تمنا پیدا ہوئی کہ ساری دنیا کی سیر کرنی چاہیئے۔ جبکہ آپ کے وسائل اور حالات کے پیش نظر ایسا سوچنا بھی غلط معلوم ہوتا تھا۔ مگر آپ نے اس تمنا کو دل میں بٹھالیا۔ اور اسی کے لیئے کوشش بھی شروع کر دی۔ لہٰذا ۱۹۶۲ء میں نقل مکانی کر کے برطانیہ چلے گئے۔ ۱۹۶۹ء میں تمام دنیا کی سیر کی تمنا بھی بر آئی۔

اسفار اور آپ نے برطانیہ، ہالینڈ، جرمنی، ڈنمارک، امریکہ، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے بسلسلۂ وعظ و ارشاد اور فرانس، عمان، مصر، یونان، ترکی، ایران، افغانستان، انڈیا، بلغاریہ اور مغربی و مشرقی جرمنی کے بسلسلہ سیر و سیاحت سفر کیئے۔ اور ان بلاد و امصار میں خوب گھوم پھر کر مختلف تجربات حاصل کیئے۔

دینی خدمات برطانیہ میں رہائش اختیار کرنے کے بعد ایک سال تک یوکے اسلامک مشن کی مسجد سپارک بروک برمنگھم میں خطیب رہے۔ ۱۹۶۷ء میں آپ نے برطانوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہریت اختیار کر لی۔ آپ نے ۱۹۷۴ء میں برطانیہ میں مقیم اہلحدیث احباب میں رابطہ مہم شروع کی اور جون ۱۹۷۵ء میں مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا کو اس جمعیت کے مؤسس ہونے کا شرف حاصل ہے۔

تاسیس جمعیت کے وقت سے اب تک جمعیت کے تین انتخابات ہوئے ہیں۔ اور تینوں بار ہی آپ کو امیر منتخب کیا گیا۔ برطانیہ میں اب بھی آپ کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔

تصانیف و تالیفات ۱۔ ایک کتاب مرتب کی جس میں توحید۔ شرک۔ سود۔ شراب کے بارے میں قرآنی آیات اور اشرف الحواشی کا ترجمہ اور تشریحی نوٹ جمع کیئے ہیں۔ آپ نے نظر ثانی کے لیئے یہ کتاب بدست جناب بشیر انصاری ایم اے حضرت مولانا عزیز بیدی کو دی ہوئی ہے اور تا حال طبع نہیں ہوئی۔

۲۔ اردو ماہنامہ "صراط مستقیم" برمنگھم میں درس قرآن لکھ رہے ہیں۔ اسی ماہنامہ میں برطانیہ میں نئی نسل کی بے راہ روی پر متعدد مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حکیم فیض عالم صدیقی

مڈل۔ فاضل درسِ نظامی۔ فرسٹ کلاس انگلش انڈین آرمی حکیم حاذق
ادیب کامل الٰہ آباد۔ منشی فاضل (پنجاب)
خطیب جامع مسجد اہل حدیث محلہ مستریاں جہلم

ولدیت | مولوی قاضی دین محمد صدیقی

ولادت | ۱۷ اپریل ۱۹۱۸ء فتح پور علاقہ راجوری مقبوضہ کشمیر۔

خاندانی پس منظر | مولانا حکیم فیض عالم صدیقی کے والد گرامی قدر معمولی دینی اور رسمی تعلیم رکھتے تھے۔ انتہائی کم گو آدمی تھے۔ زمینداری کے علاوہ طبابت اور تعویذ نویسی شغل تھا۔ سماجی طور پر علاقہ کی اہم ترین شخصیت تھے۔ حکیم صاحب راجوری جیسی سنگلاخ اور پتھریلی سرزمین میں جہاں دینی اور دنیاوی تعلیم کی تمام راہیں مسدود تھیں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت | اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیئے پنجاب کا رُخ کیا۔ چند ابتدائی ماہ مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات میں رہے۔ پھر مختلف مقامات پر رہ کر حصولِ علم کیا۔ دینی تعلیم سے فارغ التحصیل ہو کر جب وطن مالوف راجوری مقبوضہ کشمیر واپس آئے تو آپ آغازِ شباب کی عمر میں تھے۔ آواز میں بلا کا سوز و گداز تھا۔ جب تلاوتِ قرآن پاک کرتے یا مثنوی مولانا رومؒ اور علامہ اقبالؒ کے شعر پڑھتے تو خزاں رسیدہ طبیعتوں میں بہارِ نو کا سماں عود کر آتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریک آزادیٔ کشمیر | تحریکِ آزادیٔ کشمیر میں قائدِ ملت کے اُن محدود ساتھیوں میں سے تھے جنہوں نے ڈوگرہ شاہی کے ایوانوں کو لرزہ براندام کر رکھا تھا۔ مسلم کانفرنس کے احیاء اور مسلم مقاصد کی تائید میں مقالات لکھے۔ قرطاس و قلم سے تعلق صغیر سنی ہی میں ہوگیا تھا چنانچہ اسی دوران آپ نے کشمیر کے جرائد "چاند"۔ "حق"۔ "جاوید"۔ "پاسبان"۔ "ملت"۔ "جواہر" اور "الاصلاح" وغیرہ میں مضامین لکھنے شروع کر دیئے تھے۔ بعد میں آپ کی سیاحت کے باعث یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔

ملازمت | ۱۹۳۲ء میں ضلع کٹھوعہ کے ایک علاقہ میں مدرّس تعینّات ہوئے۔ جہاں مکمل طور پر ہندو ہی ہندو آباد تھے۔ یہاں آپ نے ستیارتھ پرکاش۔ کلیاتِ آریہ مسافر تزکِ اسلام۔ گیتا۔ رامائن اور مہابھارت وغیرہ کا مطالعہ کیا۔ اور ساتھ ہی رمل۔ جفر۔ تعویذ گنڈا بازی۔ اور نقاشی کا شغل اختیار کیا۔ اور طب کا مطالعہ بھی شروع کیا۔

فوج میں | ۱۹۳۶ء میں آپ انڈین آرمی میں بھرتی ہوگئے۔ ایک برطانوی رجمنٹ سے وابستگی کی وجہ سے بائیبل کا مطالعہ کیا۔ اور مرزائیت سے بھی روشناس ہوئے۔

سیاحت | ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۱ء تک ایک "ہر رنگ" فقیر کی صورت میں تمام ہندوستان کی سیاحت کی۔ اس عرصہ میں ہندو جوگیوں۔ اداسیوں۔ سنیاسیوں۔ جٹا دھاریوں اور بیراگیوں کے علاوہ ہر خیال کے مسلمان فقیروں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۳۲ء سے چلّہ کشی اور ورد و وظیفہ کا جو شغل شروع کیا تھا، اس عرصہ میں زیادہ تر اسی پر عمل کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ہی حبسِ دم کی مشق کی اور مختلف شعبدہ بازیوں اور استدراجی ہتھکنڈوں سے واقف ہوئے۔ ۱۹۴۲ء کے آخر تک مختلف گدی نشینوں کی زیارت میں وقت گزرا۔ اس تمام سیاحت کا ماحصل اور مطمحِ نظر یہ تھا کہ ان لوگوں کی ظاہری اور باطنی زندگیوں کے مطالعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ طبی تجربات سے استفادہ کرنا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں الٰہ آباد سے ادیب کامل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۳ء سے تقسیم ملک تک اپنے ملک میں درس و تدریس، صحافت اور طبابت میں مشغول رہے۔ ۱۹۴۵ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فاضل فارسی کی ڈگری حاصل کی۔ تقسیم ملک سے فائر بندی تک نوشہرہ محاذ پر رہے۔

پاکستان میں | پھر بشارت ضلع جہلم میں پہنچ کر مولوی دوست محمد مدرس کے ذریعہ جماعت اہل حدیث سے متعارف ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں دھریالہ جالپ ضلع جہلم میں ایک مسجد اور اور دینی مدرسہ کی بنیاد رکھ کر قرآنی تعلیم کا کام شروع کیا۔ مگر ایک غریب الوطن کی یہ ادا و جسارت چند تقدس مآب مقلدین کی فطری کم ظرفیوں پر ایک تازیانہ ثابت ہوئی۔ مسجد کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ مدرسہ کے رقبہ کے متعلق محکمہ اوقاف کو درخواستیں دے کر کام میں رخنہ اندازیاں کی گئیں۔ مخالفانہ اشتہارات تقسیم کیئے گئے۔ گھر گھر جا کر طالب علموں کو قرآن پڑھنے سے روکا گیا۔

زندگی کے ان تمام نشیب و فراز نے آپ کی مسلک اہلحدیث کو سمجھنے میں مدد کی۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے آپ اس نتیجے پر پہنچے کہ صحیح دین صرف کتاب و سنّت پر عمل ہے۔ یہاں پاکستان میں آپ نے معروف کشمیری راہنما چودھری غلام عباس کے معتمد خصوصی کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا۔ چودھری صاحب آپ کے خلوص و انہماک کے بہت معترف تھے۔ پھر آپ مذکورہ قصبہ کو چھوڑ کر محلہ مستریاں چلے آئے۔ اور یہاں مدرسہ و مسجد تعمیر کرائے اس مدرسہ کو آپ نے اپنی تقریری و تحریری خدمات کا مرکز بنایا۔

شہادت | ۱۸ ستمبر ۱۹۸۳ء کو بعض مخالف شر پسند غنڈوں نے جو رکشہ پر سوار ہو کر آئے تھے مسجد ہی میں آپ پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ اور فرار ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم نے آپ کی تاریخ شہادت کو مندرجہ ذیل قطعات میں پیش فرمایا تھا۔

۱۔ آہ سیّد[1] حکیم فیض عالم صدیقی ۱۴۰۳ھ

۲۔ ولی اجلّ حکیم فیض عالم صدیقی ۱۴۰۳ھ

مؤرّخ، مصنّف، حکیم اور فاضل — علوم و معارف میں بے مثل و کامل
تصانیف اُن کی تھیں واضح، مدلّل — نہ مغلق، نہ مہمل ہر لوع مکمّل
ملی اُن کو راہِ خدا میں شہادت — نہ تیغ ظلم و جفا و شقاوت
وہ مسجد میں مارے گئے مثل مظہرؒ[2] — مقامِ شہادت پہ اللہ اکبر
ہوئی فکرِ تاریخ جب مجھ کو لاحق — ہوا ملتجی میں بدرگاہ خالق
ندا آئی فوراً بطرزِ تفاؤل — لکھ قادری تم "غم مرجعِ کُل"

حکیم صاحب ایک عابد و زاہد ہونے کے ساتھ ساتھ زیردست مقرّر اور کہنہ مشق ادیب بھی تھے۔ اگرچہ اتحاد بین المسلمین کے بڑے خواہش مند تھے لیکن ایک اچھوتے محقق ہونے کے ناطے سے مقامِ صحابہؓ کے شدّت سے قائل اور اس کے مبلّغ تھے۔ اُن کے مزاج میں بہت زیادہ تحقیقی صلابت اور جذبات کی سختی اور گرم گفتاری پائی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ اپنی جولانیٔ قلم میں بعض اوقات سلف صالحین کی وِش و فکر سے مستغنی ہو جاتے تھے۔ اسی لیئے آپ افرادِ اہلحدیث کے نزدیک بھی متہم و معتوب رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی اس بات کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنی تحقیق کو بلا خوف لومۃ لائم سپردِ قلم کر دیا۔ آپ کسی مصلحت کے قائل نہیں تھے۔ راقم الحروف پر آپ ایک بزرگانہ شفقت رکھتے تھے۔

---

[1] سیّد کا لفظ لغوی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

[2] حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی رح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی دفعہ آپ کے نیاز حاصل ہوئے۔ نحیف جسم اور طویل قد کے سنجیدہ بزرگ تھے۔ بڑے پیار اور تپاک سے پیش آتے۔ میرے نزدیک آپ شیعی تاریخ، عقائد و نظریات کے ایک انسائیکلو پیڈیا کا درجہ رکھتے تھے۔ اور اسی موضوع پر استفادہ کرنے کے لیئے آپ کی خدمت میں حاضری ہوتی تھی۔ راقم آپ کی کسی بات پر جب کوئی مختلف مؤقف پیش کرتا تو اپنے آپ روایتی تشدد، خشک مزاجی اور تلخی نوائی پر قابو پانے کی کوشش میں دکھائی دیتے۔ اور اپنے آپ پر جبر کرتے ہوئے صرف یہ فرماتے کہ سجاد بھائی یہ مداہنت اور دل کا نرم گوشہ ہے، جو تلخ حقیقتوں کی تاب نہیں لا سکتا۔

ایک دفعہ شہادتِ عثمانؓ پر سلسلہ گفتگو چل نکلا۔ دوران گفتگو کسی ساتھی نے آپ کی کسی بات کی نفی کی تو پھر کیا تھا، حکیم صاحب اتنے برسے کہ حاضرین اُن کے جوشیلے بھڑکیلے غیظ و غضب سے ٹھٹھک گئے۔ آپ کہہ رہے تھے کہ اپنے ذہنی تحفظات کو ایک طرف رکھ کر بات کریں۔ اگرچہ راقم ایک ادنیٰ سا طالب علم ہے لیکن ان کے خوف و حجاب اور احترام کے باوجود کچھ بے باکی آگئی تھی جس کی وجہ سے میں سوال کرنے کے لیئے یہ الفاظ استعمال کرتا تھا۔ کہ حکیم صاحب لوگ اس مسئلہ میں یوں کہتے ہیں۔ آپ کی تحقیق کیا ہے؟ تو پھر انتہائی شرح و بسط سے لوگوں کے کہے کے تار و پود بکھیر دیتے تھے۔

بعض اوقات میں کہہ بھی دیتا تھا کہ جناب آپ کا مؤقف ہمارے فہم سے بالا ہے اس پر آپ کچھ ناراض تو ہو جاتے۔ لیکن شفقت و محبت اور مہمان نوازی میں قطعاً کوئی فرق نہ آتا۔ مجھے اکثر اوقات مخالفین سے اپنی خط و کتابت اور تحسین و نفرین پر مشتمل خطوط دکھاتے ہر دفعہ کوئی نئی کتاب مرحمت فرماتے۔ جب اس "تذکرہ علمائے اہلحدیث" کی تدوین کا ذکر ہوا تو آپ نے کافی راہنمائی فرمائی۔ اور انہوں نے اس کتاب پر تقدیم و تقریظ رکھنے کا وعدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا لیکن اس کام کی تکمیل سے قبل آپ اس جہانِ فانی سے چل دیئے۔

اللہ مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

۱۲۔ حقیقت مذہب شیعہ ۱۳۔ التفقہ فی الدین کا مقدمہ ۱۴۔ خالد سیف اللہ ۱۵۔ خلافتِ راشدہ ۱۶۔ اسلام میں یزید نام کے اکابرین ۱۷۔ صدیقۂ کائنات ۱۸۔ سادات بنی رقیہ ۱۹۔ اہلحدیث۔

آپ کی اولاد میں سے آپ کے ایک صاحبزادے حافظ فیض الرحمان آپ کے جانشین کے طور پر جامع مسجد اہلحدیث محلہ مستریاں جہلم میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مکتبہ فیض القرآن کے نام سے آپ نے ایک اشاعتی ادارہ بھی قائم کر رکھا ہے۔

ان کے والد گرامی قدر کے ساتھ نیاز مندانہ روابط کی بنا پر اس فقیر کے ساتھ بڑی محبت رکھتے ہیں۔

تالیفات و تصانیف حکیم صاحب کا اندازِ فکر کچھ جداگانہ اور تحقیق بڑی عمیق تھی مختلف مسائل پر آپ کا زاویہ نگاہ منفرد تھا۔ تحقیق کے میدان میں آپ نے انتہائی نازک مسائل پر طبع آزمائی کی ہے۔ ردِ رفض و سبائیت آپ کا خصوصی موضوع تھا۔ آپ نے اپنی تحریروں میں اپنے مؤقف کو بڑے مؤثر انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

آپ نے مندرجہ ذیل کتب اپنی یادگار کے طور پر چھوڑی ہیں۔

۱۔ اختلافِ اُمت کا المیہ حصہ اوّل ـــــ یہ ردِ تقلید کے موضوع پر لاجواب کتاب ہے۔

۲۔ اختلاف اُمت کا المیہ حصہ دوم ـــــ ردِ رفض میں ہونے کی وجہ سے سابقہ حکومت نے اسے ضبط کر لیا تھا۔

۳۔ مقام صحابہؓ ۴۔ واقعہ کربلا ۵۔ بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ شہادت ذوالنورین ؓ ۷۔ مشکوٰۃ شریف کے فوائد عزیزیہ پر ایک نظر۔
۸۔ خلیفہ مروان بن الحکم ۹۔ سلطان ٹیپو ۱۰۔ افادات بنگش ۱۱۔ مختصر تاریخ راجوری

مولانا فاروق اصغر صارم

میٹرک۔ فاضل عربی۔

خطیب جامع مسجد مستری علم الدین المعروف ٹاہلی والی۔

قبرستان روڈ گوجرانوالہ۔

مبعوث دارالافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب۔

استاذ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ۔

ولدیت محمد عیسےٰ باقی پوری

ولادت ۱۹۵۵ء بمطابق ۱۳۷۵ھ حافظ آباد شہر ضلع گوجرانوالہ۔

خاندانی تعارف مولانا فاروق اصغر صارم کے دادا جان محمد عبداللہ باقی پوری ضلع امرتسر کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ ہمہ وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔ اپنے گاؤں کی مسجد کے امام تھے۔ تقسیم ملک کے وقت انہیں مسجد ہی میں بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مولانا صارم نے ۱۹۶۹ء میں بعض وجوہات کی بنا پر حافظ آباد سے نقل مکان کر کے گوجرانوالہ شہر میں سکونت اختیار کر لی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم ۱۹۶۵ء میں آپ نے پرائمری کا امتحان پاس کر لیا تھا۔ اس کے بعد علم دین کے حصول کے لیے اپنے ہی شہر کی عظیم و قدیم درسگاہ مدرسہ دارالحدیث محمدیہ میں داخل ہو گئے یہاں آپ نے سات سال (۱۹۷۲ء) میں ادیب عربی اور درسِ نظامی کا نصاب پڑھا۔ اس کے بعد فاضل عربی کے کورس کی تکمیل کے لیے گوجرانوالہ کی مشہور درسگاہ جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ کا رُخ کیا۔ چنانچہ ایک سال کی محنت سے فاضل عربی کا امتحان نمایاں حیثیت میں پاس کیا۔ نومبر ۱۹۷۳ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی آخری کلاس میں داخلہ لیا۔ اور سندِ فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسہ دارالحدیث والتفسیر گوجرہ شہر میں داخل ہوئے اور مشہور عالم دین اور بزرگ جماعت اہلحدیث حضرت مولانا محمد یعقوب سے دورۂ تفسیر کیا۔

اساتذہ کرام مولانا صارم کو مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

۱۔ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلویؒ ۲۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ الفلاح۔
۳۔ حضرت مولانا محمد چراغ ۴۔ مولانا محمد رفیق ۵۔ مولانا سید نذیر احمد۔
۶۔ مولانا عبید الرحمان کامونکی ۷۔ حافظ ثناء اللہ سربالی۔

درس و تدریس تکمیل تعلیم کے بعد آپ نے درس و تدریس کا میدان اختیار کیا۔ اب آپ عرصہ دو سال سے جامع مسجد مستری علم الدین المعروف ٹاہلی والی قبرستان روڈ گوجرانوالہ میں خطابت فرما رہے ہیں۔ اور گذشتہ پانچ سال سے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں دارالافتاء سعودی عرب کے مبعوث کی حیثیت سے تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ذوقِ تحقیق تدریس کے ساتھ ساتھ آپ اعلیٰ تحقیقی ذوق رکھتے ہیں۔ جناب عبدالرشید انصاری ساکن سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ نے خدمتِ مسلک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث کے تحت مولانا ابو معاویہ صفدر جالندھری کی کتاب "تحقیق عدم رفع الیدین" کو سیالکوٹ کی عدالت میں چیلنج کیا تو مولانا صارم نے نہ صرف رفع الیدین کے حق میں شہادت دی۔ بلکہ مخالف کی کتاب کے دلائل کا جواب بہتر صفحات پر مشتمل کتاب کی صورت میں عدالت میں جمع کرایا۔ چنانچہ بحمداللہ مخالف بھاگ گیا۔ اور فاضل جج نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ چنانچہ وہ "تنقیدی جواب کتاب" الرسائل فی تحقیق المسائل" میں ایک حصہ کی شکل میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب طبع ہو کر بازار میں آچکی ہے۔ اور اسی مسئلہ پر مولانا صارم نے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چوک اہلحدیث گوجرانوالہ میں مجلس علماء اہلحدیث میں ایک تحقیقی مقالہ پڑھا۔ جو بعد میں ہفت روزہ "الاسلام" میں پانچ قسطوں میں شائع ہوا۔

تصانیف وتالیفات

مولانا فاروق اصغر صارم کی پہلی تصنیف کا نام "تعمیر سیرت" ہے۔ اس کتابچہ میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے جن انفرادی اور اجتماعی اوصاف کی ضرورت ہے۔ انہیں کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

دوسری تصنیف "معراج مومن" ہے۔ یہ نماز کے موضوع پر ایک اچھی کوشش ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوذوق قدرت اللہ فوق

میٹرک ۔ فاضل عربی ۔ فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع مسجد اہلحدیث چک ۴/ج ب رام دیوالی فیصل آباد

نائب شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۔

مدیر مجلہ "الجامعۃ" جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ولدیت | مولانا محمد ابراہیم

ولادت | ۱۲/ اپریل ۱۹۳۴ء بمطابق ۲۶/ ذوالحجہ ۱۳۵۲ھ بروز جمعرات

چھانگا مانگا ضلع قصور

تعلیم | مولانا قدرت اللہ فوق نے ۱۹۴۹ء میں کھڈیاں ضلع قصور سے ورنیکلر فائنل کا امتحان پاس کیا۔ اور اوّل پوزیشن حاصل کی۔ پھر ۱۹۵۱ء میں کھڈیاں خاص سکول ہی سے میٹرک کا امتحان اوّل پوزیشن میں پاس کیا۔ دینی تعلیم کے حصول کے لیے مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ضلع فیصل آباد میں داخل ہوئے ۱۹۵۱ء اور ۱۹۵۲ء دو سال یہاں گزارنے کے بعد ۱۹۵۳-۵۴ء کا عرصہ تقویۃ الاسلام لاہور میں زیر تعلیم رہے ۱۹۵۵ء میں جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں کچھ اسباق پڑھے ۱۹۵۶ء میں جامعہ سلفیہ لاہور میں داخلہ لیا۔ بعد میں ۱۹۵۷ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد منتقل ہوا تو یہاں آ گئے ۱۹۵۹ء میں مولانا ذوق جامعہ سلفیہ سے تقدیر ممتاز میں فارغ ہوئے۔ اور اسی سال انہوں نے فاضل عربی کے امتحان میں بھی کامیابی حاصل کر لی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام ۱۔ حضرت مولانا محمد داؤد غزنویؒ ۲۔ حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ گوجرانوالہ

۳۔ حضرت حافظ محمد گوندلویؒ ۴۔ مولانا شریف اللہ خاںؒ سواتی۔

۵۔ مولانا محمد عبدہٗ الفلاح ۶۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی

۷۔ مولانا پیر محمد یعقوب قریشی جہلمی ۸۔ مولانا محمد صادق خلیل۔

دینی و تدریسی خدمات دینی علوم کی تحصیل کے بعد مولانا قدرت اللہ نے ۱۹۵۸ء میں اپنی عملی زندگی کا آغاز چک نمبر ۸۰/گ ب میں تدریس سے کیا۔ اور یہاں ۱۹۷۴ء تک بحیثیت شیخ الحدیث کام کیا۔ اور خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیئے ۱۹۷۴ء سے تاحال جامعہ سلفیہ میں بطور نائب شیخ الحدیث خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تدریس کے علاوہ افتاء، تحقیق اور تحریر میں مہارت رکھتے ہیں۔ چک نمبر ۴۴/ج ب رام دیوالی ضلع لاہور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔

تالیفات و تصنیفات ۱۔ تفسیر قاموس القرآن (زیر طبع)

۲۔ ردوابطِ قرآنیہ (زیر طبع)

ان کے علاوہ مولانا فوق کے متفرق فتاویٰ اخبار "اہلحدیث" لاہور میں چھپ چکے ہیں۔ مجلہ "الجامعۃ" جامعہ سلفیہ فیصل آباد آپ کی زیر صدارت چھپ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا کرم دین سلفیؒ

فاضل درسِ نظامی

سابق اُستاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

سابق اُستاذ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

" " دارالحدیث رحمانیہ سولجر بازار کراچی

" " بحرالعلوم سعودیہ کراچی

سابق مبلغ کلباء شارقہ متحدہ عرب امارات

ولدیت شاہ محمدؒ۔

ولادت ۱۹۴۰ء بمطابق ۱۳۵۹ھ ۵۸ ضلع فیروز پور (بھارت)

وفات ۱۶ فروری ۱۹۸۵ء بمطابق ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ ہفتہ۔

بچپن مولانا کرم دین ابھی تین چار سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ ایک بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ والدہ نے بچّوں کی پرورش کرتے زندگی گزار دی اور دوسری شادی نہ کی۔ پاکستان بننے کے بعد بورے والا سے متصل چک E.B/۲۵۹ میں مولانا اور ان کی والدہ دیگر عزیزوں سمیت منتقل ہوئے۔

تعلیم پرائمری تک سکول تعلیم اسی گاؤں میں حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بچّہ بڑا ہو کر عالم دین ہونے والا تھا۔ سکول کی تعلیم چھوڑ دی۔ اور جھوک داد میں مدرسہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خادم القرآن والحدیث میں دینی تعلیم کے لیے داخل ہو گئے اور پھر جامعہ سلفیہ میں داخلہ لیا اور وہیں سے سندِ فراغت حاصل کی۔ ان کے ساتھ فارغ ہونے والے ساتھی بھی لائق اور محنتی تھے ان میں مولانا حافظ بنیامین صاحب شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن اور مولانا عبدالخالق قدوسی مالک مکتبہ قدوسیہ لاہور سرِفہرست ہیں۔

اساتذہ آپ کے اساتذہ جن سے آپ نے تعلیم حاصل کی ان میں استاذ الاساتذہ محدّثِ زماں حضرت مولانا حافظ محمّد صاحب گوندلویؒ اور حضرت مولانا محمّد یعقوب صاحب آف گوجرہ اور حضرت مولانا حافظ مختار احمد صاحب مرحوم سرِفہرست ہیں۔

تدریس فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر جماعت کے مرکزی ادارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بطور مدرّس کام کیا۔ پھر جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں مدرس رہے۔ اس کے بعد کچھ عرصہ ملتان خطیب کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ پھر وہاں سے دارالحدیث رحمانیہ سولجرز بازار کراچی منتقل ہو گئے۔ وہاں تقریباً ۱۵، ۱۶ سال بطور مدرس تعلیمی فرائض سرانجام دیئے۔ آخری سالوں میں بطور شیخ الحدیث کام کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عزیز آباد محلہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔

درمیان میں ایک دو سال بحر العلوم سعودیہ کراچی میں تعلیمی خدمت انجام دیتے رہے۔ ایک سال نیو سعید آباد میں محقق شہیر حضرت مولانا پیر بدیع الدین شاہ صاحب الراشدی پیر آف جھنڈا سندھ کے پاس تحقیقی کام کے سلسلے میں رہے۔

۱۹۸۲ء سے کلیاء شارقہ متحدہ عرب امارات میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فریضۂ حج ۱۹۸۳ء میں وہیں سے بچوں سمیت فریضۂ حج ادا کیا۔

اخلاق و عادات آپ بچپن سے ہی فطرت سلیمہ کے مالک تھے۔ تعلیمی زمانے میں عام طلباء کی مجلسوں سے اجتناب کرتے۔ نماز با جماعت ادا کرنے کا بہت شوق ہوتا۔ اپنے کام سے غرض رکھتے۔ وقت ضائع نہ کرتے۔ کسی سے ضروری بات کرنی ہے تو کی وگرنہ مطالعہ میں مصروف ہو جاتے۔ طبیعت انتہائی سادہ، دنیا داری سے دور۔ عابد، شب بیدار، تہجد کے پابند اور تلاوت قرآن مجید سے قلبی سکون حاصل کرتے۔ مخلص۔ دیانتدار۔ متقی و متواضع تھے۔ والدہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں حتی المقدور کوشاں رہتے۔ علم دین حاصل کرنے نکلے، تو پھر باہر ہی رہے۔

تحصیل علم کے بعد ملازمت کے سلسلہ میں باہر رہے۔ بہنوں، والدہ اور عزیزوں کو ملنے آتے۔ تو ایک ایک رات مشکل رہتے۔ ان کی دینی حالت زیادہ اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ان میں دل نہ لگتا۔

تدریسی ملکہ آپ جماعت کے کامیاب اساتذہ میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کا انداز تعلیم اتنا عمدہ اور پیارا تھا کہ طالب علم کو دوبارہ سوالات کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ آپ کے پاس کافی علمی کتب کا ذخیرہ جمع رہتا۔ اور بڑی بڑی کتابیں آپ کے زیر مطالعہ رہتیں۔

تحقیق و تصنیف اللہ تعالیٰ نے آپ کو فن تصنیف و تالیف کا ملکہ بھی عطا کر رکھا تھا۔ مختلف مسائل پر تحقیقی کام کیا اور کئی کتب و رسائل تالیف کیے مثلاً:۔

۱۔ قرأۃ سورہ فاتحہ خلف الامام

۲۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ ترجمہ و تشریح مولانا داؤد راز کو تصحیح و ترمیم و اضافہ کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع کیا۔ ۳۔ التحذیر المبدع کا اردو ترجمہ۔

۴۔ تمباکو نوشی ۵۔ قرآن خوانی وایصال ثواب۔

۶۔ آمین بالجہر۔ ۷۔ ولادت باسعادت۔ ۸۔ جنازہ غائبانہ۔

۹۔ ماہِ محرم اور ہمارا عمل ـــــ قابلِ ذکر ہیں۔

شادی مولانا کی پہلی شادی مولانا عبدالقادر حصاروی رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سے ہوئی۔ جو کہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکی۔ طلاق ہوگئی۔ اس سے ایک لڑکا تھا۔ پھر دوسری شادی حضرت مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ناظم دارالحدیث اوکاڑہ کی لڑکی سے ہوئی جس سے تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ بڑے لڑکے کا نام تقی الدین احمد ہے جس کی عمر بارہ سال کے قریب ہے۔

بیماری اور وفات شادی جانے کے بعد وہاں شوگر کا عارضہ ہوگیا جو کہ بڑھتا گیا۔ جولائی ۱۹۸۴ء سے دائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف شروع ہوگئی کبھی کم کبھی زیادہ۔ جنوری ۱۹۸۵ء میں دائیں پاؤں میں شدید درد شروع ہوگیا۔ سینک وغیرہ اور گھریلو علاج سے قدرے آرام ہوگیا۔ پندرہ دن بعد پھر درد سخت ہوا۔ ہسپتال میں داخل ہوگئے۔ انہوں نے دو دن ہسپتال میں ریفر کر دیا۔ وہاں دو دن بعد پاؤں سیاہ ہونا شروع ہوگیا۔ خون جمنا شروع ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے پاؤں کاٹنے کا فیصلہ کیا مگر مولانا نے پاؤں کٹوانے سے انکار کر دیا۔ وہاں سے احباب نے بذریعہ طیارہ انہیں بچوں سمیت لاہور بھیج دیا۔ اور مولانا عبداللہ یوسف کو ٹیلیفون پر اطلاع کر دی۔ انہوں نے چھ فروری کو انہیں لاہور ہی کے سروسز ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ یہاں بھی ڈاکٹروں نے یہی کہا کہ ٹانگ کاٹنے کے سوا کوئی علاج نہیں۔ مولانا کا کہنا تھا کہ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ بھی علاج کر واللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شفا دینے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹانگ کاٹنا ہی علاج ہے اور آپ مان جائیں۔ آپ کی زندگی مقدم ہے۔ مگر مولانا نے کہا کہ آپ کو کیا پتہ ہے میری عمر چالیس سال ہی ہوگی۔

ہسپتال سے فارغ ہو کر چند دن لاہور میں ایک طبیب کا علاج کرایا۔ مگر طبیعت نہ سنبھل سکی۔ آخر کار جمعرات کو گھر اوکاڑہ لے آئے۔ جمعہ کو تین بجے بے ہوش ہو گئے۔ نماز کی لگن اور تعلق باللہ کا یہ عالم تھا کہ اس بے ہوشی میں والدہ محترمہ پہنچیں۔ بہت کوشش کی کہ اپنے بیٹے سے ایک بات ہی کر لوں مگر بات کر نہ سکی۔ اس بے ہوشی میں خیالِ وضو فرمایا۔ ہاتھ بڑھاتے جیسے پانی کا چلّو لے رہے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہاتھ دھوتے، اور ایسے ہی منہ دھویا۔ اس وقت محسوس ہوتا تھا کہ اللہ والوں کی شان کیا ہوتی ہے اسی بے ہوشی کے عالم میں رات سوا دو بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

نماز جنازہ ۱۶ فروری بروز ہفتہ بعد نماز ظہر حضرت مولانا حافظ بنیامین شیخ الحدیث ماموں کانجن نے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھائی کثیر تعداد میں لوگ شریک جنازہ ہوئے۔ اور چار بجے شام اوکاڑہ ہی میں انہیں بڑے قبرستان میں حضرت مولانا ابو محمد عبدالجبار محدث کھنڈیلوی اور حضرت مولانا عبدالعزیز رحمہما اللہ کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ ان کی وفات پر ادارہ الاعتصام کے مدیر مولانا حافظ صلاح الدین یوسف کے تعزیتی بیان سے بھی ان کی علمی و دینی خدمات کا اظہار ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"مولانا کرم دین سلفی کے انتقالِ پُر ملال کی اس اچانک خبر سے ادارہ الاعتصام کے تمام رفقاء کو بھی شدید صدمہ ہوا، کیونکہ مولانا مرحوم بھی ادارہ سے اور اس کے علمی کاموں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ الاعتصام کے بھی بڑے قدر دان تھے۔ اور ادارہ کے بانی حضرت استاذ المحترم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف مدظلہ سے خاص عقیدت و ارادت رکھتے تھے۔ آج سے دو سال قبل جب شارجہ سے پہلی مرتبہ اپنے وطن پاکستان واپس آئے تو ادارے میں بھی تشریف لائے۔ اور اپنے علمی کاموں کے سلسلہ میں رہنمائی کی، خواہش کا اظہار کیا، بلکہ یہ بھی فرمایا کہ مجھے بھی آپ دار الدعوۃ السلفیہ کا ایک رفیق ہی سمجھا کریں اور ایسے کچھ علمی کام بھی میرے سپرد کریں جو میں شارجہ عرب امارات میں رہ کر کر سکوں کیونکہ وہاں میرے پاس زیادہ کتابیں نہیں ہیں۔ اس پر راقم نے انہیں دو کتابوں کے نام بتائے کہ آپ ان کو اردو میں ڈھال دیں۔ بعد میں ان کے ایک خط سے معلوم ہوا کہ ایک کتاب کے اردو ترجمہ پر تو انہوں نے ایک اور نوجوان اہلحدیث ہندی عالم کو جو وہیں عرب امارات میں سعودی مبعوث ہے۔ لگا دیا ہے۔ امید ہے یہ علمی سلسلہ جاری رہے گا۔

بہر حال مرحوم اچھے صاحب علم اور اہل علم کے قدر دان تھے اور علمی کاموں سے شغف رکھتے تھے۔ ان کی ۴۵ سال کی عمر میں جوانی کی موت سے بہت بڑا علمی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کی دینی و علمی اور تبلیغی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ العرب والعجم محدث العصر حافظ الحدیث

حضرت مولانا حافظ محمد گوندلویؒ

منبع علم و فضل، مرجع علماء و فضلاء اقلیم تعلیم و تدریس

کا بے تاج بادشاہ

فاضل درسِ نظامی، مولوی فاضل، منشی فاضل۔

فاضل الطب والجراحت طبیہ کالج دہلی۔

سابق شیخ الحدیث مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ

" " " جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

" " " جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

" " " جامعہ سلفیہ فیصل آباد

سابق استاذ الحدیث جامعہ دارالسلام عمر آباد (مدراس)

جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی)۔ مدینہ منورہ (سعودی عرب)

سابق امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان

ولدیت | میاں فضل دین۔

ولادت | رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء بروز جمعرات گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

نام و نسب | شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میاں فضل دین نے آپ کا نام اعظم اور والدہ ماجدہ نے محمدؐ رکھا۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے رکھے ہوئے نام سے معروف ہو گئے۔ ابو عبداللہ کنیت اور حافظ محمد گوندلوی عرف بن گیا۔ آپ کا سلسلہ نسب راجپوت منہاس کے سورج بنسی خاندان کے مہاراجہ رام چندر جی تک جا پہنچتا ہے۔ شجرہ نسب یوں ہے:۔

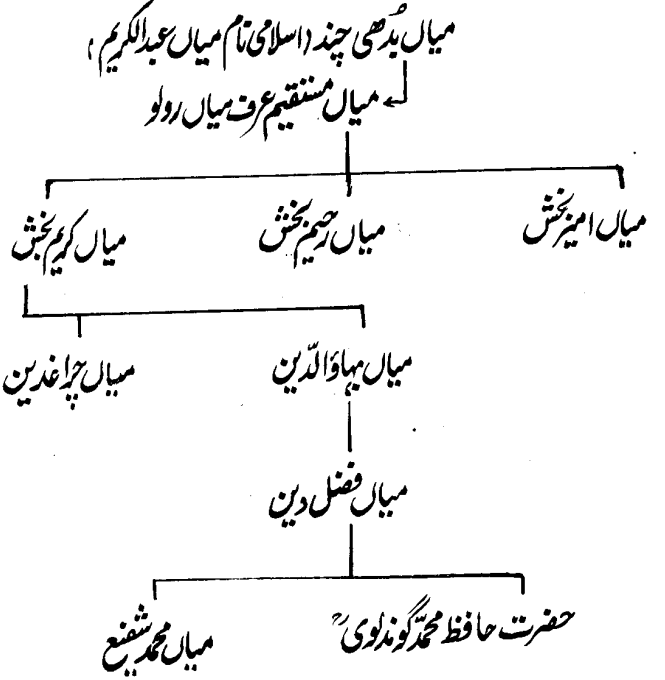

خاندانی حالات و پس منظر

دو صدیاں بیت گئیں کہ ریاست کشمیر کے صوبہ جموں کے راجپوت منہاس سورج بنسی خاندان سے تعلق رکھنے والے دو سعادتمند بھائی میاں بدھی چند اور میاں اودھے چند جو آپ کے پہلے جدِ اسلامی ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم اور اپنی ازلی استعداد سے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ ان کے اسلامی نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میاں عبدالکریم اور میاں فضل کریم رکھے گئے

لفظ میاں ان کا امتیازی لقب ہے جو انہوں نے اپنی خاندانی وجاہت و شرافت کے طور پر اپنے اسلامی ناموں کے ساتھ برقرار رکھا۔ ان کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی بنا پر پوری قوم آتش زیر پا ہو گئی۔ اور ایسا معاندانہ و مخالفانہ رویّہ اختیار کیا کہ انہیں طرح طرح کے مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن اللہ کی توفیق سے یہ بھائی ہر مصیبت اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہے۔ اور جوں جوں مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹتے رہے تو وہ زادتھم ایمانا و تسلیما کی کیفیت کے ساتھ برملا اپنے اسلام و ایمان کا اظہار کرتے رہے۔ کوئی ترغیب و ترہیب انہیں اسلام سے برگشتہ نہ کر سکی۔

آخر کار قوم کی جفاؤں اور سزاؤں نے ترک وطن کر کے ہجرت پر مجبور کر دیا۔ دونوں بھائیوں نے ترک وطن ہی کو حفاظتِ ایمان سمجھتے ہوئے پنجاب کا رُخ کیا۔ اور گوجرانوالہ سے چھ سات میل دُور بطرف جنوب شیخوپورہ روڈ پر واقع گاؤں "مرالی والا" میں قیام پذیر ہوئے۔ فرمانِ الٰہی وما نقموا منھم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید کے مصداق اپنے ایمان کی خاطر ان بھائیوں کو اپنی برادری، کنبہ اور کثیر جائیداد مشتمل بر اراضی و باغات، مکانات کی قربانی دینا پڑی لیکن انہیں اس ضیاعِ مال اور محرومی متاع کا قطعاً کوئی رنج و ملال نہیں تھا کیونکہ اب وہ صبغۃ اللہ میں رنگے جا چکے تھے۔ اور اس حقیقت کو قلب و نظر کی اتھاہ گہرائیوں میں اتار چکے تھے کہ

ومن احسن من اللہ صبغۃ ....؟

میاں عبدالکریم کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میاں مستقیم رکھا گیا۔ اور رولو کے نام سے شہرت پائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرالی والا کی مغربی جانب جامع مسجد اہلحدیث انہی کے نام پر "میاں رولو" کی مسجد مشہور تھی۔ ان کے ہاں تین لڑکے پیدا ہوئے۔ بڑا لڑکا میاں کریم بخش نہایت زاہد، متورع اور صوفی منش تھا۔ میاں کریم کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزند عطا فرمائے۔ بڑے لڑکے کا نام میاں بہاؤالدین اور چھوٹے کا نام میاں چراغدین تھا۔ میاں بہاؤالدین نے اپنے والد میاں کریم بخش کے ہمراہ موضع کوہلو والا ضلع گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کر لی۔ میاں بہاؤالدین کی شادی موضع رکن پور ضلع گوجرانوالہ میں انجام پائی۔ ان کے ہاں میاں فضل دین پیدا ہوئے جو موضع کوہلو والا سے موضع گرمدلانوالہ جو گوجرانوالہ سے پانچ چھ میل بطرف مغرب واقع ہے۔ منتقل ہو گئے۔

والد ماجد حضرت حافظ صاحبؒ کے والد گرامی قدر میاں فضل دین نے ابتدائی دینی تعلیم گوجرانوالہ میں جماعت اہل حدیث کے مشہور و معروف اور سربرآوردہ عالم دین، حضرت مولانا علاؤالدین مرحوم سے حاصل کی۔ بعد ازاں مزید تعلیم کے لیئے کچھ عرصہ استاذ پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادیؒ کی خدمت میں حاضر رہے۔ اس کے علاوہ آپ حضرت مولانا عبدالجبار عمر نویؒ المعروف امام صاحب کے بہت عقیدتمند اور مداح تھے۔ بقول خواجہ عبدالعزیز مرحوم گوجرانوالہ، میاں فضل دین بہت خوش الحان اور مؤثر واعظ تھے۔ بدعات اور جاہلانہ رسوم کی بیخ کنی کے معاملہ میں انتہائی متشدد تھے۔

والدہ محترمہ میاں فضل دین مرحوم کی دو بیویاں تھیں۔ چھوٹی بیوی کا نام زینب بی بی تھا۔ یہ خاتون غایت درجہ کی نیک اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ تہجد و اشراق کبھی نہ چھوٹی تھیں۔ بہت لمبا قیام کرتی تھیں۔ اور دیر تک اللہ کی بارگاہ میں سربسجود رہ کر گڑگڑاتی رہتی تھیں۔ انہی سعیدہ و صالحہ خاتون کے ہاں رمضان المبارک ۱۸۹۷ء میں حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمدؒ گوندلوی تولّد ہوئے جو بعد میں آسمان علم و عمل کے وہ آفتاب ضوفشاں اور ماہِ منیر بن کر چمکے جس نے اپنی ضیاء پاشیوں اور تابناکیوں سے عرب و عجم کو مستنیر و منوّر کر دیا۔

بچپن حضرت کی طبیعت میں ابتداء ہی سے سادگی، شرافت، نجابت، متانت اور صدق و صفا جیسی صفات بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ عام بچّوں کی طرح آپ کھلنڈرے نہیں تھے۔ بیکار مشاغل، لہو و لعب اور ہاؤ ہو سے آپ کو نفرت تھی والدہ محترمہ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اس لیئے والدہ نے آپ کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیئے اپنی جملہ مساعی جمیلہ صرف و وقف کر دیں۔

تعلیم و تربیت آپ کو پانچ برس کی عمر میں والد میاں فضل دین نے حفظِ قرآن پر لگا دیا۔ اور وہ آپ کو ۱½ پارہ ختم کرنے پر کھانا دیتے۔ آپ کی دینی نشو و نما میں بہت متشدّد تھے۔ حافظ صاحب کی عمر ۹ برس کی تھی کہ والد ماجد کا عین عنفوانِ شباب یعنی ۳۵ برس کی عمر میں ہیضۂ طاعون انتقال ہو گیا۔ میاں صاحب باجوں اور ڈھول والوں کو مارتے تھے۔ والد کی وفات تک آپ نے ۱۵ پارے حفظ کر لیئے تھے۔ بقیہ ۱۵ پارے بعد میں قلیل مدّت میں آپ نے حفظ کر لیئے۔ نیز ابتدائی دینی تعلیم گوجرانوالہ میں مولانا علاؤ الدین سے حاصل کی۔ ۱۳ سال کی عمر میں والدہ ماجدہ نے مزید دینی تعلیم کے لیئے رغبت دلائی تو گوندلانوالہ کے ایک بزرگ ٹھیکیدار محمد عبداللہ کشمیری جو آپ کے والد کے عقیدتمندوں میں سے تھے، آپ کی والدہ کی اجازت سے آپ کو حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنویؒ کی خدمت میں امرتسر چھوڑ آئے۔ یہاں مدرسہ تقویۃ الاسلام میں آپ نے ایک دن میں مختلف اساتذہ سے اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس اسباق پڑھے۔ اس دوران آپ نے مولانا عبدالجبار غزنویؒ کے درسِ قرآن سے استفادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ مولانا عبدالاول مرحوم سے بلوغ المرام مشکوٰۃ ابتداء تا باب الجہاد، ترمذی ابتداء تا کتاب الاطعمہ پڑھی۔ مولانا عبدالاول کی وفات کے بعد ترمذی کا نصف ثانی مولانا عبدالغفور جو مولانا عبدالاوّل مرحوم کے بڑے بھائی تھے اور امام صاحب مرحوم کے بھتیجے تھے، سے بقیہ ترمذی شریف اور دیگر کتب صحاح ستہ پڑھ کر سندِ فراغت حاصل کی۔ یہاں پانچ سال کے قیام کے عرصہ میں آپ نے قرآن، حدیث، فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، ہندسہ اور صرف و نحو کی آخری کتب پڑھ کر عربی علوم و فنون کی تکمیل کی۔ اسی سال وزیرآباد جا کر استاذ پنجاب حضرت حافظ عبدالمنّان محدّث وزیرآبادی سے سند و اجازہ حدیث حاصل کی۔

دہلی میں علوم و فنون عربیہ کی تحصیل سے فارغ ہو کر دہلی تشریف لے گئے اور طبیہ کالج میں داخل ہو گئے۔ یہاں آپ نے چار سالہ طب کا کورس مکمل کر کے فاضل الطب والجراحت درجہ اوّل کی سند حاصل کی اور گولڈ میڈل سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے طبیہ کالج کے اساتذہ میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں مرحوم ایک شہرۂ آفاق شخصیت تھے۔ طبّی مضامین میں آپ نے حکیم اجمل خاں کے لیکچروں سے بہت استفادہ کیا۔ یہیں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ جب حضرت حافظ صاحب کو فاضل الطب و الجراحت کی سند دی گئی تو یہ متحدہ کانگرس کا زمانہ تھا۔ حکیم اجمل خاں بھی کانگرسی تھے۔ تقسیم اسناد کے لیے مسٹر مہاتما گاندھی کو دعوت دی گئی۔ حضرت حافظ کو بھی گاندھی نے سند دی۔

اساتذہ کرام آپ نے جن اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت امام عبدالجبار غزنوی رح

۲۔ حضرت مولانا عبدالاوّل غزنوی رح

۳۔ حضرت مولانا عبدالغفور غزنوی رح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت مولانا حافظ عبدالمنان محدّث وزیرآبادیؒ

۵۔ حضرت مولانا محمد حسین ہزارویؒ (داماد مولانا عبدالجبار غزنویؒ)

۶۔ استاذ الفنون حضرت مولانا عبدالرزاقؒ

درس وتدریس تحصیل وتکمیلِ علم کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں گوندلانوالہ تشریف لے آئے اور یہاں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ۱۹۲۴ء میں حج بیت اللہ کے لیئے، حجازِ مقدّس حاضر ہوئے۔ اور واپسی پر پھر تدریس شروع کر دی۔ ۱۹۲۷ء-۲۸ء میں مدرسہ رحمانیہ دہلی میں درسِ حدیث دیتے رہے۔ ۱۹۳۳ء-۳۴ء میں جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد میں درسِ حدیث دینے پر فائز ہوئے۔ مدراس سے واپس آکر مدرسہ تعلیم الاسلام حسین پورا ڈوالہ اور بعد میں کافی عرصہ تک مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ میں مسندِ تدریس پر رونق افروز رہے۔

ایک ناخوشگوار واقعہ اسی دوران گوندلانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جو حضرت حافظ صاحب کے لیئے انتہائی تکلیف دہ اور سوہانِ روح بنا رہا۔

ہوا یہ کہ ایک کشمیری نوجوان کو قتل کر دیا گیا۔ مقتول کے والد امام الدین، حضرت حافظ صاحبؒ کے محترم اور محسن بزرگ ٹھیکیدار محمد عبداللہ کے بڑے بھائی تھے۔ ایک طرف تو آپ کے لیئے اس تعلق کے حوالے سے یہ سانحہ بہت سنگین تھا۔ تو دوسری طرف آپ ہی کو اس قتل میں بے گناہ طور پر ہی ملوّث کر لیا گیا۔ باوجودیکہ دو اشخاص عبدالاحد اور مستری محمد اسماعیل نے بلا ایماء غیرے وبلا شرکت غیرے خود قتل کی ذمہ واری قبول کر لی۔ پھر بھی چھ ماہ تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔ بالآخر احقاقِ حق کے بعد عدالت نے آپ کو باعزّت طور پر بیگناہ قرار دیتے ہوئے بری کر دیا۔ حافظ صاحب کی پریشانی کے ان ایّام میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ نے آپ کے ساتھ بہت تعاون کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر تدریس مقدمے سے فراغت کے بعد آپ اوڈانوالہ ضلع فیصل آباد تشریف لے گئے۔ وہاں دو سال تدریسِ حدیث کے بعد واپس گوجرانوالہ تشریف لے آئے۔ ۱۹۴۸ء میں آپ نے اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ کے نزدیک قبرستان روڈ پر ایک چھوٹی سی مسجد (موجودہ جامع مسجد اہلحدیث ٹاہلی والی) میں درسِ اعظم قائم کیا۔ یہاں آپ منتہی طلبا کو صحیح بخاری، مؤطاء امام مالک، شرح العقائد، مسلم الثبوت اور سراجی جیسی کتب پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد غالباً ۱۹۵۰ء میں آپ نے جامعہ اسلامیہ اہل حدیث چاہ شاہانوالہ گوجرانوالہ کے قیام پر اس کی تدریسی و تعلیمی سرپرستی قبول فرمائی۔ یہاں حافظ صاحب فارغ التحصیل طلباء کو مذکورہ بالا کتب کے علاوہ حجۃ اللہ البالغہ، اتقان اور شمس بازغہ وغیرہ کتب پڑھاتے رہے۔ اور حضرت مولانا ابوالبرکات احمد صاحب مدظلہ طلبا کو فاضل عربی کی تیاری کرواتے تھے۔

اسی دوران جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا قیام عمل میں آیا تو آپ مولانا سید محمد داؤد غزنوی، حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ اور حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف دام مجدہٗ کے شدید اصرار پر وہاں تشریف لے گئے۔ اور مسندِ تدریس و تعلیم کو رونق بخشی۔ یہاں دو سال گزارنے کے بعد ناسازیٔ طبع کی بنا پر واپس تشریف لے آئے۔ حاجی محمد ابراہیم انصاری صدر انتظامیہ جامعہ اسلامیہ نے حاضر خدمت ہو کر دوبارہ جامعہ کی سرپرستی کی درخواست کی۔ آپ نے صرف اسباق پڑھانے کی حد تک اس پیش کش کو قبول فرمایا۔ اور منتہی طلباء کو صحیح بخاری اور خلاصۃ التفاسیر پڑھانے لگے۔ آپ کا یہ سلسلہ درسِ قرآن و درسِ حدیث بہت معلوماتی، تحقیقی اور پُرمغز ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مختلف عربی مدارس کے طلباء اس چشمۂ فیض سے سیراب ہونے کے لیے ملک کے طول و عرض سے کھنچے چلے آنے لگے۔ گویا کہ آپ کی ذات مرجع علماء کی حیثیت اختیار کر گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِسی زمانہ میں جب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں محدث شام فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ ناصرالدین البانی مدظلہ کی جگہ خالی ہوئی تو سعودی حکومت اور علماء کبار و شیوخ عظام کی نگاہِ انتخاب حضرت حافظ صاحب ہی پر پڑی۔ لہٰذا جامعہ کے ایک جلیل المرتبت استاذ فضیلۃ الشیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد کو پاکستان حضرت حافظ صاحبؒ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ جنہوں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مشورے سے رئیس الجامعۃ الاسلامیہ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ کی خصوصی درخواست اور دعوت آپ کی خدمت میں پیش کی کہ آپ جامعہ اسلامیہ تشریف لے چلیں۔ آپ نے اس دعوت کو قبول فرمایا اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ دو سال تک آپ یہاں شیخ الحدیث کے منصبِ عظیم پر فائز رہے۔ جامعہ ہذا میں آپ کے محاضراتِ حدیث، علمی شاہکار اور تحقیقی جواہر پارے ہوا کرتے تھے۔

پھر دوبارہ جانے کے لیئے ویزہ اور ٹکٹ لے کر وطن آئے۔ لیکن ضعفِ بصارت کی بنا پر معذرت کرتے ہوئے ٹکٹ اور ویزا واپس کر دیا۔

پھر آپ کو مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ میں دعوتِ تدریس دی گئی۔ آپ نے شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے یہاں دوبارہ سلسلہ تدریس شروع فرمایا۔ اور یہ سلسلہ ایامِ علالت سے کچھ عرصہ پہلے تک جاری رہا۔ اور دو سال سے گھٹنے کی تکلیف کی بنا پر جامعہ محمدیہ کے طلباء کو اپنے گھر کی بیٹھک میں صحیح بخاری کا درس دیتے رہے۔

اندازِ تدریس آپ کا اندازِ تدریس مکمل طور پر سلف کا سا تھا۔ دورانِ تدریس کوئی غیر متعلق گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ تدریس کے لیئے نہایت ہیبت و وقار کے ساتھ مسندِ تدریس پر رونق افروز ہوتے تھے۔ دورانِ تدریس خواہ کوئی بڑے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے صاحب بھی تشریف لائیں آپ بالکل متوجہ نہیں ہوتے تھے، یہاں تک کہ درس سے فارغ ہوں محویت اور احترام درس حدیث کی بنا پر کسی کو مخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اسباق کے بعد اشکالات و مشکلات کی بڑی فراخدلی سے توضیح و تشریح فرماتے تھے۔

علمی جلالت و ثقاہت اور قوت حافظہ

حضرت حافظ صاحبؒ علوم و فنون کا ایک بحر ذخار تھے آپ ایک بلند پایہ مفسر و محدث عظیم الشان متکلم و فلسفی تھے۔ نہ صرف یہ کہ آپ علوم و فنون کی کتب پر نظر رکھتے تھے، بلکہ آپ نے ان کے مصنفین و مؤلفین پر مختلف مقامات پر گرفت کی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اپنی زندگی میں آپ کو تقریباً ۷۰ برس تک بخاری شریف پڑھانے کی جو سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی، وہ کسی اور کو نہیں ہوئی ہوگی۔ دوران درس آپ جلیل القدر متقدمین و متأخرین اور معاصرین علماء پر بھرپور اعتماد سے علمی نقیض فرماتے تھے۔ جہاں آپ نے جار اللہ زمخشری صاحب الکشاف کے اعتزال اور امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر الکبیر کی جہمیانہ طرز فکر کو ہدف تنقید بنایا، وہاں حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کی بخاری کے باب میں علمی تسامحات کی نشان دہی کی اور علامہ حافظ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ سے اپنے اختلاف موقف کا ذکر فرمایا۔ آپ کا انداز توضیح بہت عمدہ، طرز شرح و بیان انتہائی مؤثر اور قوت استدلال اپنی مثال آپ تھی۔ قرآن و حدیث، منطق و فلسفہ، صرف و نحو، لغت و بیان کے علاوہ علم کلام اور عقائد کی دقیق سے دقیق بحثوں سے گوہر مراد نکالنے میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ متکلمین و فلاسفہ کے گورکھ دھندوں میں سے گزر کر سلفی منہج اور عقیدہ پر ثابت قدمی آپ کے راسخ العلم ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ کوئی فقہی موشگافی، کوئی فلسفیانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معمّہ، کوئی متکلّمانہ گنجلک آپ کو سبیل المومنین سے کسی طور بھی منحرف نہ کر سکا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صحت فکر و تحقیق پر بلا کا اعتماد بخشا تھا۔

ایک دفعہ کسی کتاب کو دیکھ لیتے تو اس کے مالہٗ و ما علیہ سے بنظرِ اوّل ہی بہرہ ور ہو جاتے۔ اور فی البدیہہ اس پر تبصرہ فرما دیتے، جو بذاتِ خود ایک علمی تعاقب کا درجہ رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبردست استحضارِ علمی اور قوّتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ اسماء الرّجال، تفسیر، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، فقہ مذاہب اربعہ یا دیگر فنون کے متعلق کوئی سا سوال کیا جائے تو آپ فوراً اس کا مدلّل اور باحوالہ جواب ارشاد فرماتے تھے۔ گویا کہ آپ علوم و فنون کا ایک انسائیکلوپیڈیا اور کمپیوٹر تھے۔ آپ کا بتایا ہوا حوالہ کبھی غلط نہیں ہوتا تھا۔ حضرت حافظ صاحبؒ بسا اوقات خود حوالہ نکال کر دیتے تھے۔

حافظ فتح محمد فتحیؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ میں کسی علمی موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی کہ فضیلۃ الشیخ محمد امین الشنقیطی (مؤلّف تفسیر اضواء البیان) نے حافظ صاحبؒ سے چند روایات سے متعلق استفسار کیا۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ یہ جملہ روایات ترمذی شریف میں موجود ہیں۔ سب علماء حاضرین نے بیک آواز کہا کہ یہ روایات ترمذی میں تو موجود نہیں ہیں۔ لیکن حافظ نے انتہائی وثوق و اعتماد سے ترمذی ہی میں ان روایات کی موجودگی پر اصرار فرمایا۔ اور ایک ایک کر کے سبھی روایات ترمذی سے دکھا دیں۔ اس پر شیخ شنقیطی نے جماعت میں برملا اعتراف کیا۔

ما رایت اعلم علی وجہ الارض من ھذا الشیخ

حافظ صاحب کی وجہ سے بہت سے مالکی و شافعی علماء نے مسلک اہلحدیث قبول کیا۔ دار الحدیث مدینہ منوّرہ میں آپ درسِ حدیث ارشاد فرماتے تھے۔ تو بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے اجلّ علماء کرام مثلاً شیخ محمد المجذوب، شیخ محمد ابراہیم شکری الالدنی اور شیخ عطیہ سالم استفادہ کرنے لگے۔

ایک اور بیان میں حافظ فتحی مرحوم نے بتایا کہ مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران ہی آپ سے دریافت کیا گیا کہ امام ابن تیمیہؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ میں سے کس کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا علوم عقلیہ میں امام ابن تیمیہؒ ابن حجرؒ سے زیادہ عالم تھے۔ اور علوم نقلیہ مثل اسماء الرّجال تاریخ، اصول حدیث، جرح و تعدیل، نقد و نظر کے اعتبار سے ابن حجرؒ، امام تیمیہؒ پر فوقیت رکھتے ہیں۔

مؤخر الذکر بات طلباء جامعہ اسلامیہ کو کچھ ناگوار گزری۔ جب یہ بات رئیس الجامعہ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ تک پہونچی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت حافظ صاحبؒ اس موضوع پر ایک محاضرہ (لیکچر) ارشاد فرمائیں تاکہ مبحث زیر بحث واضح ہو جائے۔ اچانک نماز ظہر کے بعد حضرت حافظ صاحبؒ کو محاضرے کی دعوت دی گئی۔ سامعین میں جامعہ کے شیوخ، طلباء اور دیگر کئی ممتاز علمی شخصیات موجود تھیں۔ حافظ صاحبؒ نے ایمان کے موضوع پر ساڑھے تین گھنٹے مفصّل و مدلّل بحث فرمائی۔ اور امام ابن تیمیہؒ و ابن حجر عسقلانیؒ کی عبارتوں کی عبارتیں پیش کر کے ان کا تقابل کیا۔ اور اپنے موضوع کو ثابت کرنے کا حق ادا کر دیا۔ محاضرہ تو ختم ہوا لیکن حاضرین و سامعین اس محیّر العقول لیکچر کو سُن کر ششدر رہ گئے۔ رئیس الجامعہ شیخ عبدالعزیز بن باز اور جملہ اساتذہ نے دادِ تحسین دیتے ہوئے حافظ صاحبؒ کو ہدیۃً تبریک پیش کیا۔ اور اعتراف کیا کہ ہم نے ایسا محاضرہ آج تک نہیں سُنا۔ پھر لطف یہ، کہ حافظ صاحبؒ کا محاضرہ فی البدیہہ تھا۔ آپ کو موضوعِ زیر بحث کی تیاری کا کوئی موقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا وقت نہیں دیا گیا تھا، حتیٰ کہ آپ کو محاضرے کے دن کا بھی علم نہیں تھا۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم.

آپ کو حدیث کی اکثر کتابیں ازبر تھیں۔ اور خصوصاً بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف تو آپ کی زبان پر مثل فاتحہ چلتی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ شروحِ حدیث کی طویل سے طویل عبارات زبانی پڑھتے چلے جاتے تھے گویا کہ کتاب سامنے رکھی ہوئی ہے۔ آپ کی قوتِ حافظہ خیر القرون کے محدثینِ کرام کی قوتِ حافظہ کی یاد تازہ کر دیتی تھی۔ امیر المومنین فی الحدیث امام بخاریؒ نے اپنے تراجم میں احادیث، فقہ، اصولِ فقہ اور اسناد کے جو رموز و اشارات، نکات عجیبہ و فوائد غامضہ اور تحقیقات عالیہ کو سمیٹا ہے۔ انہیں ظاہر کر کے شرح و بسط سے پیش کرنا حضرت حافظ گوندلویؒ ہی کا خاصہ و کمال ہے۔ لیکن ان کے درس کو سمجھنے کے لیئے عقل کامل، حضورِ قلب اور فہم ثاقب کی ضرورت تھی۔ ایک دفعہ ایک کتاب "اثبات التوحید بابطال التثلیث" گم ہو گئی تو آپ نے حافظہ کی مدد سے دوبارہ حرف بحرف لکھ ڈالی۔

آپ کو اقلیدس الجبرا، حساب، ٹرگنومیٹری جیسے علوم میں بھی کامل عبور تھا۔ یہ جملہ مضامین آپ نے عربی میں پڑھے تھے۔ آپ کے صاحبزادے محمود کا بیان ہے کہ الف ایس سی کے مضامین فزکس، کیمسٹری، سائنس اور ریاضی وغیرہ میں سے کسی اشکال کے متعلق میں دریافت کرتا تو حضرت فوراً تشفی فرما دیتے۔ آپ نے فقہ اربعہ کا انتہائی عمیق مطالعہ کیا۔ اور شیعہ فقہ کے متعلق آپ کا دعویٰ تھا کہ آپ شیعہ سے بھی زیادہ ان کی فقہ کو جانتے ہیں۔

علاوہ ازیں آپ نے ہندوازم، سکھ مذہب، عیسائیت اور یہودیت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیر حاصل مطالعہ کیا۔ گرنتھ، وید وغیرہ پڑھے۔ گویا آپ کی شخصیت سراسر علمی اور دائرۃ المعارف کی حیثیت کی حامل تھی۔

آپ عصر حاضر میں ایک بہت بڑے محدّث، فقیہ، لغوی، نحوی، صرفی اور جملہ علوم وفنون عربیہ واسلامیہ کے ماہر تھے۔ صوفیانِ کرام کی آراء وخیالات سے ماہرانہ واقفیت رکھتے تھے۔ امام غزالیؒ، علامہ رازیؒ، علامہ تفتازانیؒ، ابن الہمامؒ، ابوالبرکات بغدادیؒ، ابن عربیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ کے خیالات وافکار سے مکمّل آگاہی رکھتے تھے۔ نیز ابن تیمیہؒ، ابن القیمؒ، علامہ ابن الحرمؒ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ شوکانی کی تحقیقات سے متعلق وسیع معلومات حاصل تھیں لیکن آپ ناقدانہ اور تحقیقانہ رائے رکھتے تھے۔ بعض علماء اہلحدیث امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن القیمؒ سے اتنے متاثر ہیں کہ ان کے خیالات کو مقلّدانہ طور پر مانتے ہیں لیکن حضرت حافظ صاحب ایسا نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ ان کے کئی مسائل پر تنقید کرتے تھے۔ اور ان کے خلاف مؤقف کو بدلائل ترجیح دیتے تھے۔ ایک دن حضرت مولانا ابوالبرکات احمد صاحب نے عرض کی کہ فلاں مسئلہ کے اثبات کے لیئے امام ابن القیمؒ نے کئی سطور قلمبند کی ہیں۔ حافظ صاحب نے فوراً فرمایا کہ آپ کی یہ عادت تھی کہ کئی مقامات پر بعض مسائل کے اثبات کے لیئے بے جا زور دیتے تھے۔ پھر حافظ صاحبؒ نے اُن کے خلاف پہلو کو مضبوط دلائل سے ترجیح دی۔

الغرض حافظ صاحبؒ عصر حاضر کے ابن تیمیہؒ، محدّث العصر، حافظ الحدیث، بحر العلوم، جامع المنقول والمعقول، فن تدریس کے امام، قادر الکلام متکلّم، معجز بیان فلسفی، نکتہ سنج فقیہ اور ژرف نگاہ مجتہد تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ | چونکہ آپ کی ساری زندگی درس و تدریس کے لیئے وقف رہی۔ اس لیئے آپ کے تلامذہ کرام بالواسطہ یا بلا واسطہ لاکھوں تک پہنچتے ہیں جن کا شمار و احصاء بالکل ناممکن ہے آپ کا یہ لقب استاذ اساتذہ، اساتذہ، اساتذۃ الاساتذہ بالکل بجا ہوگا۔ کیونکہ ملک و بیرون ملک آپ کے شاگردوں کے شاگردوں کے شاگردوں کے شاگرد موجود ہیں۔ کچھ اہم، معروف اور نامور تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ حضرت مولانا عبیداللہ مبارک پوری شارح مشکوٰۃ شریف۔

۲۔ حضرت مولانا نذیر احمد رحمانی۔

۳۔ حضرت مولانا محمد یوسف الکوکنی۔

۴۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی صاحب التعلیقات السلفیہ۔

۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق حسین خاں والے۔

۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد۔

۷۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی ۸۔ حضرت مولانا محمد حنیف ندوی

۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ گوجرانوالہ۔

۱۰۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر ۱۱۔ مولانا حافظ محمد بھٹوی۔

۱۲۔ مولانا محمد اسحاق رحمانی۔ ۱۳۔ حضرت مولانا معین الدین لکھوی

۱۴۔ مولانا عبدالرحمان لکھوی ۱۵۔ حضرت مولانا محمد یعقوب

۱۶۔ حضرت مولانا شمس الحق ملتانی ۱۷۔ حضرت مولانا محمد عبدہٗ فیروزپوری

۱۸۔ مولانا عبدالقادر ندوی ۱۹۔ حضرت مولانا محمد اعظم گوجرانوالہ

۲۰۔ حضرت مولانا محمد صدیق فیصل آبادی ۲۱۔ مولانا عبدالخالق قدوسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ مولانا حافظ عبدالسلام
۲۳۔ حضرت مولانا حافظ عبدالمنان
۲۴۔ مولانا عطاء الرحمٰن اشرف
۲۵۔ حضرت مولانا محمد علی جانبازؒ
۲۶۔ مولانا بشیر الرحمان صدیقی
۲۷۔ پروفیسر مقبول احمد قاضی
۲۸۔ حضرت مولانا ارشاد الحق
۲۹۔ مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑوی
۳۰۔ مولانا ابو یحییٰ امام خاں گونشہروی مرحوم
۳۱۔ مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروزپوری
۳۲۔ مولانا محمد خالد گرجاکھی
۳۳۔ مولانا عبدالرحمان عتیق وزیرآبادی
۳۴۔ مولانا عطاء اللہ ویریکوٹی
۳۵۔ مولانا محمد اسحاق چیمہ
۳۶۔ مولانا عبدالحلیم جھنگوی
۳۷۔ مولانا حکیم محمود بن مولانا محمد اسماعیل سلفی
۳۸۔ مولانا عبدالرشید رام گڑھ
۳۹۔ مولانا سید عبدالحیٔ شاہ
۴۰۔ مولانا علم الدین سوہدروی
۴۱۔ پروفیسر محمد یوسف الکاظم اسلام آباد

۴۲۔ ۱۹۷۱ء میں راقم آثم کو جامعہ ابراہیمیہ میں آپ سے بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھ کر آپ کے دست مبارک سے سند الفراغ حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ علاوہ آپ کے بہت سے علمی مقالات و محاضرات سے استفادہ کیا۔

تنظیمی سرگرمیاں تدریسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ تیسری بار آپ کو جمعیت اہلحدیث پاکستان کا امیر منتخب کیا گیا۔ آپ جامعہ سلفیہ کے مؤسسین میں سے تھے۔

سیاسی سرگرمیاں ابتداء میں آپ سیاسی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ اور آپ کو مسلم لیگ گوجرانوالہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ چونکہ پرسکون زندگی پسند کرتے تھے۔ اور ہنگاموں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دُور رہنا چاہتے تھے اور تدریسی مصروفیات اس پر مستزاد، اس لیئے ہر قسم کی سرگرمیوں کو موقوف کر کے اپنے آپ کو درس و تدریس اور خدمت دین کے لیئے وقف کر دیا۔

عبادات واذکار حضرت حافظ صاحب ایک یگانہ روزگار عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خلوص کیش، سراپا عجز وانکسار، زاہد و متورع، عالم باعمل تھے۔ آپ نے زندگی بھر نماز باجماعت ادا فرمائی۔ تہجد کی نماز کبھی نہ چھوڑی۔ تکبیر تحریمہ سے کبھی نہ رہے۔ موجودہ اور آخری ایام علالت سے قبل آپ بلا ناغہ خود نماز کی امامت فرماتے رہے۔ گوجرانوالہ میں قبرستان روڈ پہ واقع ٹاہلی والی مسجد میں باقاعدگی سے نماز عصر ادا فرماتے۔ خواہ موسم کتنا ہی خراب ہوتا، طوفانِ باد و باراں میں سے گزر کر آپ بالکل عین وقت پر مصلّیٰ امامت پہ تشریف فرما ہوتے۔

نمازِ فجر پڑھ کر طلوع شمس کے بعد وقت کراہت کے اختتام تک مصلّیٰ پر بیٹھے رہتے۔ اور ضحیٰ کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلتے اور پھر گھر سے واپس آ کر اسباق پڑھاتے۔ ایام بیض کے روزے کبھی نہ چھوڑے۔

کافی دیر کی بات ہے کہ دورانِ گفتگو فرمانے لگے کہ میں نے طبیعت کی کمزوری اور ضعفِ جسمانی کی وجہ سے ایک دفعہ ایام بیض کے روزے چھوڑ دیئے۔ تو بواسیر کی شکایت شروع ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ روزے نے بیماری کو روک رکھا تھا۔ آپ ہمیشہ گھر سے وضو کر کے مسجد جاتے تھے۔ حدیث پڑھانے سے قبل دو رکعت پڑھنا آپ کے معمول میں سے تھا۔ آپ بحیثیت ذکر و اذکار میں رطب اللسان رہتے تھے۔ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۴۱ دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھتے۔ نماز فجر کے بعد گیارہ دفعہ سورۂ یاسین۔ اور ہر نماز کے بعد دو، دو دفعہ سورۂ لیٰسین اور سورۂ مزمل پڑھتے تھے۔ آپ نے بہت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذکار کو مختلف مصائب و حاجات میں مجرّب و آزمودہ پایا تھا۔ مولانا احمد انصاری گوندلانوالہ کا بیان ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اللہ کے حضور دُعا کیا کرتی تھیں کہ اے اللہ میرے لختِ جگر کو عالم باعمل بنانا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے علم و عمل کا مخزن بنا دیا۔

معاملات حضرت حافظ صاحب قرضِ حسن دینے لینے یا کسی اور قسم کے لین دین کے معاملات میں آداب اور باقی شرائط کی مکمّل پابندی کرتے تھے۔ اور اس میں معمولی قسم کے ابہام و اخفاء کو قبول نہیں کرتے تھے۔ معمولی مداہنت اور شبہ کو بھی پسند نہیں کرتے تھے۔

ذریعہ معاش آپ کے اولین جد اسلامی میاں عبدالکریم (میاں بدھی چند) قبولِ اسلام سے پیشتر صوبہ جموں میں اپنی گزران کے لیے زمین اور باغات کی آمدنی پر انحصار رکھتے تھے۔ اور مستحکم معاشی حالت کی بنا پر اکثر جڑی بوٹیوں کے خواص و اثرات کی تحقیق پر لگے رہتے تھے۔ فنِ کتابت بھی ان کا محبوب شغل تھا۔ اور وہ ایک ماہر کاتب تھے۔ حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے بعد جب وہ ہجرت کر کے موضع مرالی والا ضلع گوجرانوالہ تشریف لائے تو اپنے ذریعہ معاش کے لیے طبابت و کتابت ہی کو اختیار کیا۔ لہٰذا میاں عبدالکریم سے میاں فضل دین تک سب طبابت و کتابت ہی کے پیشہ سے وابستہ رہے۔ ان سب کی زندگی کا انحصار اپنے حلال اور باعزّت ذرائع معاش پر رہا۔ تمام عمر کسی اور پیشہ و کسب کی طرف توجّہ نہ دی۔ انہی ذرائع سے مستفید ہو کر یہ حضرات تبلیغ اسلام، عبادتِ الٰہی اور خدمتِ دین میں منہمک رہے۔ اسی طرح حضرت حافظ محمّد صاحب کی عمرِ عزیز کا بہت بڑا حصّہ تبلیغ و تدریس اور تصنیفِ کتب پر صرف ہوا ہے۔ آپ نے فنِ کتابت نہیں سیکھا، اور چونکہ آپ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کے تلمیذِ رشید تھے۔ اور ان سے طب کی تعلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتیازی حیثیت سے حاصل کی تھی۔ اس لیئے آپ ایک اعلےٰ پایہ کے طبیب تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش طبابت ہی رہا۔ دینی مدارس از خود کچھ اعزازیہ پیش خدمت کرتے تھے۔ استغنائے طبع کی بنا پر کبھی تقاضا نہیں کیا تھا۔ معاشی وسائل نہ ہونے کے باوجود بھی آپ کئی برسوں تک درسِ اعظم اور جامعہ اسلامیہ میں بلا معاوضہ تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔

محامد و محاسن آپ راستہ میں چلتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپناتے ہوئے پاؤں اٹھا اٹھا کر رکھتے تھے۔ چلتے ہوئے اِدھر اُدھر بالکل نہیں دیکھتے تھے۔ اگر دائیں بائیں دیکھنے کی ضرورت محسوس کرتے تو رُک جاتے۔ اور پھر دائیں بائیں التفات فرماتے۔ انتہائی بلند اخلاق کے مالک تھے۔ بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ کبھی کسی کی سرزنش نہیں کی۔ کسی سے ترش روئی سے مخاطب ہونا محال تھا۔ تحکمانہ لہجہ کی بجائے مشفقانہ طرزِ تکلم آپ کا شیوہ تھا۔ بلا وجہ کسی کو ٹوکنا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ مسکرانے کی عادت تھی، کبھی بھی کھل کھلا کر نہیں ہنستے تھے۔ اپنے مافی الضمیر کو انتہائی دل نشیں اور مؤثر انداز میں ادا فرماتے تھے۔ کبھی اپنے مؤقف کو کسی پر نہیں ٹھونستے تھے۔ اور نہ اس پر متشددانہ زور دیتے تھے۔ کسی تک اپنی بات پہنچانا ہی کافی خیال فرماتے تھے۔ بالجبر منوانا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

مجلسی زندگی آپ انتہائی کم آمیز شخصیت تھے۔ اُمراء کے پاس کبھی چل کر نہیں گئے۔ اور اللہ کے فضل و کرم نے آپ کو کافی مستغنی رکھا۔ آپ کی مجلس عام دنیاوی، عوامی یا مادی نوعیت کی نہ ہوتی تھی۔ بلکہ آپ کی مجلس علم و ادب کا خزینہ و خرمن ہوتی تھی۔ جہاں پر علمی جواہر پارے، ادبی گوہر ہائے آبدار سے متلاشیانِ علم و فن کے دامن بھرے جاتے تھے۔ آپ کی مجلس علم و فضل کا وہ سوتا تھا جس سے لاکھوں تشنگانِ علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیراب ہوتے تھے۔

تصانیف و تالیفات حضرت حافظ صاحب کی علمی تخلیقات اور رشحاتِ قلم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ تقاریر صحیح بخاری ـــــ اس کتاب میں صحیح بخاری کی عظمت امام بخاریؒ کے تبحر علمی اور صحیح بخاری کی دوسری عربی شروح خصوصاً فیض الباری از مولانا سید محمد انور شاہ پر علمی محاکمہ اور سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

۲۔ بغیۃ الفحول (عربی) شرح رسالہ اصول فقہ از مولانا سید اسماعیل شہیدؒ

۳۔ تحفۃ الاخوان (عربی) عقائد پر اور کلام پر ایک عمدہ علمی و تحقیقی مقالہ۔

۴۔ الاصلاح (حصہ اوّل) تقلید۔ علم غیب۔ ندائے یا رسول اللہ۔ اور عرس وغیرہ پر تنقید۔

۵۔ الاصلاح (حصہ دوم) بدعت کی لغوی و شرعی تحقیق اور فاتحہ علی الطعام کے بدعت ہونے پر مفصل و مدلل بحث۔

۶۔ خیر الکلام فی وجوب الفاتحہ خلف الامام ـــــ مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر شاندار تحقیقی کتاب اور علمائے احناف کے اعتراضات کے مسکت جوابات۔

۷۔ اثبات التوحید فی ابطال التثلیث ـــــ پادری عبدالحق کی کتاب التوحید فی التثلیث کی تردید۔

۸۔ البدور البازغۃ (عربی) از شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی کا ترجمہ (غیر مطبوع)

۹۔ دوام حدیث ـــــ مقام حدیث از غلام احمد پرویز کا مسکت و مکمل جواب۔ یہ سلسلہ مضامین کچھ عرصہ ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور میں شائع ہوتا رہا ہے۔

۱۰۔ تنقید المسائل ـــــ مولانا مودودیؒ کے بعض غلط مسائل پر ایک تحقیقی اور علمی کتاب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ مسئلہ ایمان (عربی) جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں فرمایا گیا ایک علمی محاضرہ۔

۱۲۔ ختم نبوّت ـــــ مسئلہ ختم نبوّت کی توضیح و تشریح اور قادیانیوں کی طرف سے اجرائے نبوّت کے خود ساختہ دلائل کا تجزیہ۔

۱۳۔ اسلام کی پہلی کتاب ـــــ عقائد و اخلاق کی ضرورت و اہمیّت۔

۱۴۔ اسلام کی دوسری کتاب ـــــ عقائد اور اصول فقہ سے متعلق مواد۔

۱۵۔ شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی) ـــــ یہ صرف کتاب العلم تک لکھی گئی ہے جو سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ (غیر مطبوع)

۱۶۔ ایصالِ ثواب ـــــ میّت کے ایصالِ ثواب کے طریقوں، رسم قُل، ساتہ اور چالیسواں وغیرہ کے بدعت ہونے پر تبصرہ۔

۱۷۔ ردِّ مولود مروّج ـــــ جشنِ میلاد النبیؐ کی تردید۔

۱۸۔ التحقیق الراسخ ـــــ مسئلہ رفع یدین پر ایک علمی و تحقیقی کتاب۔

۱۹۔ صلوٰۃ مسنونہ ـــــ مسائل نماز ماخوذہ از احادیث مبارکہ۔

۲۰۔ زبدۃ البیان ـــــ فی تنقیح حقیقۃ الایمان و تحقیق زیادۃ والنقصان۔

۲۱۔ معیارِ نبوّت۔

۲۲۔ حواشی صحیح بخاری ـــــ (عربی)، صحیح بخاری پر آپ کی تقاریر۔ آپ کے تلمیذِ رشید حافظ عبدالمنان اُستاذ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ اسے مرتب فرما رہے ہیں۔

۲۳۔ ایک اسلام ـــــ پروفیسر ڈاکٹر غلام جیلانی برق (اٹک) کی کتاب "دو اسلام" کا بھرپور ردّ و جواب۔ (غیر مطبوعہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولاد و احفاد الف :۔ حضرت حافظ صاحب کی پانچ صاحبزادیاں اور مندرجہ ذیل تین صاحبزادے ہیں۔

۱۔ حافظ میاں محمد عبداللہ (محکمہ ریلوے) ۲۔ ڈاکٹر میاں محمود اعظم منہاس
۳۔ میاں مسعود اعظم منہاس (سعودی عرب)

ب :۔ تمام پوتے :۔ ۱۔ محسن ۲۔ ابوبکر یہ دونوں میاں مسعود اعظم کے لڑکے ہیں ——— ابوداؤد سلیمان ۔ یہ ڈاکٹر محمود اعظم کا لڑکا ہے

ج :۔ مجموعہ ازیں آپ کی سات پوتیاں، ۹ نواسے اور دس نواسیاں ہیں۔

وفات و سرایات حضرت حافظ صاحب اپنے آخری ایام میں بیمار رہنے لگے ضعف بصارت اور ضعف جسمانی لاحق ہو گئے کچھ عرصہ سے گھٹنے کی درد میں مبتلا تھے کہ ایک رات تہجد کے لیئے اٹھے، وضو کرنے کے لیئے بڑھے تو پاؤں پھسل گیا۔ اور گرنے سے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کافی عرصہ تک صاحب فراش رہے میو ہسپتال۔ یوسف کلینک گوجرانوالہ اور الشیخ ہسپتال گوجرانوالہ میں زیر علاج بھی رہے لیکن آخر وہ وقت موعود آن پہنچا جس سے کسی کو مفر نہیں۔ اور بالآخر علم و فضل کا یہ آفتاب جہانتاب تقریباً پون صدی تک اپنی ضیا باریوں سے دنیائے علم و فن کو منور و مستنیر کرنے کے بعد ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ (۴ جون ۱۹۸۵ء) کی سہ پہر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے غروب ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ تقبل اللہ حسناتہٗ وعفا اللہ عن عثراتہ ریڈیو، ٹیلی وژن نے آپ کی وفات کی خبر کو نشر کیا۔ اور قومی اخبارات نے نمایاں طور پر یہ خبر شائع کی، اور آپ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ ۵ جون ۱۹۸۵ء بروز بدھ ۹½ بجے صبح شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ مدظلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بڑے قبرستان گوجرانوالہ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے پہلو میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازے میں ہزاروں تلامذہ، علماء کرام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔

۷ جون ۱۹۸۵ء کو حرم مکی میں حضرت مولانا عبدالوکیل ہاشمی کی امامت میں ہزاروں مسلمانوں نے آپ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔

تاریخہائے وفات آپ کی وفات پر حضرت مولانا عزیز زبیدی مدظلہ نے فرمایا۔

عمر محدث گوندلوی — می باشد ہشتاد و ہفت
در رمضان مرگ و میلاد — صائم آمد، صائم رفت

مشہور و معروف شاعر جماعت جناب علیم ناصری نے اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا۔

رحلت حضرت محدث نے کیا یوں مضمحل
سب محبوں کے حواس و ہوش یکسر کھو گئے ۱۴۰۵ھ
اس کے غم میں عقل و عشق و فضل و زہد و ورع بھی
مضطرب ایسے ہوئے سب بے سروپا ہو گئے

تعزیتی پیغامات کون سا دل ہوگا جو آپ کی وفات پر سوگوار نہ ہو، کون سی آنکھ ہوگی جو پُرنم نہ ہوئی۔ دنیا کے طول و عرض سے آپ کے انتقال پُر ملال پہ تعزیتی پیغامات کا تانتا بندھا رہا۔ جن کا شمار و اندراج ان صفحات میں ممکن نہیں۔ مختصراً ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

• مولانا عبدالرحمان عاجز مالیر کوٹلوی نے حافظ صاحبؒ کو خراج عقیدت پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے بعنوان "زمیں پر مثل مہر آسماں حافظ محمدؒ تھے" ایک خوبصورت نظم لکھی۔
• فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز محمد العتیق مدیر مکتب الدعوۃ الاسلامیہ • مولانا شمس الحق ملتانی • مولانا فضل کریم عاصم امیر جمعیت اہلحدیث برطانیہ • مولانا محمد حنیف ندوی • مولانا عبیداللہ مبارکپوری • مولانا محمد عطاء اللہ حنیف • پروفیسر غلام احمد حریری • سید بدیع الدین راشدی و دیگر اصحاب علم وفن کے بیشمار پیغامات تعزیت موصول ہو چکے ہیں۔ اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔

جماعتی اخبارات وجرائد "الارشاد الجدید کراچی۔ صحیفہ اہلحدیث کراچی۔ ترجمان الحدیث" لاہور۔ "الاسلام" لاہور۔ "الاعتصام" لاہور۔ "اہلحدیث" لاہور نے آپ کے علمی کارناموں کو خوب متعارف کرایا۔ اور آپ کی خدمات جلیلہ پر آپ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ان جرائد میں آپ کے تلامذہ اور عقیدتمندوں کے مختلف مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

~~~...~~~

خصوصاً ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور کا محدث گوندلوی نمبر ایک شاندار اور یادگار مجموعہ ہے جو ۳-۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا جس کے جملہ مضامین بہت معلوماتی اور قیمتی ہیں۔

یقیناً ادارہ "الاعتصام" اس نمبر کی اشاعت پر ہدیۂ تبریک کا مستحق ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "
~~~

www.KitaboSunnat.com

مولانا معین الدین لکھوی

(ستارۂ امتیاز)

میٹرک۔ فاضل درسِ نظامی (مع دورۂ حدیث و تفسیر قرآن کی خصوصی اسناد)۔
ممبر پاکستان قومی اسمبلی۔ سابق رکن مجلسِ شوریٰ۔
رکن قومی سیرت کمیٹی۔
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان۔
مہتمم جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

ولدیت | مولانا محمد علی لکھویؒ۔

ولادت | جنوری ۱۹۲۱ء بمطابق ربیع الثانی / جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ
موضع لکھو کے ضلع فیروز پور مشرقی پنجاب۔ (بھارت)

خاندان اور سلسلہ نسب | حضرت مولانا معین الدین لکھوی کا خاندان سات پشتوں سے علم اور روحانیت کا گہوارہ چلا آرہا ہے۔ سلسلہ نسب ستر ھویں پشت میں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد گرامی قدر ۱۹۲۹ء میں سعودی عرب تشریف لے گئے۔ پھر وہیں کے ہو رہے۔ دیارِ حبیب کو چھوڑنا گوارہ نہ ہوا۔ آخر ۱۹ دسمبر ۱۹۷۲ء کو وہیں انتقال فرمایا۔ انہوں نے وہاں دوسری شادی کر لی تھی۔ اس سے جو بچے تولد ہوئے وہ آج کل سعودیہ ہی میں ہیں۔ مولانا لکھوی کا ان سے پورا رابطہ ہے اور آپ ان سے اکثر ملاقات کرتے رہتے ہیں۔

تعلیم | آپ نے سکول کی تعلیم اپنے گاؤں میں پائی۔ اور پھر گورنمنٹ ہائی سکول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیروزپور سے میٹرک کیا۔ دینی اور عربی تعلیم مکمل طور پر اپنی خاندانی درس گاہ جامعہ محمدیہ لکھوکے میں اپنے والد ماجد اور اپنے ماموں استاذ پنجاب حضرت مولانا عطاء اللہ سے حاصل کی۔ بارہ سال کی عمر میں آپ نصاب مکمل کر کے فارغ التحصیل ہو گئے۔ ۱۹۴۲ء میں مشہور مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی لاہوری حنفی شیرانوالہ گیٹ لاہور کے دورۂ تفسیر میں شریک ہوئے۔ اور ان سے تفسیر قرآن میں امتیازی سند حاصل کی۔ ۱۹۴۳ء میں حضرت العلام امام العصر مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہو کر دورۂ حدیث مکمل کیا۔ اور فاضل سیالکوٹی کے ہاتھ سے خصوصی سند لینے کا شرف حاصل ہوا۔ بعد ازاں کچھ عرصہ استاذ العرب والعجم شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی سے بھی علم حدیث کا اکتساب کیا۔

تدریس تحصیل علم کے بعد اپنی خاندانی درسگاہ میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ جو قیام پاکستان تک جاری رہا۔

دینی و ملی خدمات مولانا لکھوی نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اپنے حلقہ اور علاقہ میں نیشنل گارڈ کو وسیع پیمانہ پر منظم کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں اپنے شہر اوکاڑہ کی رہنمائی اور قیادت کی۔ جس کی پاداش میں آپ کو جیل جانا پڑا۔ اس سے قبل ۱۹۵۱ء میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں جیل ہی میں تھے کہ اپنے شہر کی میونسپل کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں دوبارہ ممبر منتخب ہوئے۔ ریلوے کے مشہور حادثہ گمبیر میں مسافروں کی امداد، مسافروں کی دیکھ بھال۔ ہلاک شدگان کو سنبھالنے اور ان کی تجہیز و تکفین میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اور جنرل منیجر ریلوے سے خصوصی تعریفی سرٹیفکیٹ حاصل کیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی دینی تبلیغی اور تدریسی خدمات کے علاوہ سیاسی و سماجی خدمات کی بدولت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان جو کہ ایک ملک گیر مذہبی و دینی جماعت ہے ۱۹۷۵ء میں متفقہ طور پر اس کے امیر منتخب ہوئے۔ اور اب تک اسی منصب جلیلہ پر فائز ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں علماء کنونشن میں علماء بورڈ کے رکن نامزد کیئے گئے۔ اسی سال صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے "ستارۂ امتیاز" کا ایوارڈ ملا۔ الفلاری کمیشن میں بطور رکن کام کیا۔ وفاقی وزارت مذہبی امور نے آپ کو قومی سیرت کمیٹی کا رکن نامزد کر رکھا ہے۔ تین سال تک وفاقی مجلس شوریٰ (فیڈرل کونسل) کے رکن رہے۔ اور اسلامی قانون سازی میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۴۲ء سے (قبل از قیام پاکستان) خاندانی درسگاہ جامعہ محمدیہ جو کہ پہلے لکھوکے ضلع فیروز پور بھارت میں تھی۔ اور قیام پاکستان کے بعد اب اوکاڑہ میں جاری ہے اس کے مستقل پرنسپل چلے آرہے ہیں۔ اور اس طرح سے آپ کی دینی تعلیمی اور تدریسی خدمات کا سلسلہ پورے ملک میں اور ملک سے باہر مشرقی پاکستان اور عالم عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ اور ہر جگہ شاگردوں اور فیض یافتگان کی کثیر تعداد خطباء۔ آئمہ مساجد۔ اساتذہ اور لیکچررز کی صورت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

مارچ ۱۹۷۷ء میں اپنے حلقہ چونیاں سے پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا انتخاب لڑا۔ اور پھر تحریک کے نتیجہ میں دو ماہ جیل (قصور) میں رہے۔

۱۹۷۴ء میں دوبارہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے، عمرہ ادا کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری کے علاوہ جنت البقیع میں اپنے والد محترم اور دادا جان کی قبروں پہ حاضر ہوئے۔ ۱۹۸۳ء میں مجلس شوریٰ (فیڈرل کونسل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رکن کی حیثیت سے سرکاری وفد کے ہمراہ ترکی کا دورہ کیا۔ اور واپسی پر پھر حرمین شریفین کی زیارت اور حج وعمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر نومبر ۱۹۸۳ء میں علماء کے وفد کے ہمراہ اسلامک سوسائٹی آف چائنہ کی دعوت پر جمہوریہ چین کا پندرہ روزہ دورہ کیا۔

اسفار سعودی عرب اور چین کے علاوہ آپ مشرقی پاکستان حال بنگلہ دیش اور ترکی کا بھی دورہ کر چکے ہیں۔ بلکہ بنگلہ دیش میں آپ کے متعدد شاگرد موجود ہیں۔

۱۹۸۵ء کے انتخابات میں کامیابی ۱۹۸۵ء میں جب مارشل لاء کے زیر اہتمام انتخابات منعقد ہوئے تو مولانا لکھوی اپنے حلقہ این اے ۹۲ قصور ۱۷ سے قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مولانا اس حلقہ میں انتہائی مقبول اور ہر دلعزیز دینی وسیاسی راہنما ہیں۔ باوجود مسلکی اختلاف کے آپ کو یہاں غایت درجہ عزت واحترام حاصل ہے۔ اور ہر طبقہ فکر اور ہر مسلک کے لوگ آپ کی خاندانی شرافت، علمی ثقاہت شخصی وجاہت اور سیاسی بصیرت کے معترف ہیں۔ مولانا بلا کسی امتیاز وتفریق ہر ایک فرد کے کام آنے والے راہنما ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ راقم نے جب بھی آپ کو دیکھا ہے آپ لوگوں کے ہجوم میں گھرے ہوتے ہیں۔ اور لوگ آپ کے گرد انتہائی عقیدت و نیازمندی سے بیٹھے ہیں۔

تلامذہ چونکہ حضرت مولانا لکھوی کا تقریباً اب تک ۴۵ سال کا عرصہ درس وتدریس اور خطابت میں گزرا ہے۔ لہٰذا اس دوران آپ سے فیض یاب ہونے والے تلامذہ کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ جن کا شمار ممکن نہیں۔ البتہ جید تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ امجد چھتوی شیخ الحدیث عارف والا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت مولانا عبدالحلیم شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۳۔ مولانا محمد عمر فاروقی گوجرانوالہ۔ ۴۔ حضرت مولانا محمد افضل لوہریوالہ۔

جب مولانا لکھوی حضرت میر سیالکوٹیؒ سے استفادہ کرتے تھے موصوف آپ کے ہم مکتب تھے۔

تصنیف و تالیف مولانا نے اب تک مندرجہ ذیل تصنیف و تالیف کا کام کیا ہے۔

۱۔ مجموعہ فتاویٰ ۲۔ قانون دیت ۳۔ قانون شہادت

جذب و شوق بچپن ہی سے افتاء۔ تحقیق۔ تدریس اور خطابت کا ذوق رکھتے ہیں ہیں۔ جو اب مہارت تامہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جوانی میں یہ میلان رہا ہے کہ فنی تربیت پا کر جہاد کیا جائے۔ اور ساتھ ساتھ دین سکھایا جائے اب آپ کا انداز فکر یہ ہے کہ اپنے ملک کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کیا جائے۔ اللہ اور رسولؐ کے احکام کی بالادستی قائم کی۔ آپ نے اپنی مقاصد کے حصول کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔

شخصیت و کردار مولانا لکھوی انتہائی باوقار۔ سلیقہ شعار۔ تجربہ کار سیاستدان اور شریف النفس۔ کریم الطبع منکسر المزاج اور باعمل عالم دین ہیں۔ راقم کے نزدیک ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ خواہ کوئی کتنے ہی جارحانہ انداز میں گفتگو کرے آپ نے صبر و تحمل کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ اور انتہائی سچے تلے الفاظ میں کمال درجہ کی متانت و سنجیدگی سے مخاطب کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ آگ بگولہ ہونے اور مخاطب کے لیے زجر و توبیخ اور انداز ملامت کی بجائے آپ کی گفتگو میں دل سوزی اور شفقت کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مؤثر انداز بیاں عطا فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جس سے آپ کی خدا رسیدگی کا پہلو ظاہر ہوتا ہے۔ گویا کہ آپ حضرت اقبالؒ کے شعر ؎

نگہِ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر، میرِ کارواں کیلئے

کی زندہ تصویر ہیں۔

موجودہ مصروفیات اِن دنوں جامعہ محمدیہ اوکاڑہ کے مہتمم اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر کی حیثیت سے دینی فرائض اور ممبر قومی اسمبلی کی حیثیت سے ملّی و قومی اور سیاسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ موجودہ شریعت بل کے لیئے اور حزبِ احتساب کی تشکیل کے لیئے آپ کی خدمات سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔

اولاد اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین لڑکے اور سات لڑکیاں عطا فرما رکھی ہیں۔ صاحبزادگان کے نام یہ ہیں :-

۱۔ نجم بارک اللہ، ایم اے ۲۔ زعیم الدین عابداللہ، ایم بی بی ایس
۳۔ علیم الدین زاہداللہ، ایم بی بی ایس۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا سیّد محبّ اللہ شاہ راشدی

ایم۔ اے (ریلیجنز)۔ فاضل عربی

درگاہ شریف نزد نیو سعید آباد۔ حیدر آباد سندھ

ولدیت سیّد احسان اللہ شاہ راشدی۔

ولادت ۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۴۰ھ بروز اتوار۔ پیر جھنڈو (سندھ)

خاندانی پس منظر مولانا سید محبّ اللہ شاہ راشدی۔ سندھ کے ایک روحانی و علمی خاندان کے گل سرسید ہیں۔ آپ کے پردادا ابوتراب سیّد رشد اللہ شاہ بن سیّد رشید الدین شاہ محدّث ہند حضرت سیّد میاں نذیر حسین دہلویؒ کے شاگرد رشید تھے۔ سیّد رشید الدین شاہ نے سندھ میں جہاد پر بیعت لی تھی۔ مولانا سید محب اللہ شاہ راشدی کے والد محترم بقول حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اپنے زمانہ میں فن رجال کے امام تھے۔ آپ کے آباء میں سے سیّد محمد یاسین شاہ صاحب اللواء الاوّل تھے۔ اِن کے والد محترم کا نام سید محمد راشد شاہ تھا جن کی وجہ سے پورا خاندان راشدی کہلایا۔ پیر پگاڑا والی دوسری شاخ ہے۔ جو سیّد محمد راشد شاہ کے دوسرے بیٹے سیّد محمد حزب اللہ شاہ سے شروع ہوتی ہے۔

تعلیم و تربیّت مولانا سید محب اللہ شاہ راشدی نے اپنی ابتدائی دینی تعلیم والد محترم سے حاصل کی۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اُن سے خطلے کہ مدرسہ رحمانیہ دہلی گئے۔ لیکن وجوہ داخل نہ ہوئے۔ آپ نے میر سیالکوٹی سے وامنح البیان اور شہادۃ القرآن پڑھ کر استفادہ کیا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سے اجازت حدیث حاصل کی۔ مولانا عبدالحق بہاولپوری سے بھی سند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل کی۔

دیگر اساتذہ ان بزرگوں کے علاوہ آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے کسب فیض کیا:

۱۔ ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا۔ سابق ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

۲۔ مولانا بہاؤالدین افغانی۔ ۳۔ مولانا شرف الدین دہلوی

۴۔ مولانا حمید الدین۔ ۵۔ مولانا محمد اسماعیل افغان۔

۶۔ مولانا خلیل احمد۔ ۷۔ مولانا محمد مدنی۔

۸۔ مولانا ولی محمد ۹۔ مولانا محمد اکرم سندھی انصاری ۱۰۔ مولانا قطب الدین۔

ان کے ہاتھوں آپ کی دستار بندی ہوئی۔

ان اساتذہ کے علم و عرفان کے خرمن کی خوشہ چینی کے ساتھ ساتھ آپ نے عصری تعلیم کے سلسلہ میں کراچی یونیورسٹی سے ایم۔اے (ریلیجنز) اور فاضل عربی کے امتحانات پاس کیے۔

دینی خدمات تحصیل علم کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں پیر جھنڈو میں تعلیم و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ کچھ عرصہ یہاں رہنے کے بعد آپ نیو سعید آباد سے دو تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں درگاہ شریف میں رہائش اختیار کی۔ یہاں پر آپ کی زمین وغیرہ بھی ہے۔ یہاں پر آپ نے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جس میں آپ خود تدریسی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ یہاں پر آپ کا انتہائی اعلیٰ اور شاندار کتب خانہ ہے جس میں دس ہزار سے متجاوز کتب ہیں۔ آپ کے والد محترم نے آپ کے لیے آپ کے چچا سے رشتہ مانگا تو انہوں نے آپ کے رفع الیدین کرنے کی وجہ سے انکار کر دیا۔ لیکن آپ کے والد کی وفات کے بعد انہوں نے از خود رشتہ دے دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ آپ کے شاگردوں میں سے مندرجہ ذیل زیادہ معروف ہیں۔

۱۔ مولانا عبدالمجید سلفی :۔ یہ آج کل جمہوریہ عراق میں مقیم ہیں۔ اور اُنہوں نے آپ غائبانہ طور پر بذریعہ کُتب استفادہ کیا ہے۔ معجم الطبرانی کی طباعت کروا رہے ہیں۔ اور عراق سے شائع ہونے والی ہر کتاب شاہ صاحب کو بھیج دیتے ہیں۔

۲۔ مولانا محمد ابراہیم۔

۳۔ مولانا محمد یعقوب :۔ آپ مع اہل وعیال کافی عرصہ سے مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر ہیں۔

۴۔ مولانا محمد بخش محمدی ۵۔ مولانا محمد عبداللہ۔

تصنیفات و تالیفات تدریسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے محقق، اور صاحب قلم ہیں۔ آپ کی اہم تالیفات مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ حاشیہ بخاری شریف (عربی)۔ اس کتاب پر مولانا ارشاد الحق اثری۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف اور ابو محمود مولانا اللہ بخش لاڑکانہ نے نہایت خوبصورت تقاریظ لکھی ہیں۔

۲۔ تنبیہ الفطن الدارسی علی فلتات القاصل الحصاری الملقب بہ التویج والزجر لمن یمنع عن اداء الرکعتین جالسا بعد الوتر۔

۳۔ القواطع الرحمانیۃ فی الرد علی القادیانیۃ۔

۴۔ المنہج السوی فی الملاحظات علی تفسیر الغزنوی (مولانا فضل احمد غزنوی لطیف آباد حیدر آباد کی تفسیری تحریروں پر تبصرہ)

۵۔ التحقیق الجلیل۔

۶۔ اظہار الغوایۃ الواقعۃ فی کتاب "پیغام ھدایت"

۷۔ السعی الاثیث فی تحقیق اللقب باھل الحدیث۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید محب اللہ شاہ راشدی نے امرتسر، دہلی، آگرہ، سعودیہ کے کئی علمی سفر کیے۔ اور بعض کتب کی تلاش کے سلسلہ میں بارہ دن تک استنبول ترکی کے کتب خانوں کو کھنگالتے رہے۔ آپ ان دنوں اپنے گاؤں ہی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی تدریسی و تصنیفی کام بھی جاری ہے۔ آپ کا ان دنوں دار قطنی کے رجال پر لکھنے کا ارادہ ہے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے محمد یٰسین اور محمد راشد اپنا زمینداری کا کام کرتے ہیں۔ اور تیسرے صاحبزادے محمد قاسم شاہ مدرسہ کے ناظم ہیں۔ اور حضرت شاہ صاحب کی عدم موجودگی میں خطبہ جمعہ آپ ہی دیتے ہیں۔ یہ سبھی صاحبزادے دینی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ حضرت سید محب اللہ شاہ راشدی اوّل و آخر ایک علمی شخصیت ہیں۔ علم ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ علم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمل کی بھی توفیق ارزانی عطا فرما رکھی ہے۔

جماعتی اختلافات و خلفشار پر بڑے کبیدہ خاطر ہوتے ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ، جامعہ سلفیہ کے ایک اجتماع میں ان اختلافات و منافشات پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔ آپ کو کچھ علماء سے بھی گلہ شکوہ ہے کہ جب اُن سے کوئی حق بات کہی جائے، تو وہ چیں بچیں ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ شرعاً درست نہیں۔ یا پھر تاویل کر لیتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ یہ آج کل کی ضرورت بن گئی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ علماء اہلحدیث کو ان باتوں سے بہت اونچا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اُن کا مقام بہت اُونچا ہے۔ اور اسے اُونچا ہی رکھنا چاہیئے۔ شرعی معاملات میں آپ کافی سخت گیر واقع ہوئے ہیں۔ خود سخت پابند ہیں۔ اور دوسروں سے بھی یہ توقع کرتے ہیں۔

آپ کو مختلف اوقات میں مختلف حکومتی مناصب کی پیش کش کی گئی۔ لیکن آپ اپنے آپ کو ان کے لیئے آمادہ نہ کر سکے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک اشاعت قرآن و سنت سب سے بڑی خدمات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمدؐ شام کوٹی

فاضل درسِ نظامی،
خطیب جامع مسجد اہلحدیث جمشیر نزد شام کوٹ شیخاں
تحصیل چونیاں ضلع قصور۔

ولدیت شیر محمد۔

ولادت ۱۹۳۲ء بمطابق ۱۳۵۱ھ

خاندانی پس منظر مولانا محمد شام کوٹی کے والد بزرگوار شیر محمد جماعت اہل حدیث کے معروف بزرگ تھے۔ جو بریلوی خاندان کے ایک فرد تھے۔ لیکن جب آپ جماعت چہارم میں پڑھتے تھے تو اپنے ایک اُستاذ محمد عمر کی تبلیغ سے متاثر ہوئے اور آخر آپ نے مسلک اہل حدیث اختیار کیا۔

حصولِ علم پرائمری تک رسمی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا محمد دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے اور مندرجہ ذیل مدارس میں زیرِ تعلیم رہے۔

۱۔ مدرسہ فتح پور (بھارت) ۲۔ مدرسہ لکھوکے (بھارت)
۳۔ مدرسہ غزنویہ امرتسر (بھارت) ۴۔ مدرسہ نذیریہ دہلی (بھارت)

آپ نے مؤخرالذکر مدرسہ سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام آپ کو مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل ہے:۔

۱۔ مولانا محمد یونس پرتاب گڑھی۔ ۲۔ مولانا عبدالحق
۳۔ مولانا عبدالرحمان مدرس مدرسہ نذیریہ ۴۔ مولانا مشتاق احمد دیوبندی مدرسہ فتح پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مولانا محمد رفیق شیخ الحدیث مدرسہ نذیریہ ۶۔ مولانا عطاء اللہ لکھوی لکھوکے بھارت
۷۔ شیخ الحدیث مولانا نیک محمد مدرسہ امرتسر ۸۔ مولانا عبدالمجید

تدریسی خدمات فراغت کے فوراً بعد آپ چک بدھوکا تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ قیام پاکستان سے قبل ہی پاکستان آگئے تھے۔ باقی اہل خاندان بعد میں یہاں آئے۔ آپ بارہ ۱۲ سال تک شام کوٹ اور بارہ ۱۲ سال تک جمشیر کلاں میں درسِ نظامی کی کتب پڑھاتے رہے۔ آپ ایک کامیاب کہنہ مشق اور پختہ کار اُستاذ ہیں۔ تمام علومِ اسلامیہ میں دسترس کاملہ رکھتے ہیں۔

تلامذہ مولانا سے بہت زیادہ طلباء نے استفادہ کیا ہے مندرجہ ذیل معروف علماء آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

۱۔ مولانا محمد علی جانباز شیخ الحدیث جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ
۲۔ مولانا محمد یوسف صاحب دارالحدیث جامعہ کمالیہ راجووال
۳۔ مولانا عبدالخالق مدرس سعودیہ
۴۔ مولانا نذیر احمد مدرس شام کوٹ
۵۔ مولانا محمد رمضان مدرس عربی ہائی سکول ۶۔ مولانا محمد رمضان خطیب جامع مسجد اہلحدیث شام کوٹ

سفرِ حجاز بفضلِ اللہ حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔

اولاد اولاد میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا حافظ عتیق اللہ جامع مسجد اہل حدیث حجرہ شاہ مقیم میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد علی جانباز

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔ فاضل فارسی
امیر جمعیّت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ۔
ناظم طبع و تالیف جمعیّت اہلحدیث پنجاب
رُکن مجلس عاملہ و مجلس شوریٰ جمعیّت اہلحدیث پاکستان
خطیب جامع مسجد اہلحدیث ناصر روڈ سیالکوٹ
شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ۔

ولدیّت | نظام الدّین۔

ولادت | ۱۹۳۴ء موضع چک بدھو کے تحصیل مکتسر ضلع فیروز پور (بھارت)

مولانا محمد علی جانباز ان معدودے چند علماء میں سے ہیں جن پر علم و عمل اور شرافت و سادگی کو ناز رہے گا۔ انہوں نے تھوڑے سے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور خلوص و للہیت سے جماعتی و علمی حلقوں میں جو نام پیدا کیا ہے وہ قابل رشک ہے۔

تعلیم و تربیّت | آپ نے ناظرہ قرآن پاک اپنے گاؤں ہی میں پڑھا۔ یہاں آپ کے اُستاذ مولانا محمد تھے۔ جو دارالحدیث رحمانیہ کے فارغ التحصیل تھے۔ پھر انہی کی ترغیب سے تین ماہ تک راجووال میں زیرِ تعلیم رہے۔ حضرت موصوف خطیب تھے۔ بعد ازاں مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ میں داخل ہو گئے۔ یہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ چلے آئے۔ اور جملہ دینی علوم و فنون کی یہیں سے تکمیل کی اور ۱۹۵۷ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء میں دوبارہ بخاری شریف پڑھنے کے لیے جامعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ اب یہاں حضرت استاذ الاساتذہ حافظ محمد گوندلوی مسندِ تدریس پر جلوہ افروز تھے۔

اساتذہ کرام | مولانا جانباز صاحب نے مندرجہ ذیل فاضل و اجل اساتذہ کرام سے کسبِ فیض کیا:۔ ۱۔ حضرت العلام استاذ الاساتذہ حافظ محمد گوندلوی ۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو البرکات احمد ۳۔ حضرت مولانا محمد شریف اللہ خاں سواتی ۴۔ مولانا پروفیسر غلام احمد حریری ۵۔ مولانا محمد عبداللہ مظفر گڑھی۔

ان اساتذہ کے خرمنِ علم و فضل کی خوشہ چینی کے ساتھ ساتھ آپ نے فاضل عربی فاضل فارسی کے امتحانات پاس کیے اور حضرت حافظ صاحب گوندلوی کی ذاتی سند سے مشرف ہوئے۔

درس و تدریس | ۱۹۵۹ء میں حضرت مولانا محمد اسحاق چیمہ جامعہ سلفیہ کے مہتمم تھے حضرت چیمہ صاحب کے کہنے پر حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی نے آپ کو جامعہ سلفیہ میں تدریسی ذمہ داریاں سونپ دیں۔ آپ یہاں بہت اچھے مدرس اور معتمد علیہ منتظم ثابت ہوئے اور لائبریری۔ تنخواہ اساتذہ و دیگر عملہ اور جملہ انتظامی امور آپ کے سپرد تھے۔ اور ۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۱ء تک آپ ان جملہ ذمہ داریوں سے باحسن طریق عہدہ برآ ہوئے۔ ۱۹۶۲ء کے اوائل میں آپ شہر اقبال سیالکوٹ تشریف لے آئے اور اپنی جملہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سرزمین کو دینی علوم کی درس و تدریس اور نشر و اشاعت کے لیے بطور مرکز و محور منتخب کیا۔

۱۹۶۲-۶۳ء دو سال تک آپ "مدرسہ دار الحدیث" جامع مسجد اہلحدیث ڈپٹی باغ سیالکوٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ یہ مدرسہ درحقیقت امام العصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ نے جامع مسجد اہلحدیث میانہ پورہ میں قائم کیا تھا جو اُن کی وفات حسرت آیات کے بعد اور امتدادِ زمانہ کے ساتھ قائم نہ رہ سکا۔ ۱۹۵۹ء میں مولانا حافظ محمد شریف سیالکوٹیؒ نے جامع مسجد اہلحدیث باغ ڈپٹی سیالکوٹ میں اس مدرسے کا احیاء کیا۔ ۱۹۶۴ء کے ابتدائی ایام میں حضرت مولانا محمد ابراہیمؒ ریاستی، حاجی شیخ خدا بخش مرحوم اور حضرت مولانا پروفیسر حافظ ساجد میر کی دعوت پر مدرسہ کے مفاد اور وسیع تر تقاضوں کے پیشِ نظر اسے ڈپٹی باغ سے جامع مسجد اہلحدیث (مسجد ابراہیمی) میانہ پورہ میں منتقل کر دیا گیا۔ اب یہاں میانہ پورہ میں تعلیم و تدریس کی تمام تر ذمہ داری حضرت مولانا کے کندھوں پہ آن پڑی۔ اور یہاں مدرسے کا نام حضرت میر سیالکوٹیؒ کی یاد میں "جامعہ ابراہیمیہ" رکھا گیا۔

آپ کی شبانہ روز محنت اور لگن کی وجہ سے ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ ۱۹۷۰ء میں طلباء کی کثرت اور جگہ کی تنگی کی بنا پر کسی وسیع جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔ اسی دوران حاجی شیخ محمد اکرم ناصر روڈ نے اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے جامعہ کو جامع مسجد اہلحدیث ناصر روڈ میں منتقل کرنے کی دعوت دے ڈالی۔ اسی طرح سے ۱۹۷۱ء میں جامعہ ابراہیمیہ مسجد مذکور میں منتقل کر دیا گیا۔ مدرسہ نو سال تک یہاں رواں دواں رہا لیکن تنگ دامانی پھر آڑے آئی۔ اور احباب و مخیر حضرات کے تعاون سے ناصر روڈ ہی کی ایک کشادہ گلی میں موجودہ عمارت میں مدرسہ منتقل کر دیا گیا۔ اس عمارت کی تعمیر ۹ ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۸ جنوری ۱۹۸۰ء کو شروع ہوئی اور بتاریخ ۱۵ شعبان ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۹ جون ۱۹۸۰ء محترم جناب الحاج شیخ عبدالحمید صاحب مالک اتحاد موٹر کمپنی سیالکوٹ کی زیرِ سرپرستی و زیرِ نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ کے فضل وکرم سے حضرت مولانا کے زیر اہتمام یہ جامعہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اور ہر شعبہ میں خدمت دین میں مصروف ہے۔ آپ جامعہ کے شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں اور بطور مہتمم کام کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی جامع مسجد اہل حدیث ناصر روڈ میں خطبہ جمعہ بھی آپ کے سپرد ہے۔ ۱۹۷۳ء میں آپ فریضۂ حج بھی ادا کر چکے ہیں۔ آپ کو جملہ دینی علوم وفنون پر دسترس حاصل ہے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تقریر و تحریر اور تحقیق وافتاء میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

تالیفات وتصنیفات آپ کی تصنیفی وتالیفی خدمات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ نفحات العطر فی تحقیق مسائل عید الفطر (مطبوع)

۲۔ اہمیت نماز (مطبوع) ۳۔ احکام دعا اور توسل (مطبوع)

۴۔ تحفۃ الوری فی تحقیق مسائل عید الاضحیٰ (مطبوع)

۵۔ مسائل قربانی (مطبوع) ۶۔ حرمت متعہ (مطبوع)

۷۔ تحفۃ الوری فی اثبات الجمعۃ فی القری (مطبوع)

۸۔ احکام سفر (مطبوع) ۹۔ صلوٰۃ المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (مطبوع)

۱۰۔ دوران خطبہ دو رکعت پڑھنے کا ثبوت (زیر ترتیب)

۱۱۔ شرح ابن ماجہ (عربی) (زیر ترتیب)

ان باضابطہ کتب کے علاوہ متعدد جماعتی رسائل وجرائد میں آپ کے تحقیقی مقالات اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ اور مختلف دینی استفسارات کے جوابات پر مبنی فتاوی شائع ہوتے رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد حسین بلوچ

فاضل درسِ نظامی۔

خطیب جامع مسجد اہلحدیث چک ۵۳۱/گ ب ضلع فیصل آباد۔

ولدیت مولانا الحاج محمد اسماعیل خاں۔

ولادت موضع کٹی بلوچاں علاقہ مڈی گروہر سائے تحصیل مکسر ضلع فیروزپور۔ ہندوستان

خاندانی تعارف مولانا محمد حسین بلوچ کے خاندان کے نمایاں بزرگوں میں آپ کے والد محترم کے علاوہ میاں محمد امین خاں۔ میاں پیوں خاں۔ میاں محمد عظیم خاں۔ رستم خاں غریب نواز خاں کے اسماء گرامی آتے ہیں۔ آپ کا خاندان میر جلال خاں بلوچؒ کے منجھلے صاحبزادے میر جانن خاںؒ کی اولاد ہونے کے ناطے سے جتوئی بلوچ کہلاتا ہے۔ آپ کے والد الحاج مولانا محمد اسماعیل خاں جماعت اہلحدیث مشرقی پنجاب کے بڑے جیّد، مقتدر عالم دین۔ سہارنپور اور دہلی کے مدارس دینیہ سے فارغ التحصیل تھے۔ ضلع فیروز پور مشرقی پنجاب کی بلوچ برادری انہی کی تبلیغ اور مساعی جمیلہ سے سلفی العقیدہ بنی تھی۔

تعلیم و تربیت آپ کا گھریلو ماحول علمی تھا۔ اس لیئے آپ نے ابتدائی مکتبی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اپنے دادا میاں سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔ پھر کریما۔ نام حق۔ شیخ عطار۔ تحفہ نصائح گلستانِ سعدیؒ۔ بوستان اور فقہ محمدیہ وغیرہ کتب اپنے والد بزرگوار مولانا محمد اسماعیل خاں سے پڑھیں۔

بعد ازاں مدرسہ نصرۃ الاسلام ضلع فیروز پور میں داخل ہو گئے۔ یہاں آپ نے صرف و نحو شافیہ کافیہ تک۔ بلوغ المرام۔ مشکوٰۃ المصابیح، اور سنن ابن ماجہ مولانا محمد عبداللہؒ سے اور سکندر نامہ قدوری۔ کنز الدقائق ان کے چھوٹے بھائی مولانا محمدؒ سے پڑھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ نے شیخ الکل فی الکل حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی کے مشہور مدرسہ نذیریہ میں داخلہ لیا۔ چنانچہ یہاں آپ نے مولانا تاج دین بریلوی حنفی سے کتب منطق مختصر المعانی اور سراجی کا درس لیا۔ اور مولوی رؤف الحسن دیوبندی حنفی سے شرح وقایہ ہدایہ۔ نور الانوار وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ اس وقت یہ دونوں بزرگ مدرسہ نذیریہ میں مدرس تھے۔

جامع الترمذی۔ سنن ابی داؤد۔ صحیح مسلم۔ شرح جامی جلالین نصف اوّل مولانا محمد یونس دہلوی ثم کراچوی سے پڑھیں۔ اور جلالین نصف آخر مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی ثم دہلوی سے پڑھ کر ان سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ پھر جماعت اہلحدیث پاک و ہند کے مفتی اور محدث شہیر جناب مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی سے صحیح بخاری پڑھ کر سند اجازت حاصل کی۔ صحیح بخاری کا امتحان مولانا حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی نے لیا تھا۔ اچھے نمبروں میں پاس ہونے کی وجہ سے مدرسہ کی جانب سے تقریب التہذیب۔ کتاب الوسیلہ ابن تیمیہ اور الحزب المقبول بطور انعام حاصل کیں۔

اہم واقعات مولانا محمد حسین بلوچ کے زمانہ طالب علمی کا ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ جامعہ نذیریہ دہلی میں ان کے اُستاذ محترم مولوی تاج دین حنفی بریلوی نے گھریلو ناچاقی اور باہمی عدم موافقت کی وجہ سے تنگ آ کر اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے ڈالیں۔ غصہ فرو ہونے پر کف افسوس ملنے لگے۔ مولانا رؤف الحسن دیوبندی اور مولانا محمد حسین نے انہیں حدیث رسولؐ پر عمل کرنے کا مشورہ دیا۔ کہ حدیث ابن عباسؓ کے مطابق ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے۔ آپ شرعاً رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر تقلید کے ہاتھوں مجبور مولوی تاج دین کہنے لگے۔ بھائی اب تو حلالہ کے بغیر میرے لیئے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا۔ بالآخر انہوں نے ایک اہلحدیث طالب علم کے ساتھ اپنی مطلقہ بیوی کا اس شرط پر نکاح کر دیا کہ چند دنوں کے بعد وہ اسے طلاق دے دے گا۔ تاکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب اس سے دوبارہ نکاح کر سکیں اور تخلیہ و زفاف کے لیے انہوں نے اس نئے جوڑے کو اپنے گھر کی چابیاں بھی تھما دیں۔ اور خود مولانا بلوچ کے حجرے میں قیام پذیر ہو گئے۔ اس نئے جوڑے کی آپس میں ایسی گاڑھی چھنی کہ وہ طالب علم اپنی بیوی کے اجبار پہ نہ صرف راولپنڈی چلا آیا، بلکہ بھاگتے ہوئے یہ جوڑا مولوی صاحب کے گھر کا تمام اثاثہ، زیور اور مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے نقد بھی لے گیا۔ اور مولوی صاحب اپنا سر پیٹ کر رہ گئے۔

فراغت کے بعد شہر لدھیانہ میں میاں غفور علی کے مدرسہ رحمانیہ میں خطیب اور مدرس مقرر ہوئے اور وہاں دستور الابتدی، سراج الارواح، مشکوٰۃ المصابیح، سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی وغیرہ کتب پڑھاتے رہے۔ پھر حافظ محمد موسیٰ اوڈ کی ترغیب پر چک ۹۹/ ۵ آر متصل منڈی ہارون آباد چلے آئے۔ یہ گاؤں اوڈ برادری نے نیا آباد کیا تھا۔ جماعت اہلحدیث تو کجا مسجد بھی نہ تھی۔ آپ نے اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسجد تعمیر ہو گئی۔ اور علاقہ میں مسلک اہل حدیث کا چرچا ہو گیا۔ پونے دو برس یہاں رہنے کے بعد آپ اپنے گاؤں واپس آ گئے۔ اور والد کے چھوٹے سے مدرسہ میں کتابیں پڑھانے لگے۔ اور روزگار کے لیے ایک چھوٹی سی دوکان کھول لی۔ پھر موضع ہڈی والا کے اصرار پر وہاں دو برس تک امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تقسیم ملک پر ہجرت کر کے چک ۵۳۱/ گ ب ضلع فیصل آباد آ کر آباد ہو گئے۔ اور اس وقت سے اب تک اپنے گاؤں ہی میں مقیم رہ کر بحیثیت خطیب مسجد مسلک اہلحدیث کی تبلیغ و ترویج میں بوجہ اللہ منہمک ہیں۔ آپ نے اپنے گاؤں میں قیام کے دوران اپنے والد بزرگوار سے مل کر مسلک اہلحدیث کی خوب تبلیغ و اشاعت کی۔ شرک و بدعت اور تقلید و جمود کے بندھن ٹوٹ گئے۔ اور ان مضافاتی مواضع میں نماز جمعہ ادا کی جانے لگی۔ جہاں پہلے نماز جمعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اہتمام نہیں تھا۔

مسئلہ آٹھ رکعت تراویح میں شاندار فتح جن دنوں آپ شہر لدھیانہ میں خطیب اور مدرس تھے اُن دنوں آپ کا مولانا محمد امین دیوبندی حنفی شیخ الحدیث اور خطیب اعظم سے تراویح کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ شیخ الحدیث مذکور نے موطاء امام مالکؒ سے بیس رکعت پر یزید بن رومان کا اثر پیش کیا۔ مولانا محمد حسین نے جواب میں کہا کہ یزید بن رومان نے حضرت عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا لہٰذا یہ اثر منقطع ہونے کی وجہ سے قابل صحت نہیں۔ آپ اپنے موقف کی تائید میں کوئی مرفوع متصل اور صحیح حدیث پیش فرمائیں۔ مولوی صاحب اس جرح کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور کھسیانے سے ہو کر رہ گئے۔ مولانا بلوچ نے موطاء امام مالکؒ سے حضرت عمرؓ کا ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو وتر سمیت گیارہ رکعت تراویح پڑھانے کا حکم پڑھ کر سنایا تو حاضرین و سامعین کی موجودگی میں شیخ الحدیث مولانا محمد امین نے مجبور ہو کر کہا۔ کہ "گیارہ رکعت تراویح جائز تو ہیں۔ لیکن ترکِ اولیٰ ہے۔ دیوبندی مولانا کا یہ اعتراف سُن کر حاضرین میں سے بہت سے حنفی افراد گیارہ رکعت مع وتر کے مسنون ہونے کے قائل اور عامل بن گئے۔

دینی خدمات تقسیم ملک کے بعد آپ چک ۴۲/گ ب لوپوکے میں خطابت فرمانے لگے۔ یہاں امرتسر کی مہاجر کمبوہ برادری آباد ہے۔ آپ کے مثبت انداز تبلیغ سے نصف آبادی سلفی العقیدہ بن گئی۔ یہاں اہلحدیث مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ اور آپ عرصہ بیس سال سے اپنی مسجد کے متولی اور خطیب چلے آرہے ہیں۔ آپ فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بجالانے میں بڑے صبور و غیور ہیں۔ ہر وقت خدمتِ دین میں مصروف رہنا ہی آپ کا معمول ہے۔

تصانیف ۱۔ عقیدہ اہل سنّت اور بریلوی افکار ۲۔ عقیدۂ مومن

۳۔ سیرت محمدی ۴۔ مجموعۃ الاحادیث عربی۔ یہ چاروں رسالے قلمی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولاد آپ اس وقت حیاتِ مستعار کی ستر بہاریں گزار چکے ہیں۔ اس وقت آپ کے پانچ لڑکے۔ تین لڑکیاں۔ دس پوتے۔ چھ پوتیاں۔ تین نواسے۔ دو نواسیاں ماشاء اللہ بقید حیات ہیں۔ جن میں سے آپ کے دو فرزند حضرت مولانا عبید اللہ خاں عفیف شیخ الحدیث دار الحدیث چنیانوالی لاہور۔ اور ان سے چھوٹے مولانا سعید احمد حنیف سلفی جھنگ بعون اللہ تعالیٰ مسلک اہلحدیث کی تبلیغ و ترویج میں لگے ہوئے ہیں۔ (وفات پا چکے ہیں)

پروفیسر مولانا قاضی مقبول احمد

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔
اُستاذ شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور
خطیب مسجد بلال اہلحدیث اسلام آباد گوجرانوالہ۔

ولدیت رحمت اللہ قاضی۔

ولادت ۲۲۔ فروری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۰۔ ذوالحجہ ۱۳۵۵ھ بروز پیر۔ افغانستان۔

شخصیت و خاندان پروفیسر مولانا قاضی مقبول احمد جماعت اہلحدیث کے ایک ممتاز دانشور اور صاحب طرز خطیب ہیں۔ ذہانت و فطانت میں ایک منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ کی گفتگو انتہائی عالمانہ اور مؤثر ہوتی ہے۔ اپنی بات خواہ وہ کتنی ہی ادق کیوں نہ ہو، حاضرین و سامعین کو سمجھا دینے کا خاص سلیقہ رکھتے ہیں چال ڈھال میں سادگی نمایاں ہوتی ہے۔ اور حلقۂ یاراں میں بڑے شگفتہ مزاج واقع ہوئے ہیں۔ مجلسی گفتگو میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ حاضر دماغی آپ کی نمایاں خصوصیت ہے۔ باوجودیکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاضی صاحب ایک مشہور و معروف علمی شخصیت ہیں۔ چھوٹوں سے محبت و شفقت آپ کا خصوصی شعار ہے۔ احترام باہمی کے سختی سے قائل و فاعل ہیں۔

قاضی صاحب قاضی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں قاضی حکیم عبدالرحیم۔ قاضی عبدالرؤف۔ قاضی عنایت اللہ۔ قاضی محمد اشرف۔ قاضی محمد اسحاق۔ قاضی محمد عالم جیسے تمام بزرگ بڑے متدین اور پڑھے لکھے ہیں۔

تعلیم قاضی صاحب نے رسمی طور پر ایم اے، ایل ایل بی کے امتحانات پاس کیے۔ دینی تعلیم کے حصول کے لیئے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور میں زیر تعلیم رہے۔ اوران مدارس سے اسناد فراغت حاصل کیں۔ ساتھ ہی فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اجلّ اساتذہ کرام سے اکتساب فیض کیا۔

۱۔ حضرت العلام شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد گوندلویؒ۔

۲۔ حضرت مولانا سیّد محمد داؤد غزنویؒ ۳۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ۔

۴۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف مدظلہ ۵۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ مدظلہ گوجرانوالہ۔

۶۔ حضرت مولانا محمد حسین روپڑی ۷۔ مولانا عبدالرحیم۔

۸۔ حضرت مولانا محمد شریف اللہ خاں سواتی (حنفی) ۹۔ مولانا حامد میاں (حنفی)

دینی و تدریسی خدمات تکمیل تعلیم کے بعد آپ ایک سال تک جامعہ شرعیہ مدینۃ العلم وال بازار گوجرانوالہ میں منصب تدریس پر فائز رہے۔ بعدازاں آپ نے بحیثیت لیکچرار اسلامیات سرکاری ملازمت اختیار کر لی لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کی دینی و مذہبی مصروفیات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور آپ متواتر جماعتی جلسوں۔ اجتماعات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شرکت فرماتے رہے۔ ۱۹۸۳ء میں لاہور میں کلیۃ القضاء الشرعی مسجد مبارک اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور اور معہد العالی للقضاء ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام قاضی کلاس میں آپ تقابل فقہ اربعہ پر لیکچر دیتے رہے۔

اس وقت آپ یونیمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور میں اسلامیات کے اُستاذ ہیں۔ اور جامع مسجد بلال اہلحدیث محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔ تقریر کے ساتھ تحریر و تحقیق کا بہت عمدہ ذوق پایا ہے۔ مختلف جماعتی اخبارات و جرائد میں آپ کے علمی مضامین طبع ہوتے رہتے ہیں۔ ان دنوں ماہنامہ ترجمان الحدیث" لاہور کی مجلس ادارت کے اہم رکن ہیں۔ اور درس قرآن و درس حدیث کے موضوعات پر مستقل طور پر لکھ رہے ہیں۔

تلامذہ پروفیسر صاحب کے عصری تعلیم اور دینی تعلیم میں اتنے طالب علم ہیں کہ اُن کا شمار انتہائی مشکل ہے۔ راقم الحروف کو کلیۃ القضاء الشرعی لاہور میں قاضی صاحب سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمدؐ مدنی

ایم اے۔ ایم اوایل۔ فاضل عربی۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب
تخصص فی الحدیث ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد۔
خطیب جامع مسجد اہل حدیث رونٹی والی گجرات
رئیس الجامعہ الاثریہ للبنات جہلم

ولدیت حضرت مولانا حافظ عبدالغفور۔

ولادت ۵ جنوری ۱۹۴۶ء بمطابق یکم صفر ۱۳۶۵ھ بروز ہفتہ
فتح پور گوگیرہ ضلع اوکاڑہ۔

مولانا محمد مدنی، حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رئیس جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ بہت کامیاب مدرس۔ انتہائی پرجوش مقرر اور اچھے منتظم ہیں آپ نے مندرجہ ذیل دینی مدارس میں رہ کر اپنی علمی تشنگی کو دور کیا۔

۱۔ دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن۔ ۲۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد
۳۔ جامعہ شرعیہ دال بازار گوجرانوالہ۔

ان مدارس سے حصول علم کے بعد آپ نے ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد سے حدیث میں تخصص کیا۔ بعدازاں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور تکمیل نصاب کے بعد سند فراغت سے نوازے گئے۔

اس یونیورسٹی میں دوران تعلیم آپ چار برس تک مسجد نبویؐ میں درس حدیث دیتے رہے اور دوران حج حرم بیت اللہ میں، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں حجاج کرام کی راہنمائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمود احمد میرپوری

ایم اے (عربی)۔ فاضل درسِ نظامی۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی

چیف ایڈیٹر اُردو ماہنامہ "صراطِ مستقیم"

مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ "صراطِ مستقیم" (انگریزی)

سیکرٹری اسلامک شریعت کونسل برطانیہ

خطیب برمنگھم۔ برطانیہ

ولدیت نُور محمد۔

ولادت ۶ مارچ ۱۹۴۵ء بمطابق ۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۶۴ھ بروز منگل۔

مولانا محمود احمد میرپوری کے نانا مرحوم حاجی محمد حسن علاقے کی بزرگ اور صالح شخصیت تھے۔

تعلیم آپ نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے کیا۔ بعدازاں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کچھ عرصہ زیرِ تعلیم رہے۔ پھر حجاز مقدس جانے کا اتفاق ہوا، تو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ لیا اور یہیں سے فارغ التحصیل ہوئے۔ وطن واپس پر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے عربی میں ایم اے کیا۔

اساتذہ کرام ۱۔ حضرت العلام الحافظ محمد گوندلویؒ

۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد گوجرانوالہ۔

۳۔ مولانا نذیر احمد مرحوم کھوکھر کی گوجرانوالہ ۴۔ مولانا شمس الحق افغانی (دیوبندی حنفی)

۵۔ مولانا عبدالرشید نعمانی (دیوبندی حنفی) ۶۔ مولانا احمد سعید کاظمی (بریلوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمود احمد میرپوری

ایم اے (عربی)۔ فاضل درسِ نظامی۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی

چیف ایڈیٹر اُردو ماہنامہ "صراطِ مستقیم"

مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ "صراطِ مستقیم" (انگریزی)

سیکرٹری اسلامک شریعت کونسل برطانیہ

خطیب برمنگھم۔ برطانیہ

ولدیت | نُور محمد۔

ولادت | ۶ مارچ ۱۹۴۵ء بمطابق ۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۶۴ھ بروز منگل۔

مولانا محمود احمد میرپوری کے نانا مرحوم حاجی محمد حسن علاقے کی بزرگ اور صالح شخصیت تھے۔

تعلیم | آپ نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے کیا۔ بعدازاں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کچھ عرصہ زیرِ تعلیم رہے۔ پھر حجاز مقدس جانے کا اتفاق ہوا، تو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ لیا اور یہیں سے فارغ التحصیل ہوئے۔ وطن واپسی پر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے عربی میں ایم اے کیا۔

اساتذہ کرام | ۱۔ حضرت العلام الحافظ محمد گوندلویؒ

۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد گوجرانوالہ۔

۳۔ مولانا نذیر احمد مرحوم کھوکھر کی گوجرانوالہ ۴۔ مولانا شمس الحق افغانی (دیوبندی حنفی)

۵۔ مولانا عبدالرشید نعمانی (دیوبندی حنفی) ۶۔ مولانا احمد سعید کاظمی (بریلوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ مولانا عبدالغفار حسن۔ ۸۔ شیخ حماد الانصاری۔
۹۔ شیخ عبدالمحسن۔ ۱۰۔ شیخ محمد امان۔
۱۱۔ شیخ احمد المجذوب (المدینہ)

ان بزرگ اساتذہ کے علاوہ مدینہ یونیورسٹی میں بہت سے مصری، دیگر ممالک اور پنجاب یونیورسٹی کے بہت سے اساتذہ کرام سے آپ نے اکتساب علم کیا۔

اسفار آپ نے سعودی عرب، مصر، شام، انڈونیشیا، متحدہ عرب امارات، جرمنی، ہالینڈ، بلجیم، ڈنمارک جیسے مختلف دیار و بلاد کے تعلیمی و تحقیقی سفر اختیار کیے۔ تکمیل تعلیم کے بعد آپ ایک سال تک وطن ہی میں تدریسی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ اب کافی عرصہ سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔

دینی خدمات برطانیہ میں مولانا میرپوری نے جماعت اہلحدیث کے مقصد و مشن کے لیے گرانقدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ اور ان خدمات جلیلہ کا سلسلہ برطانیہ کے بڑے بڑے تقریباً تمام شہروں تک پھیلا ہوا ہے۔ چند گنتی کے دوستوں کے تعاون سے مل کر جو قابل قدر اور کٹھن کام آپ وہاں سرانجام دے رہے ہیں، وہ شاید بڑی بڑی جماعتوں کے بس کا روگ بھی نہ ہو۔ آپ کی مساعی بڑی بامقصد اور ٹھوس نوعیت کی ہیں۔ راقم الحروف کو آپ سے غائبانہ تعارف تو کافی عرصہ سے تھا لیکن ۱۹۸۲ء میں لاہور میں منعقدہ قاضی کلاس میں آپ کی تشریف آوری پر آپ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی۔ اور آپ کی برطانیہ میں سرگرمیوں کا تفصیلی طور پر علم حاصل ہوا۔ خوب لگن اور پرخلوص جذبہ کے مالک ہیں۔ برطانیہ میں آپ اردو ماہنامہ "صراط مستقیم" کے ایڈیٹر اور انگریزی "ماہنامہ صراط مستقیم کے مینجنگ ایڈیٹر ہیں۔ آپ کے متعدد تحقیقی و علمی مقالات ان ماہناموں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ماہنامہ صراط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستقیم" کبھی کبھی دیکھنے کو مل جاتا ہے۔ انتہائی وقیع، علمی اور پُر مغز رسالہ ہے۔ جو بالخصوص برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کی دینی ضروریات کو بدرجۂ اتم پورا کر رہا ہے۔ اور اس میں دینی استفسارات کے جوابات پر مشتمل مستقل کالم اعلیٰ درجہ کی دینی خدمت ہے۔

مولانا موصوف نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا کہ کتاب وسنت کی خالص دعوت پیش کرنے والے اپنے آپ کو پہچانیں۔ آج تمام جماعتوں اور تحریکوں کو اُن کی ضرورت ہے۔ اگر انہوں نے اپنا فرض ادا نہ کیا اور اپنے اوقات اور صلاحیتیں، باہمی اختلافات اور جھگڑوں میں ضائع کر دیں تو قیامت کے دن ان سے بڑا مجرم کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے طائفہ منصورہ کے مقام کو حاصل کرنے کے بعد کھو دیا۔

تاریخ وفات: ۹ اکتوبر ۱۹۸۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد منیر قمر سیالکوٹی

بی اے۔ گولڈ میڈلسٹ (پنجاب یونیورسٹی)، منشی فاضل (لاہور بورڈ)
فاضل وفاق المدارس السلفیہ۔ فاضل درس نظامی
ناظم اعلیٰ جماعت اہل حدیث (متحدہ عرب امارات)
ترجمان شریعت کورٹ ام القیوین (متحدہ عرب امارات)

ولدیت حاجی نواب الدین۔

ولادت ۱۹۵۱ء بمطابق ۱۳۷۱ھ موضع ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

ابتدائی تعلیم مولانا محمد منیر قمر رواج کے مطابق نگر کافی سیانی عمر میں آکر ۱۹۶۰ء میں پرائمری سکول گڈیالہ مغربی میں داخل ہوئے اور ۱۹۶۵ء میں امتیازی حیثیت سے پرائمری پاس کی۔ پھر کرسچن مشنری کے سینٹ میری ہائی سکول جامکے چیمہ میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۹ء میں مڈل اسٹنڈرڈ کا امتحان پاس کیا اور وظیفہ کے مستحق ٹھہرے۔

دینی تعلیم ۱۹۶۹ء سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ جامعہ میں تعلیم کے دوران تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ والی بال کھیلا کرتے تھے جبکہ ویٹ لفٹنگ (بغدر اٹھانا) میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے تھے۔

شروع میں کئی سال پورے جامعہ میں اوّل آکر امتحان پاس کرتے رہے اور آخری جماعتوں میں اپنی جماعت میں ہمیشہ اوّل رہے۔ تقریر کا کچھ زیادہ شوق نہ تھا۔ البتہ کچھ مرتبہ الغامی تقریری مقابلوں میں حصہ لیا اور انعام پایا۔ رمضان ۱۳۹۳ھ (۱۹۷۳ء) میں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں دورہ تفسیر پڑھا۔ اور مولانا غلام اللہ خانؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دورۂ تفسیر کی سند حاصل کی۔ ۱۳۹۶ھ (۱۹۷۶ء) میں جامعہ سلفیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔

رسمی تعلیم جامعہ سلفیہ میں زیر تعلیم تھے کہ ۱۹۷۰ء میں میٹرک، ۱۹۷۱ء میں منشی فاضل اور ۱۹۷۳ء میں ایف اے کے امتحانات ہائی فرسٹ ڈویژن میں پاس کیے۔ ۱۹۷۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا بس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عزت بخشی کہ بی اے میں پوری یونیورسٹی میں اوّل آنے پر ۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء میں پنجاب یونیورسٹی کے ۱۰۶ ویں کانووکیشن کے موقع پر آپ کو طلائی تمغہ (گولڈ میڈل) دیا گیا۔ اس تقریب میں ملک بھر کے نامور اسکالرز کے علاوہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق بھی موجود تھے جنہوں نے اسی سال چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھالا تھا۔

اساتذہ کرام مولانا نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے علمی استفادہ کیا۔

۱۔ حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیالوی

۲۔ حضرت مولانا محمد صدیق فیصل آبادی ۳۔ حضرت مولانا محمد عبدہٗ الفلاح

۴۔ حافظ بنیامین طور ۵۔ حافظ ثناء اللہ خاں سرہالوی۔

۶۔ مولانا عبدالسلام کیلانی ۷۔ مولانا علی محمد عتیق

۸۔ مولانا سلطان محمود محدث جلالپور پیروالا۔ ۹۔ مولانا غلام اللہ خاں راولپنڈی

۱۰۔ مولانا قدرت اللہ فوق۔

سعودی فاضل شخصیات

۱۱۔ ڈاکٹر شیخ محمد امان علی جامی۔

۱۲۔ شیخ مصطفےٰ الہوہ۔

اسفار آپ تین مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت کے لیئے سعودی عرب جا چکے ہیں۔ ایک مرتبہ دوحہ (قطر) کی سیر کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصانیف و تالیفات آپ جامعہ سلفیہ کی ابتدائی جماعتوں ہی میں تھے کہ آپ نے علماء سلف کے حصولِ علم، اس وادی پُرخار میں مشکلات و مصائب اور حصولِ علم حدیث کے سلسلے میں ان کی جانفشانیوں، جدوجہد، طویل اسفار اور فاقہ کشیوں پر مبنی پہلا مضمون لکھا جو "گاہے گاہے باز خواں" کے عنوان سے ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور میں کئی قسطوں میں شائع ہوا، اُس وقت سے آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ کے بہت سے مضامین ملک و بیرونِ ملک کے معیاری جماعتی رسائل و مجلات میں چھپ چکے ہیں۔

جن میں ہفت روزہ اہلحدیث لاہور۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور۔ ہفت روزہ الاسلام لاہور۔ ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور۔ پندرہ روزہ "صحیفہ اہلحدیث" کراچی۔ روزنامہ "ایام" فیصل آباد۔ روزنامہ "اردو ٹائمز" بمبئی (انڈیا)۔ پندرہ روزہ "صوت الحق" انڈیا۔ ماہنامہ "آثار" مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا۔ مجلہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور ماہنامہ "صراط مستقیم" برمنگھم (برطانیہ) خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

اب حضرت مولانا نے "مجلہ جامعہ ابراہیمیہ" سیالکوٹ کے لیئے قلمی تعاون کا وعدہ فرمایا ہے۔

ماہنامہ الہلال کا اجراء

۱۳۹۵ھ (۱۹۷۵ء) میں جب آپ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں زیرِ تعلیم تھے تو اس وقت طلباء کی تحریری صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لیئے ایک ماہنامہ مجلہ "الہلال" جاری کیا گیا اور آپ کو اس کا مدیر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

مالی وسائل کی کمی کی بنا پر یہ مجلہ قلمی ہی ہوا کرتا تھا۔ البتہ بڑی خوش اسلوبی، عمدہ کتابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاذبِ نظر سرورق اور متنوع مضامین پر مشتمل یہ مجلّہ ہر ماہ دارالمطالعہ کی میز پر پہنچ جاتا۔ آپ نے اس مجلّے کے لیئے انٹرویوز کا سلسلہ بھی شروع کیا اور آپ کی زیرِ قیادت طلبائے جامعہ کا ایک وفد مولانا مودودی سے ملنے لاہور گیا۔ آپ نے مولانا سے انٹرویو کیا اور اُسے مرتّب کر کے "الہلال" میں شائع کیا۔ مولانا مودودی سے آپ کی یہ پہلی اور آخری ملاقات تھی۔

آئینۂ نبوّت ماہنامہ الہلال" کو شائع ہوتے جب ایک سال مکمل ہو گیا تو ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ (۱۹۷۶ء) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے اس کا سالنامہ مرتّب کیا۔ جو تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل، اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ کتابی شکل میں "آئینۂ نبوّت" کے نام سے ایک ہزار کی تعداد میں طبع ہوا۔ اور مفت تقسیم کیا گیا۔ اس نمبر کی نقاب کشائی کے لیئے "جمعیّت طلبہ" اور "بزم الہلال" نے ایک عظیم الشان جلسے کا اہتمام کیا جس میں ملک بھر کے نامور علماء اور دانشوروں نے حصّہ لیا۔ آئینۂ نبوّت سے متعلق مقالات پڑھے اور شعراء کرام نے تعارفی نظمیں پیش کیں۔

اس کتاب میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بیسیوں مختلف پہلوؤں پر مضامین جمع کیئے گئے تھے۔

تفسیر سورۃ الحجرات مولانا جب جامعہ سلفیہ میں زیرِ تعلیم تھے۔ تو اُس وقت حضرت مولانا سلطان محمود جلالپور پیروالا جامعہ کے شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے۔ انہوں نے نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن مجید کا آغاز کیا۔ جو بہت عالمانہ اور مفسرانہ ہوتا تھا۔ مولانا محمد منیر درس کو مرتّب کر کے ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں بھیج دیا کرتے تھے جو قسط وار شائع ہوتا رہا۔ بعد میں آدابِ نبویؐ۔ آدابِ زندگی اور آدابِ عامہ پر مشتمل یہ مفید ترین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ درس یکجا مرتب کر کے مولانا کی نظر ثانی اور اضافوں کے بعد کتابت وطباعت کیلئے فیصل آباد کے ایک عالم دین کو دیا اور بقول اُن کے وُہ مسوّدہ ان سے گم ہوگیا۔ اس طرح یہ تفسیری افادات منظرِ عام پر نہ آسکے۔ البتہ اس کا تقریباً تین چوتھائی حصّہ ہفت روزہ اہلحدیث کی فائلوں میں محفوظ ہے۔

رمضان المبارک (رُوحانی تربیت کا مہینہ) آپ نے جامعہ سلفیہ کے آخری تعلیمی سال ۱۹۷۶ء میں ایک چھوٹی سی کتاب "رمضان المبارک۔ رُوحانی تربیت کا مہینہ" مرتب کی جو بزمِ الہلال کے زیرِ اہتمام طبع ہوئی اور مُفت تقسیم کی گئی۔

اس کتابچے کی تقدیم وتقریظ مناظرِ شیعہ حضرت مولانا محمد صدیق فیصل آبادی ناظم جامعہ سلفیہ و نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث نے لکھی۔

بیرونِ ملک روانگی مولانا محمد منیر جامعہ سلفیہ سے فراغت کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد تلاشِ معاش کے سلسلہ میں ۲۳ جون ۱۹۷۸ء کو متحدہ عرب امارات چلے گئے اور سعودی وزارتِ عدل کے تابع شریعت کورٹ (امارت ام القیوین) میں بحیثیتِ مترجم کام شروع کر دیا اور ابھی تک اسی ذمہ داری کو سرانجام دے رہے ہیں۔

حلقہ ہائے درس و تبلیغ شروع شروع میں متحدہ عرب امارات میں جماعت اہلحدیث کا باقاعدہ قیام عمل میں نہیں آیا تھا۔ البتہ مکتبہ ودارالمطالعہ اسلامیہ شارجہ (جس کے کارپردازان جماعت اسلامی سے منسوب مگر عقیدہ وعمل کے اعتبار سے اہلحدیث ہیں) میں آپ وقتاً فوقتاً درس دیتے رہے۔ اسی مکتبہ کے زیرِ اہتمام شارجہ کے مختلف علاقوں میں حلقہ ہائے درس کا انتظام کیا گیا جن میں سے بعض باپردہ خواتین وحضرات کے باپردہ مشترکہ حلقے تھے۔ اور بعض حلقے خواتین کے ساتھ خاص تھے۔ اِن حلقوں میں آپ اسبوعی درسِ قرآن مجید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے۔

مرکزی جماعت اہلحدیث کی تاسیس

۵۔جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۔اپریل ۱۹۸۱ء میں اللہ کے فضل و کرم اور احباب جماعت کے تعاون سے شارجہ میں مرکزی جماعت اہل حدیث کا قیام عمل میں آیا۔اس پہلے تاسیسی اجتماع کی صدارت حضرت مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی پیر آف جھنڈا نے فرمائی۔مقامی حالات کے پیش نظر جماعت کا سارا کام "مکتبات الکتاب والسنۃ للمطالعۃ و مدارس تحفیظ القرآن والسنۃ الخیریۃ" کے نام سے ہو رہا ہے۔مولانا کو اس کا ناظم اعلےٰ منتخب کیا گیا۔اب تک شارجہ کے علاوہ متحدہ عرب امارات کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں جماعت کی شاخیں مکتبات اور مدارس مصروف دعوت وارشاد ہیں۔جماعت کی شاخیں بڑھنے لگیں تو ۲۲ دسمبر ۱۹۸۳ء بروز پیر دوبئی میں احباب جماعت کا اجتماع ہوا جس میں مولانا محمد امین سمیت مرکزی کابینہ کی پوری امارات میں جماعتی تنظیم وتشکیل کے عمل کی تکمیل تک توثیق کر دی گئی۔اس اعتبار سے آپ اب تک مرکزی جماعت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ ہیں۔

دستور سازی

جماعت کے مرکز شارجہ میں مجلس شوریٰ کے ایک اجتماع میں دستور سازی کے لیئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔مولانا کو اس کا کنوینر مقرر کیا گیا۔اس طرح آپ نے کمیٹی کے دیگر اراکین کے تعاون سے مرکزی جماعت کا دستور (نظام کار) مرتب کیا جو مرکزی مجلس شوریٰ کے ایک اجتماع میں پاس ہونے کے بعد نافذ العمل ہوا۔

سرکلرز

جماعت اہل حدیث امارات کے مرکز (شارجہ) کی طرف سے مختلف مناسبات پر تبلیغی سرکلرز نشر کیئے جاتے ہیں اور اب تک "منشورات مکتبہ" کے مستقل عنوان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے تحت مولانا کے مرتبہ درج ذیل موضوعات پر سرکلرز ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر تقسیم ہو چکے ہیں :۔

۱۔ حقوق اللہ ۲۔ صدقۃ الفطر

۳۔ ہر نماز کے بعد مصافحہ اور اس کی شرعی حیثیت۔

۴۔ پردہ ۵۔ مشکوک اشیاء خورد و نوش۔

بیرونِ ملک قیام کے دوران ترجمہ و تالیف

تحریر و تصنیف کا شوق تو آپ کو زمانہ طالب علمی ہی سے تھا۔ لہٰذا یہاں وزارتِ عدل (شریعت کورٹ) میں کام شروع کرنے پر جب فارغ البالی ہوئی، تو باقاعدہ طور پر ترجمہ و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور توفیقِ الٰہی سے مندرجہ ذیل کتب منظرِ عام پر آئیں۔

۱۔ کشف الشبہات

توحید کے موضوع پر شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی یہ چھوٹی سی مگر نہایت جاندار کتاب ہے جس کا جملہ مواد کلمہ طیبہ کے جزء اوّل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔ آپ نے اس کا اردو ترجمہ کیا۔ اور ساتھ ہی کلمہ کے جزء ثانی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معنی و مفہوم، سُنّت و بدعت کی بحث کے علاوہ کثیر بدعات کے رد میں تقریباً جزء اوّل جتنی ہی ذیل لکھ کر ساتھ لگا دی۔ اور شروع میں مؤلف کے حالاتِ زندگی، خدمات اور معترضین کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات بھی تحریر کر دیئے۔ اس کتاب (اردو) کا مقدمہ فضیلۃ الشیخ عمر عبدالعزیز العثمان ڈائریکٹر سعودی اسلامک سنٹر دوبئی نے تحریر فرمایا۔ یہ کتاب ۱۹۸۰ء میں حیدرآباد (انڈیا) کے اعجاز پریس میں طبع ہوئی۔ اور اس کا دوسرا ایڈیشن اشرف پریس لاہور سے ۱۹۸۲ء میں طبع ہوا۔ تیسرا ایڈیشن زیرِ طبع ہے۔ جس کا اہتمام معہد الشریعۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والضاعۃ کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ کر رہا ہے۔

۲۔ مسنون ذکر الٰہی شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی کتاب "الکلم الطیّب" کی تحقیق و تلخیص علامہ زمان محدّث شہیر شیخ محمد ناصر الدین البانی نے کی۔ مولانا محمد منیر نے اس صحیح الکلم الطیّب کا ترجمہ "مسنون ذکر الٰہیؒ" کے نام سے کیا۔ محدث البانی نے اصل کتاب کی تخریج پر اختصار کرتے ہوئے حوالے حذف کر دیئے تھے، مگر آپ نے اردو خواں طبقے میں اس "اصل" کے غیر متداول ہونے کی وجہ سے تمام احادیث کی تخریج و حوالے اصل سے نقل کر کے تمام احادیث کے ساتھ ساتھ درج کر دیئے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۸۱ء میں اشرف پریس لاہور میں طبع ہوا، اور دوسرا ایڈیشن معہد کے زیر اہتمام طبع ہوا۔

۳۔ مناسک الحج والعمرہ شیخ محمد ناصر الدین البانی کی حج کے موضوع پر بڑی اہم اور چھوٹی طرز کی کتاب "مناسک الحج والعمرہ" کا ترجمہ کیا جو ۱۹۸۱ء میں اشرف پریس لاہور سے طبع ہوا۔ اور دوسرا معہد کے زیر اہتمام زیر طبع ہے۔

۴۔ محمد رسول اللہ ﷺ سیرت کے چند تابناک گوشے زمانہ طالب علمی میں ماہنامہ الہلال کا سیرت نمبر جو آئینہ نبوّت کے نام سے طبع کرایا تھا۔ اس کی تنقیح و ترمیم اور قدرے تلخیص کر کے نئے سرے سے مرتب کیا ہے۔ جو اب محمد رسول اللہ، سیرت کے چند تابناک گوشے کے نام سے زیر طبع ہے۔

۵۔ درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت خلیج عرب کے ممالک میں زیادہ تر گوشت باہر کے ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے جن میں سے اکثر ملک غیر اسلامی ہیں۔ وہاں سے درآمد کیے گئے گوشت کی حلت و حرمت کے بارے میں سعودی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس شیخ محمد بن عبداللہ بن حمید نے ایک کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حکم اللحوم المستوردہ" کے نام سے تالیف کی جس کا مذکورہ نام سے اردو ترجمہ کیا جس کی کتابت وطباعت جناب حافظ ثناء اللہ سرہالوی اور مولانا قدرت اللہ فوق کی نگرانی میں ہوئی۔ اور اشرف پریس لاہور میں طبع ہوئی۔ اس کتاب پر جناب حافظ ثناء اللہ سرہالوی ایم اے پنجاب فاضل مدینہ یونیورسٹی نے تحریر کیا جو ان دنوں امارات کے دورے پر آئے ہوئے تھے اور شارجہ میں مقیم تھے۔ اس کتاب کی تلخیص ماہنامہ "صراطِ مستقیم" برمنگھم برطانیہ میں جلد ۴ شمارہ ۱ و مابعد میں قسط وار چھپ چکی ہے۔

۶۔ دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف اور
۷۔ وجوبِ عمل بالسنۃ۔

مفتیٔ عالم اسلام کے دو رسالے "الدعوۃ الی اللہ واخلاق الدعاۃ" اور "وجوب العمل بالسنۃ وکفر من انکرہا" کا اردو ترجمہ کیا جو "الادارۃ الاسلامیہ حاجی آباد فیصل آباد کے زیر اہتمام ۱۹۸۴ء میں طبع ہوا۔ یہ ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور میں بھی چھپ چکا ہے۔

۸۔ تین اصولِ دین اور
۹۔ مختصر مسائلِ نماز

شیخ محمد بن عبدالوہاب کے دو کتابچوں "الاصول الثلاثۃ و ادلتھا" اور "شروط الصلوٰۃ" کا اردو ترجمہ کیا جو دو جگہوں "الادارۃ الاسلامیہ فیصل آباد" اور پاکستانی سکول عجمان (متحدہ عرب امارات) کے زیر اہتمام زیر طبع ہیں۔

۱۰۔ رمضان المبارک
(فضائل و مسائل)

آپ نے دورِ طالب علمی میں "رمضان المبارک روحانی تربیت کا مہینہ" کے عنوان سے ایک کتابچہ مرتب کیا تھا اب اسے بڑی شرح وبسط کے ساتھ مدلل کر کے مرتب کیا ہے جس کا حجم اس قدر ہو گیا ہے کہ اس پر کتاب کا اطلاق کرنا خلافِ واقعہ نہیں رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ اسلام۔ ناتواں علماء اور نادان عوام کے مابین

معروف مصری فاضل عبدالقادر عودہ شہید کی اہم تالیف "الاسلام بین جہل ابنائہ وعجز علمائہ" کا اردو ترجمہ ہے جو مسلم عوام اور خصوصاً علماء اسلام کے لیئے تازیانۂ عبرت ہے۔

۱۲۔ تارکِ نماز کا انجام

نماز کی ترغیب و ترہیب کے سلسلہ میں قرآنی آیات اور احادیث رسولؐ کا مجموعہ "الدار السلفیہ کویت۔ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ دبئی اور دیگر کئی اسلامی اداروں کی طرف سے طبع و تقسیم ہوا۔ اور عربوں میں بہت مقبول ہوا۔ اس کی احادیث کی تعداد ۳۸ تھی۔ مولانا محمد منیر نے بخاری شریف کی دو اور حدیثوں کو شامل کر کے (اربعینِ نماز) بنا کر مذکورہ نام سے اردو ترجمہ کیا۔ جو معہد الشریعۃ میں زیر طبع ہے۔ بلکہ یہ مکمل کتابچہ ماہنامہ "صراطِ مستقیم" میں "نماز کی اہمیت و فضیلت قرآن و سنت کی روشنی میں" کے نام سے جلد ۸ شمارہ ۸ تا ۱۲ میں قسط وار چھپ چکا ہے۔

۱۳۔ الادعیۃ واذکار فی اللیل والنہار

شارجہ کے ایک مواطن کی طلب پر اس کتاب میں قرآن پاک اور کتب حدیث میں سے مسنون و ماثور دعائیں اور اذکار و اوراد جمع کیئے گئے ہیں۔ مولانا کی اس کتاب کا مقدمہ سعودی مرکز دعوت و ارشاد ام القیوین کے ڈائریکٹر شیخ علی بن مصلح آل شاکر نے تحریر فرمایا۔ اس کی کتابت، اور پروف ریڈنگ جناب حافظ ثناء اللہ سرہالوی کی زیر نگرانی لاہور میں ہوئی اور طباعت کے لیئے امڈیا بھیجی جا چکی ہے۔

عربی مضمون نویسی

اردو مضمون نگاری کا مشغلہ تو ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ مگر عربی مضمون نگاری کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ البتہ اپنے استفسار، تقدیم اور فضیلۃ الشیخ ابن باز کے فتویٰ پر مشتمل ایک مضمون "حکم المصافحۃ فی المساجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے لکھا جو "البلاغ" کویت "منار الاسلام" ابوظہبی اور البعث الاسلامی لکھنؤ (انڈیا) میں شائع ہوا۔ اسی طرح معہد الشریعۃ والصناعۃ کوٹ ادو اور اپنے مکتبات و مدارس (امارات) کی تعارفی کتابیں (پراسپکٹس) لکھیں جو طبع بھی ہوئیں اور مذکورہ بالا مجلات میں قدرے اختصار کے ساتھ شائع بھی ہوئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمود احمد غضنفر

میٹرک ۔ فاضل عربی ۔ عالم اردو ۔ فاضل درسِ نظامی ۔

مبعوث دارالافتاء ریاض سعودی عرب ۔

خطیب جامع مسجد اہل حدیث مزمل بند روڈ لاہور ۔

مدیر جامعۃ الفضیل الاسلامیۃ ۔

پروپرائٹر ۔ مکتبہ ابن تیمیہؒ لاہور ۔

ولدیت غلام محمدؒ ۔

ولادت ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء بمطابق ۲۸ صفر ۱۳۶۴ھ بروز پیر

تعلیم مولانا محمود احمد غضنفر نے میٹرک تک مقامی ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی ۔ بعد ازاں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہوئے اور یہیں فاضل عربی اور عالم اردو کے امتحانات پاس کیے ۔

اساتذہ کرام ۱ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلویؒ ۲ ۔ پیر محمد یعقوب قریشی

۳ ۔ مولانا محمد علی جانبازؒ ۴ ۔ حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی ۵ ۔ حافظ احمد اللہ ۔

۶ ۔ مولانا عبدالغفار حسن ۷ ۔ مولانا علی محمد حنیف ۸ ۔ حافظ بنیامین ۔

۹ ۔ مولانا کرم الدین ۱۰ ۔ مولانا گوہر الرحمان ۔

دینی وملی خدمات ۱۹۶۵ء میں جامعہ سلفیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد ہی میں تدریسی کام میں مصروف ہو گئے ۔ ۱۹۷۰ء میں لاہور آ گئے ۔ اور اس وقت سے اب تک مسجد مزمل اہلحدیث بند روڈ میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔ ۱۹۷۶ء میں دارالافتاء ریاض سعودی عرب کی طرف سے مبعوث کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقرّری عمل میں آئی۔ اور مکتب الدعوۃ الاسلامیہ لاہور میں بطور مبعوث کام کر رہے ہیں۔

تراجم | مولانا محمد احمد عفیفنفر نے اب تک مندرجہ ذیل کتب کے تراجم کیئے ہیں جن میں سے اکثر زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں۔

۱۔ العبودیۃ ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ ۲۔ الفرقان ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ

۳۔ کتاب الکبائر ۔ شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہابؒ

۴۔ اصولِ دین " " " " "

۵۔ فضل الاسلام " " " "

۶۔ دین کے چار بنیادی اصول " " "

۷۔ فضائلِ قرآن " " "

۸۔ اصول ایمان " " "

۹۔ الورد المصفّی المختار ۔ المغفور جلالۃ الملک عبدالعزیزؒ آل سعود۔

۱۰۔ دعوت الی اللہ اور مبلغین کے اوصاف ۔ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن بازحفظہ اللہ

۱۱۔ حج و عمرہ قرآن و سنّت کے آئینے میں " " " " " " "

۱۲۔ عید میلاد النبیؐ کی شرعی حیثیت " " " " " " "

۱۳۔ احادیث قدسیہ ۔ دکتور عزیز الدین ابراہیم حفظہ اللہ

۱۴۔ حیاتِ صحابہؓ کے درخشاں پہلو ۔ دکتور عبدالرحمان رافت الباشا۔

۱۵۔ سگریٹ نوشی ۔ سماحۃ المفتی محمد ابراہیم حفظہ اللہ

۱۶۔ عقیدۃ الطحاویۃ ۔ علامہ ابوجعفر الوراق الطحاوی حفظہ اللہ۔

۱۷۔ مسلمان اور احکام شریعت ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ رفع الملام ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ

۱۹۔ خلاف شرع نکاح۔

۲۰۔ اختلاطِ مرد و زن کے خطرناک نتائج ۔

پروفیسر مولانا حافظ مشتاق احمد

فاضل حفظ و تجوید، ایم اے (اسلامیات)، ایم اے (عربی)، بی ایڈ۔
پروفیسر گورنمنٹ کالج شکر گڑھ۔
خطیب جامع اہلحدیث شکر گڑھ

ولدیت حکیم حبیب اللہ بن حافظ عبدالعزیز۔

ولادت ۱۵۔ اپریل ۱۹۴۲ء بمطابق ۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ بروز بدھ سیالکوٹ شہر۔

تعارف و تعلیم پروفیسر حافظ مشتاق احمد کے پردادا مولوی نور احمد، خواجہ سلیمان تونسوی کے خلیفہ تھے۔ حافظ صاحب نے دینی تعلیم مولانا عبدالواحد مرحوم سیالکوٹی اور مولانا محمد ابراہیم ربانیؒ سے حاصل کی۔ حفظ و قرآن پاک کے لیئے دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ میں داخل ہوئے۔ یہاں قاری عبدالرحمان اور قاری حسن شاہ آپ کے اُستاد تھے۔

بعد ازاں تجوید و قرأت کی تعلیم کے لیئے مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل لاہور میں داخل ہوئے۔ اور سندِ فرخت حاصل کی۔ رسمی تعلیم میں آپ نے ایم اے عربی و اسلامیات اور بی ایڈ کے امتحانات پاس کیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی وتدریسی خدمات اٹھارہ برس کی عمر سے آپ نے خطابت کا آغاز کیا۔ جو تاحال، بحمداللہ جاری وساری ہے۔ لیکن آپ نے رسمی تعلیم کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ اور مختلف حکومتی تعلیمی اداروں میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ راقم کو گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ میں حضرت حافظ صاحب سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ تقریر وخطابت کے علاوہ علوم حدیث میں تحقیق آپ کا خاص موضوع ہے۔ آپ کے کئی ادبی ودینی مضامین طبع ہو چکے ہیں۔

تلامذہ تلامذہ میں آپ کے بھائیوں قاری حفیظ اللہ وقاری عصمت اللہ کے علاوہ رسمی مدارس وکلیات کے ہزاروں طلباء شامل ہیں۔

موجودہ مصروفیت ان دنوں آپ گورنمنٹ کالج شکر گڑھ میں پروفیسر ہیں۔ اور ساتھ ہی جامع مسجد اہل حدیث شکر گڑھ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ انتہائی متین۔ کریم النفس اور شریف الطبع انسان ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر محمد مزمل احسن شیخ

ایم اے (عربی)۔ ایم اے اسلامیات۔ ایم اے تاریخ

ایم اے سیاسیات۔ بی ایڈ۔

خطیب جامع مسجد اہلحدیث رستم پارک سمن آباد۔ لاہور۔

پروفیسر گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لاہور۔

ولدیت مولانا محمد رفیق اکرم شیخ۔

ولادت ۳۰ مئی ۱۹۴۳ء بمطابق ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ بروز اتوار۔

شام کوٹ نوشیخاں ضلع قصور۔

پروفیسر محمد مزمل احسن شیخ ایک کہنہ مشق استاذ ہیں۔ اور ساتھ ہی دین اسلام کے ایک سرگرم مبلغ ہیں۔ آپ کے برادر عزیز مولانا محمد مبشر مکرم شیخ بوتسوانہ (جنوبی افریقہ) میں چیف ٹریڈ آفیسر کے عہدے پر کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ تبلیغی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اب تک بفضل اللہ اڑھائی صد عیسائیوں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔

دینی تعلیم آپ نے دینی تعلیم مدرسہ جامع مسجد اہلحدیث کھڈیاں خاص اور مدرسہ رحمانیہ جامع مسجد اہلحدیث عزیز شام کوٹ نوضلع قصور سے حاصل کی۔ اور مختلف علمی شخصیات اور علماء سے علمی تشنگی دور کرتے رہے۔

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی۔ ۲۔ مولانا محمد یحییٰ شرقپوری۔

۳۔ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف۔ ۴۔ مولانا محمد شام کوٹی

۵۔ مولانا محمد بن اسماعیل چودھری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسمی تعلیم دینی تعلیم کے حصول کے بعد رسمی تعلیم کی طرف مائل ہوئے تو پرائیویٹ طور پہ عربی۔ اسلامیات۔ تاریخ۔ سیاسیات جیسے مضامین میں ایم اے کیا۔ اور ساتھ ہی بی ایڈ کا امتحان باقاعدہ داخل ہو کر پاس کیا۔ بقول پروفیسر صاحب ان کا علمی مقام اللہ کے احسان حضرات علمائے کرام کی صحبت۔ خدمت اور دعاؤں کے مرہونِ منت ہے۔ ان کے والد گرامی کا علماء کی صحبت میں بیٹھنا۔ ان کی خدمت کرنا۔ دینی جلسوں اور اجتماعات میں شریک ہونا بھی پروفیسر صاحب کے دینی میلان کے لیئے سنگِ میل ثابت ہوا۔ اور اب انھی میلان کے تحت اپنے واحد فرزند حافظ طاہر محمود محی الدین کو پہلے قرآن مجید حفظ کروایا ہے۔ اور اب انہیں دینی و دنیوی ہر دو تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔

دینی و تدریسی خدمات پروفیسر صاحب ۱۹۶۲ء یعنی عرصہ ۲۱ سال سے شعبۂ تدریس سے وابستہ ہیں۔ اور سولہ سال سے مختلف مساجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ تین سال سے جامع مسجد مبارک اہلحدیث رستم پارک سمن آباد لاہور میں خطبہ جمعہ دے رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ آف ایجوکیشن لاہور میں تدریسی فرائض کے علاوہ عرصہ چار سال سے درسِ قرآن پاک ارشاد فرما رہے ہیں۔ اور حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیر میر محمدی کی معیت میں بغرض تبلیغ مختلف علاقوں میں جاتے رہتے ہیں۔ آپ حافظ صاحب سے بہت متاثر ہیں۔ بہت سے تلامذہ نے آپ سے اکتساب علم کیا ہے۔

تالیفات و تصنیفات آپ نے کالج کے طلباء اور زیرِ تربیت اساتذہ کے لیئے مندرجہ ذیل کتب تالیف کی ہیں۔

۱۔ تفہیم اسلامیات (ایف اے) ۲۔ تفہیم اسلامیات (بی اے)
۳۔ احسن تدریس اسلامیات (سی ٹی) ۴۔ تدریس اسلامیات (بی ایڈ)
۵۔ احسن اسلامیات (بی ایڈ) ۶۔ فرامینِ اسلام (بی ایڈ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر مولانا محمد مبارک

ایم اے اسلامیات ۔ فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل عربی۔
اُستاذ ضیاء الدین میموریل کالج کراچی۔

ولدیت | شیر محمد مرحوم۔

ولادت | ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء بمطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۷ھ بروز جمعہ فتح پور سیکری ضلع آگرہ صوبہ یو۔پی (بھارت)

تعارف اور مسلک اہلحدیث کی طرف میلان | پروفیسر مولانا محمد مبارک کا اصل وطن قصبہ باڑی ریاست دھولپور بھارت ہے۔ آپ شیخ قوم کے چشم و چراغ ہیں۔ پورا خاندان بریلوی ہے۔ جب آپ مقامی پرائمری سکول کے طالب علم تھے تو آپ کے اُستاذ میاں خلیل ایک مزار کے مجاور تھے جو ہمیشہ اپنے طلباء کو یہی تعلیم دیتے رہتے تھے کہ وہابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ ابھی آپ دوجماعت ہی پڑھنے پائے تھے کہ آپ کے والد صاحب اپنے وطن قصبہ باڑی واپس آگئے۔ وہاں پر ان کی ملاقات جناب مولانا ابوبکرؒ سے ہوئی۔ کم سن محمد مبارک بھی اپنے والد محترم کے ساتھ تھے کہ پہلی مرتبہ اہلحدیث کی مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس جمعہ کے خطبہ میں مولانا ابوبکرؒ نے سورۂ اعراف کے اکیسویں رکوع کی تلاوت کی۔ اور پھر جو تفسیر بیان کی اُسے سُن کر مولانا محمد مبارک کے دل میں اسلام کے مختلف فرقوں کے متعلق تحقیق کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ آپ نے مطالعہ کے لیئے مولانا موصوف سے کتاب طلب کی۔ تو انہوں نے آپ کو شاہ محمد اسماعیل شہید دہلویؒ کی کتاب تقویۃ الایمان عنایت کی۔ جسے پڑھ کر آپ کے عقائد میں خاصی تبدیلی آگئی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ مصیبت آن پڑی کہ تمام افرادِ خاندان آپ کے مخالف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگئے۔ صرف ایک بھائی علی محمد جو ریاست فرولی میں رہتے تھے انہوں نے اپنے پاس قیام کی اجازت دی۔ لیکن یہاں پر بھی تمام رشتے دار بریلوی ہی تھے۔ انہوں نے اُنکے معاملے کو اپنے علماء کے سامنے پیش کیا۔ جس کے نتیجے میں مولوی محمد جمیل ولد مولوی علاؤالدین نے جس مسجد میں میں نماز پڑھتا تھا تقریر فرمائی کہ اہل حدیث محض کافر ہی نہیں بلکہ اکفر ہوتے ہیں۔

ذوقِ تحقیق اور دینی تعلیم

یہاں سے آپ کے دل میں اصل مذہب کی تحقیق کی تڑپ پیدا ہوئی۔ لہٰذا قصبہ باڑی میں آکر آپ نے مولانا ابوبکرؒ سے ابتدائی دینی کتب پڑھیں۔ مولانا عبدالمجید دینا نگری سے کافیہ اور مشکوٰۃ کے چند اسباق پڑھے۔ اسی دوران پاکستان معرضِ وجود میں آگیا۔ لہٰذا آپ مولانا دینا نگری کے ساتھ پاکستان آگئے۔ اور گوجرانوالہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ مولانا سلفیؒ سے مشکوٰۃ ترجمہ قرآن مجید سورۃ یوسف تک۔ سنن نسائی اور مقاماتِ حریری پڑھیں۔ مولانا محمد عبداللہ سے ترمذی۔ مولانا عبدالرحیم سے تلخیص المفتاح، سبعہ معلقہ، نورالانوار پڑھیں۔ اس کے بعد دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور میں داخلہ لیا۔ یہاں مولانا محمد عطاء اللہ حنیف مدظلہٗ سے ابوداؤد، مسلم۔ مؤطاء امام مالک اور شرح نخبۃ الفکر جیسی کتب پڑھیں۔ مولانا محمدؐ عبدہٗ سے حماسہ دیوان متنبّی۔ تاریخ ادب العربی۔ مولانا موسیٰ خاں سے شرح وقایہ۔ ہدایہ۔ نورالانوار حسامی اور سلم العلوم پڑھیں۔

بعدازاں آپ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ چلے آئے۔ اور یہاں حضرت العلّام شیخ الحدیث حافظ محمدؐ گوندلویؒ سے بخاری۔ مؤطاء امام مالک۔ سراجی مسلم الثبوت اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد سے بیضاوی پڑھی۔ اور شہادۃ الفراغ حاصل کی۔

ملازمت

تکمیلِ تعلیم کے بعد پنجاب میں آپ کے ذریعہ معاش کا کوئی مناسب انتظام نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو سکا۔ آخر کار ۱۹۵۲ء میں آپ کراچی چلے آئے۔ یہاں پر چھ سال تک آپ مختلف ذرائع سے گزر اوقات کرتے رہے لیکن کوئی نمایاں کامیابی نہ ہوئی۔ ۱۹۵۸ء میں کراچی یونیورسٹی میں چپڑاسی کی حیثیت سے ملازمت شروع کی۔ اور آپ کی ڈیوٹی ڈاکٹر انیس خورشید کی خدمت میں لگائی گئی۔ لیکن جب ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ علم ہوا کہ محمد مبارک فارغ التحصیل ہیں۔ تو انہوں نے آپ کو مجبور کر کے ۱۹۶۰ء میں ادیب عربی کا امتحان دلوایا۔ اس کے بعد آپ نے ۱۹۶۳ء میں عالم عربی، ۱۹۶۴ء میں میٹرک، ۱۹۶۵ء میں انٹر، ۱۹۶۶ء میں فاضل عربی، ۱۹۶۹ء میں بی اے اور ۱۹۷۲ء میں ایم اے اسلامیات کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۹۶۶ء سے نبی باغ ضیاء الدین میموریل کالج کراچی میں اسلامیات کے اُستاذ ہیں۔

تصنیفی و تالیفی خدمات خاندان بنی امیہ کے ساتھ بہت ہمدردی رکھتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں نیز سید احمد شہید کی تحریک ۱۸۵۷ء خصوصی طور پر آپ کے مطالعہ میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۹۷۰ء میں "تحریک مجاہدین اور علماء احناف" نامی ایک کتابچہ شائع ہو چکا ہے۔ ۱۹۷۷ء میں حضرت شیخ الکل میاں سید نذیر حسین دہلویؒ پر "الاعتصام" لاہور۔ اور "الارشاد الجدید" کراچی میں مضمون شائع ہوا ہے۔

علاوہ ازیں آپ نے مندرجہ ذیل تحریری کام کیا ہے۔

۱۔ انگریزی خطابات مطبوعہ الاعتصام لاہور و الارشاد الجدید کراچی۔

۲۔ اسلام میں سوادِ اعظم کی حقیقت۔

۳۔ تحقیق رویتہ الہلال۔

اولاد اللہ تعالیٰ نے آپ کو مندرجہ ذیل چار بچے عطا فرمائے ہیں۔

۱۔ عبداللہ (۷ سال) ۲۔ شائستہ (۵ سال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ محمد الیاس (۳ سال) ۴۔ عبدالمنان (ایک سال)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپ کی طرح آپ کی اولاد کو بھی موحد بنائے۔

(آمین)

~

پروفیسر مولانا محمد حسین آزاد

ایم۔ اے (عربی)۔ ایم۔ اے (اسلامیات)۔

علامہ۔ فاضل عربی۔ متخصص فی التفسیر والحدیث۔

الدبلوم العام فی تدریس اللغۃ العربیہ۔

اُستاذ و صدر شعبہ اسلامیات گھوڑا گلی کالج مری۔

ولدیت | محمد اسماعیل۔

ولادت | ۱۹۳۴ء بمطابق ۱۳۵۳ھ موضع گنگا (حصار) بھارت۔

شخصیت و خاندان | پروفیسر محمد حسین آزاد جماعت اہلحدیث کے ایک نامور فرزند ہیں۔ علمی حلقے میں وہ ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ خاموش مبلغ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں مولانا احمد دین اور مولانا وزیر احمد موضع بپ حصار ان کے چچازاد بھائی ہیں۔

تعلیم | مولانا آزاد نے جامعہ عباسیہ و اسلامی یونیورسٹی بہاولپور سے علمی سیرابی حاصل کی۔ ایم۔ اے عربی و اسلامیات۔ فاضل عربی کے امتحانات پاس کیے۔ علامہ۔ متخصص فی التفسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والحدیث کی اسناد حاصل کیں۔ اور حکومت کی طرف سے جامعہ ریاض سعودی عرب میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے الدبلوم العام فی تدریس اللغۃ العربیہ حاصل کیا۔

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا عبدالقادر عارف حصاریؒ۔

۲۔ مولانا عبداللہ الشہید بھائی کوٹ ۳۔ مولانا شمس الحق افغانی۔

۴۔ الدکتور حسینی (مکی)

ان کے بہت سے اساتذہ تقسیم ملک کے وقت راستہ ہی میں شہید ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

تلامذہ مولانا آزاد کے کالج کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ جواب عساکر پاکستان اور میڈیکل کے شعبہ میں اپنی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا آزاد دردِ دل والے آدمی ہیں۔ علم سے زیادہ عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ عرصہ بیس سال سے تدریس وخطابت سے وابستہ ہیں۔

آپ کے مختلف موضوعات پر مقالات ومضامین جماعتی رسالوں میں طبع ہوتے رہتے ہیں۔ کافی عرصہ سے گھوڑا گلی کالج مری میں بحیثیت صدر شعبہ اسلامیات تعینات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد علی مسلم چیمہ

مڈل ۔ فاضل درسِ نظامی

اُستاذ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد۔

ولدیت حاجی حاکم دین مرحوم۔

ولادت ۱۹۲۰ء بمطابق ۱۳۳۸ھ ملکھانوالہ چک ۲۲۶ ر ب مضافات فیصل آباد۔

تعارف مولانا محمد علی مسلم چیمہ حضرت مولانا محمد اسحاق چیمہ نائب امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان و مہتمم ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد کے چھوٹے بھائی ہیں۔

تعلیم آپ نے ۱۹۳۴ء میں اپنے مقامی سکول سے مڈل کیا۔ اور پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیے تعلیم الاسلام اوڈانوالہ چک نمبر ۴۹۳ میں حاضر ہوئے۔ کچھ عرصہ یہاں گزارنے کے بعد استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد گوندلویؒ کے "درسِ اعظم" میں شریک ہوئے۔ اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں مسلم شریف و بخاری شریف پڑھیں۔

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث حضرت الحافظ محمد گوندلویؒ ۔ ۲۔ مولانا احمد الدین گکھڑوی ۳۔ مولانا محمد اسحاق چیمہ ۴۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف ۵۔ مولانا عبدالرحیم

درس و تدریس مولانا چیمہ درس و تدریس کو اپنائے ہوئے ہیں اور مختلف اوقات میں جامعہ محمدیہ شیخوپورہ ۔ جامعہ علوم اثریہ جہلم میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آج کل جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں مدرس ہیں۔

تلامذہ حاجی عبدالعزیز اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت پنجاب ۔ عبدالواحد ہیڈ ماسٹر مولانا محمد اعظم چیمہ بی اے / فاضل عربی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ مقبول احمد

فاضل درسِ نظامی۔ المشہادۃ الثانویہ شریعت کالج جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
مدرس مدرسہ تحفیظ القرآن خطیب جامع مسجد عبداللہ بن عباس۔
امیر مرکزی جماعت اہلِ حدیث متحدہ عرب امارات

ولدیت | رحیم بخش۔

ولادت | ۱۹۴۰ء بمطابق ۵۸-۱۳۵۹ھ موضع کلس ضلع امرتسر (بھارت)

خاندانی پس منظر | مولانا حافظ مقبول احمد کے نانا جان مولانا محمود ایک معروف عالم دین تھے اور آپ کے دادا جان محمد اسماعیل، مولانا محمود کے دستِ راست اور گاؤں کے نمبردار تھے۔

تعلیم | پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ جامعہ فیض العلوم میاں چنوں میں داخل ہوئے اور مولانا محمد داؤد سے ترجمۂ قرآن پڑھا۔ پھر جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور چلے آئے۔ اور یہیں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے شریعت کالج جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ لیا۔ مگر دو سال زیرِ تعلیم رہنے اور الشہادۃ الثانویہ کے حصول کے بعد طبیعت کی مسلسل ناسازی کی بنا پر سلسلہ تعلیم منقطع ہو گیا۔

اساتذہ کرام | ۱۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی ۲۔ مولانا محمد کنگن پوری
۳۔ مولانا حافظ محمد حسین روپڑی ۴۔ مولانا عبدالجبار مبارکپوری
۵۔ مولانا قادر بخش مہاولپوری۔

مولانا بڑے ذوق و شوق سے جامعہ اسلامیہ میں تعلیم حاصل کرنے گئے تھے، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکبیر کے مسلسل مرض اور آب وہوا کی عدم موافقت کی وجہ سے مجبوراً سلسلہ تعلیم رُک گیا۔ اور آپ واپس پاکستان آگئے۔ کچھ عرصہ بعد پھر سعودیہ گئے اور دارالافتاء سے تعاقد کیا، ۱۹۷۶ء سے بطور مبلغ و داعی کام کر رہے ہیں۔

مرکزی جماعت اہلحدیث متحدہ عرب امارات

۱۴۰۱ھ (۱۹۸۱ء) میں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور احباب کے تعاون سے شارجہ میں مرکزی جماعت اہلحدیث قائم کی۔ جو اَب متحدہ عرب امارات کے دس بڑے شہروں میں مصروف عمل ہے۔ مولانا کو اوّل یوم ہی سے جماعت اہل حدیث کا امیر منتخب کیا گیا۔ اور آج تک اسی منصب پر فائز ہیں۔ آپ جماعت اہلحدیث امارات کی دستور ساز کمیٹی کے رُکن بھی ہیں۔ مذکورہ دستور اب تیار ہو کر پاس ہو چکا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالطیب محمدؐ اکالگڑھی

فاضل عربی۔ فاضل درسِ نظامی۔
اُستاذ الجامعۃ السلفیہ فیصل آباد۔

ولدیت | حسن دین۔

ولادت | ۱۹۴۵ء بمطابق ۱۳۶۴ھ موضع پٹی ضلع امرتسر (ہندوستان)

رہائش | چک ۶۳/گ ب اکال گڑھ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔

بیماری اور والد کی دُعا | مولانا ابوالطیب محمدؐ اکالگڑھی کی عمر ابھی ایک سال ہی کی تھی کہ چیچک کی بیماری نے شدید حملہ کر دیا جس سے اُن کی زندگی اور خصوصاً بینائی سے محرومی یقینی ہوتی جا رہی تھی۔ اس وقت ان کے والد حسن دین نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اے رب العزت اگر تو میرے اس فرزند کو زندگی عطا فرما دے تو میں اسے تیرے دین کی خدمت کے لیئے وقف کر دوں گا چنانچہ اللہ کے فضل و کرم سے مولانا محمدؐ کی صحت بحال ہونا شروع ہوئی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد مکمل صحت یابی ہوئی۔ ان کے والد محترم نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی وفا کا نتیجہ ہے کہ مولانا اکالگڑھی نے تحصیلِ علم کے بعد اپنی زندگی خدمتِ دین کے لیئے وقف کر رکھی ہے۔ اور سترہ سال سے تدریسی فرائض پوری لگن سے سرانجام دے رہے ہیں۔

تعلیم | پرائمری تعلیم کے بعد دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔

اساتذہ | ۱۔ مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث دارالقرآن ۲۔ پروفیسر غلام احمد حریری۔
۳۔ حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی ۴۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق خالف مرحوم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ چھتوی۔ ۶۔ مفتی غلام رحمانی (حنفی)
۷۔ مولانا محمد خاں ۸۔ مولانا معاذ الرحمان (حنفی) ۹۔ مولانا میر زاہد حنفی جڑانوالہ۔
فاضل درسِ نظامی کے بعد فاضل عربی کا امتحان پاس کیا ہے۔

دینی خدمات دار القرآن والحدیث فیصل آباد۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد میں تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد ان دنوں جامعہ سلفیہ میں بطور اُستاذ کام کر رہے ہیں۔
تدریس و تحقیق کے علاوہ کامیاب مقرر بھی ہیں۔

مولانا محمد حسین کلیم

ایم اے اسلامیات۔ بی او ایل۔ ایم فی۔
فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔
خطیب جامع مسجد اہل حدیث سرکلر روڈ راولپنڈی۔

ولدیت مولوی بشیر احمد مرحوم۔

ولادت بمقام موڑی سرسہ ضلع حصار (ہندوستان)

مولانا محمد حسین کلیم خاندانی طور پر اہل حدیث ہیں۔ حضرت مولانا عبدالقادر عارف حصاری کے بھتیجے تھے۔

تعلیم آپ عصری تعلیم کے اعتبار سے ایم اے اسلامیات۔ فاضل عربی ہیں۔ دینی تعلیم کے لیے آپ مندرجہ ذیل دینی مدارس میں زیرِ تعلیم رہے:۔
۱۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ڈوگانوالہ ۲۔ دار الحدیث اوکاڑہ ۳۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام آپ کو مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل ہے:۔
۱۔ حضرت العلام حضرت حافظ محمد گوندلویؒ ۲۔ مولانا عبدالجبار کھنڈیلویؒ
۳۔ مولانا محمد اسحاق خالفؒ ۴۔ مولانا محمد داؤد علویؒ کڑیالہ ۵۔ مولانا محمد داؤد متوی

دینی خدمات تکمیل تعلیم کے بعد آپ نے خطابت اور تدریس کو اپنایا۔ تقریباً بارہ سال تک سیالکوٹ۔ حافظ آباد اور کراچی میں مدرس رہے۔ ۱۴ برس تک مسجد رحمانیہ کراچی میں بحیثیت خطیب کام کرتے رہے۔ طبعی طور پر دعوت الی اللہ کے شیدائی ہیں۔
کراچی میں بھٹو کے دور حکومت میں پیپلز پارٹی سے سخت آویزش رہی۔
راولپنڈی میں ساتھیوں کے تعاون سے سرکلر روڈ پر جامع مسجد اہل حدیث کے لیئے ۴۰ مرلے کا پلاٹ حاصل کیا۔ اب اس مسجد میں دعوت الی اللہ میں مصروف ہیں۔ مولانا حج کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں

تصانیف و تالیفات تقریر کے ساتھ تحریر و تحقیق میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ اب تک مندرجہ ذیل کتب و رسائل آپ کے قلم سے نکل چکے ہیں۔
لیکن ابھی تک یہ سب غیر مطبوعہ ہیں۔ ۱۔ جماعت و فرقہ واریت اور اہلحدیث۔
۲۔ سنت وحی ہے ۳۔ امام نسائیؒ ۴۔ تعلیقات مراسیل ابی حاتم ۵۔ امیر معاویہؓ

اولاد آپ کے دو بیٹے (عبدالباسط اور ابوحفص طاہر) اور سات بیٹیاں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمّد خاں نجیبؒ

ایم اے۔ ایم او ایل۔ ایل ایل بی

فاضل وفاق المدارس السلفیہ۔ قاضی کورس

سابق صدر جمعیّت طلبہ اہل حدیث پاکستان۔

صدر اہل حدیث یونٹ فورس پاکستان۔

خطیب جامع مسجد اہل حدیث شاد اسماعیل شہیدؒ اسلام آباد

ولدیّت چودھری محمد شفیع۔

ولادت سلفیہ ہاؤس گڑھی، ڈاک خانہ گوندل، تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

حصولِ علم مولانا محمد خاں نجیب نے ابتدائی عصری تعلیم اپنے آبائی گاؤں کے سکول سے حاصل کی۔ دینی تعلیم کے لیئے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہوئے۔ یہاں کچھ ابتدائی کتب پڑھیں۔ بعد میں دارالحدیث چینیانوالی لاہور میں چلے آئے۔ اور درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ دینی تعلیم کے حصول کے دوران ہی آپ نے ایف اے، بی اے کے امتحانات پاس کیئے۔ نیز قاضی کورس اور وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے کسبِ فیض کیا۔

۱۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ
۲۔ مولانا محمد عبید اللہ خاں عفیف
۳۔ مولانا محمّد اسماعیل علوی
۴۔ مولانا عمر فاروق سعیدی
۵۔ مولانا محمد عبداللہ بھٹوی
۶۔ مولانا محمد زکریا۔
۷۔ مولانا حفیظ الرّحمان لکھوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی خدمات فراغت کے بعد آپ دارالحدیث چنیانوالی ہی میں درس وتدریس میں مصروف ہوگئے۔ ان دنوں آپ جامعہ اسلامیہ اسلام آباد میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور اسلام آباد ہی میں جامع مسجد اہل حدیث شاہ اسماعیل شہیدؒ میں بطورِ خطیب دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

جماعتی خدمات آپ ۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء کو جمعیت طلباء اہل حدیث پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۴ اگست ۱۹۸۴ء سے اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر کی ذمہ داریاں باحسن طریق انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد خان نجیب ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو بمقام چوک فوارہ قلعہ لچھمن سنگھ لاہور جمعیت اہلِ حدیث کے ایک جلسۂ سیرت النبیؐ میں بم کے دھماکے کی وجہ سے شہید ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

۲۴ مارچ ۱۹۸۷ء کو مینارِ پاکستان کے قریب اِن شہداء کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ رات ہی کو نعش کو آبائی گاؤں گڑھی سیالکوٹ لایا گیا۔ اور ۲۵ مارچ کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

تقبل اللہ حسناتہ وتجاوز عن عشراتہ

(آپ کی شہادت کے بعد آپ کے مفصل حالاتِ زندگی پہ مشتمل مضمون راقم کے قلم سے مجلہ جامعہ ابراہیمیہ شمارہ ۱۶/۱۷ میں طبع ہو چکا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمدؐ ابوالقاسم بھٹوی

فاضلِ حفظ۔ فاضل درسِ نظامی

ولدیت | محمد حسین

ولادت | ۱۹۱۰ء موضع بھٹہ مجت تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ۔

تعلیم | مولانا حافظ محمدؐ ابوالقاسم بھٹوی نے دینی تعلیم لکھوکے مدرسہ فریدیہ قصور، مسجد کلاں دہلی اور گوندلانوالہ سے حاصل کی۔

اساتذہ کرام | جن اساتذہ کرام سے آپ نے کسبِ فیض کیا ان میں مولانا حافظ بشیر احمد اُستاذ حفظ۔ مولانا عطاء اللہ لکھوی۔ حضرت حافظ محمدؐ گوندلویؒ اور حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی کے اسماء گرامی آتے ہیں۔

آپ نے حضرت کھنڈیلوی اور حضرت گوندلویؒ سے اَسناد بھی حاصل کیں۔

درس و تدریس | آپ ایک نامور اُستاد ہیں۔ اور عرصہ سے دینی مدارس میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

تلامذہ | ۱۔ مولوی محمدؐ صدیق کرپالوی ۲۔ مولانا محمدؐ صدیق مدنپوری۔
۳۔ حافظ محمدؐ یحییٰ عزیز میر محمدی ۴۔ حافظ عبدالغفور جہلمی۔
۵۔ مولانا محمدؐ عبداللہ امجد چھتوی۔

اولاد | آپ کی اولاد میں ایک صاحبزادہ اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادہ حافظ عبدالسلام بھٹوی جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مدرّس ہیں۔

قاری محمد طیب مدرّس جامعہ محمدیہ چوک اہل حدیث گوجرانوالہ اور مولانا نذیر احمد حماد فاضل عربی او۔ ٹی ٹیچر وخطیب گوندلانوالہ آپ کے داماد ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمّد علی

فاضل درسِ نظامی

بمقام چک اگو تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

ولدیت حاجی محمّد رمضان۔

ولادت ۲۴۔اپریل ۱۹۲۴ء مطابق ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ بروز جمعرات موضع ارنی والا شیخ سُبحان تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور (ہندوستان)

حصُولِ علم مولانا محمد علی نے اپنے آبائی گاؤں ارنی والا کی مسجد میں حضرت حافظ نور محمّد سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا۔ پرائمری تک تعلیم بھی گاؤں کے پرائمری سکول سے حاصل کی آپ کے گاؤں سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر موضع جنڈ والہ بھجے شاہ میں مڈل سکول تھا۔ آپ نے وہاں سے ورنیکلر فائنل کا امتحان پاس کیا۔ فارسی کی ابتدائی تعلیم بھی اسی سکول سے حاصل کی۔ آپ کے والدین دینی رجحان رکھتے تھے۔ دین کی محبّت ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی۔ وہ دن رات اس فکر میں رہتے تھے کہ کب ہمارا بیٹا مڈل پاس کرے تو اُسے کسی دینی مدرسہ میں داخل کروادیا جائے۔

مولانا محمد علی کے والدین اور دیگر تمام اہل خاندان لکھوی خاندان سے بہت انس و محبّت رکھتے تھے۔ اُن دِنوں مولانا محمّد علی لکھوی کی جوانی کا زمانہ تھا۔ انہی سے عقیدت کی بنا پر والدین نے آپ کا نام محمد علی رکھا۔ جب آپ نے مڈل پاس کر لیا تو آپ کو ان کے برادرِ بزرگ حضرت مولانا احمد علی کے پاس حصُولِ علم کے لیئے بھیج دیا گیا۔ مولانا احمد علی شیخ الکل حضرت میاں نذیر حسین ؒ کے مدرسہ سے سند حاصل کر کے قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں خطابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور درس و تدریس کا کام سرانجام دے رہے تھے۔ جب مولانا محمد علی اپنے بھائی کے اس مدرسہ میں آئے تو اس وقت اٹھارہ طلباء یہاں تعلیم پا رہے تھے جن میں مولوی محمد علی بڈھیمالوی، مولوی مختار احمد کوٹ کپورہ والے آخری کتابیں پڑھ رہے تھے۔ یہاں مولانا محمد علی نے فارسی کی کتابیں شیخ عطار۔ پندنامہ۔ گلستاں۔ بوستاں، بڑی جلدی سے پڑھ لیں۔ اس کے بعد صرف و نحو کی کتابیں اور بلوغ المرام پڑھی۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کو موضع کھیپیانوالی میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ کے مدرسہ میں داخل کر دیا گیا۔ اس مدرسہ میں آپ نے کافیہ شافیہ۔ نورالانوار۔ سبعہ معلقہ۔ متنبی۔ ترمذی شریف۔ تفسیر جلالین۔ جامع البیان۔ کتب منطق اور صحاح ستہ تک کتب پڑھیں۔ چند دن کے لیئے آپ موضع بڈھیمال میں حضرت مولانا احمداللہ (حال شیخ الحدیث ——— ؟ فیصل آباد) کی خدمت میں بھی رہے۔

موضع کھیپیانوالی میں حضرت مولانا محمد عبداللہ کے ساتھ اُن کے فرزند ارجمند حافظ عبدالمنان (حال خطیب شیخ الحدیث مدرسہ غزنویہ ساہیوال) مدرسہ نصرۃ العلوم میں اُستاذ تھے۔ قیام پاکستان کے موقعہ پر مولانا محمد عبداللہ اپنے دو بھائیوں مولوی محمد اور مولوی عبدالرحمن سمیت ہیڈ سلیمانکی بارڈر پر شہید کر دیئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے اصول فقہ اور فقہ کی کتب مولوی محمد رفیق فاضل دیوبند و فاضل مدرسہ رحمانیہ دہلی سے فاضلکا شہر میں رہ کر پڑھیں۔

آپ نے قیام پاکستان کی تحریک میں مسلم لیگ میں بڑا کام کیا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد آپ مع اہل خاندان چک اگو ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ آپ کا آبائی پیشہ زراعت تھا۔ ہندوستان میں ذاتی ملکیت متروکہ کے عوض اس گاؤں میں اراضی مل گئی۔ آپ نے اسی گاؤں میں نئی مسجد کی بنیاد رکھی۔ مولانا احمد علی و مولانا محمد علی دونوں بھائیوں نے خدمت دین کا کام شروع کر دیا۔ پورا محلہ قبر پرستی اور توہمات کا شکار تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے فضل و کرم اور ان علی برادران کی تبلیغ سے ۳۶ سال کے بعد اب پورا محلہ اہلحدیث ہے۔ اس گاؤں میں اب چار اہلحدیث مساجد ہیں۔

مولانا محمد علی تین سال اپنے گاؤں کی مسجد میں خطابتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ایک سال چک ۲۵/۱۱۔ ایل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال اور دو سال موضع بہاؤلدارس تحصیل دیپالپور میں خطیب رہے۔ ۱۹۸۳ء سے فارغ ہیں اور اپنے گاؤں ہی میں مقیم ہیں۔

مولانا ابو مومن الحاج منصور احمد غازی

میٹرک۔ فاضل عربی۔ فاضل درس نظامی

مالک اسلامی اکیڈمی اردو بازار لاہور

ولدیت | بہاؤالدین۔

ولادت | ۲۸ اپریل ۱۹۵۲ء بمطابق ۲ شعبان ۱۳۷۱ھ بروز پیر سیالکوٹ

تعلیم | مولانا منصور احمد میٹرک پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے اور مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک داد و طور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں پڑھتے رہے۔ آخری کتب دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور سے پڑھیں۔ اور انہیں سے فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ کرام | ۱۔ حضرت حافظ محمد اسحاق لاہور ۲۔ مولانا عبدالرشید اسلام آبادی۔

۳۔ مولانا میاں محمد باقر ؒ ۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد مدظلہ

فراغت کے بعد آپ نے مختلف مساجد میں بطور خطیب خدمات سرانجام دیں۔ پاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوج میں شامل ہو کر جذبۂ جہاد کے تحت ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں حصّہ لیا۔

اشاعتی ادارہ ۱۹۶۹ء میں آپ نے اسلامی اکادمی کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا۔ جس کی طرف سے اب تک بہت سی دینی کتب شائع ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل کُتب خصُوصی اہمیّت کی حامل ہیں۔

۱۔ تفسیر ترجمان القرآن۔	مولانا ابوالکلام آزادؒ
۲۔ الحطۃ فی ذکر صحاح ستّہ	نواب صدیق حسن خاںؒ
۳۔ حجۃ اللہ البالغہ	شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ
۴۔ فی ظلال القرآن	سید قطب شہید اُردو ترجمہ بنام قرآن کے سائے میں۔
۵۔ سُنن ابوداؤد مترجم	از مولانا وحید الزمانؒ
۶۔ مؤطاء امام مالکؒ مترجم	〃 〃 〃
۷۔ کتاب الوسیلہ	اُردو ترجمہ
۸۔ صراطِ مستقیم	شاہ اسمٰعیل شہیدؒ
۹۔ حیات طیبہ شاہ شہیدؒ	مرزا حیرت دہلوی
۱۰۔ احوال الآخرت	مولانا حافظ محمّد لکھوی
۱۱۔ ابواب الصرف	〃 〃 〃 〃
۱۲۔ نخبۃ الاحادیث	مولانا سیّد محمّد داؤد غزنویؒ
۱۳۔ ریاض الصالحین (عربی)	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا منیر احمد شاکر ملک

فاضل درسِ نظامی۔ ادیب عربی

خطیب جامع مسجد اہل حدیث احمد پورہ سیالکوٹ

ولدیت مولوی شیخ احمد ملک بن مولانا صدر دین مرحوم۔

ولادت یکم جنوری ۱۹۴۴ء بمطابق ۵ محرم ۱۳۶۳ھ بروز ہفتہ ضلع گورداسپور بھارت

تعلیم پرائمری تعلیم مقامی طور پر حاصل کی۔ بعد ازاں دینی تعلیم کے حصول کے لیئے مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالسلام کراچی اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں بالترتیب مولانا عبدالستار محدث دہلوی، مولانا عبدالغفار سلفی (کراچی) اور حضرت العلام استاذ الاساتذہ حافظ محمد گوندلوی سے اکتساب علم کیا۔ کراچی میں قیام کے دوران ہی ادیب عربی کا امتحان پاس کیا۔ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ منجھے ہوئے اور کامیاب مقرر ہیں۔ ذہن مناظرانہ ہے۔ مست پور ترد معراج کے تحصیل اسپرور میں ایک بریلوی مولوی سے مناظرہ ہوا لیکن مخالف مناظر راتوں رات مست پور سے رفو چکر ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حق کو عیاں فرما دیا۔ قیام پاکستان کے بعد سے دیپو کے نارووال ضلع سیالکوٹ میں آباد ہیں مولانا موصوف اسی گاؤں میں جامع اہلحدیث کے خطیب بھی رہ چکے ہیں۔

موجودہ مصروفیت ان دنوں جامع مسجد اہلحدیث محلہ احمد پورہ سیالکوٹ شہر میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔ شعبہ تبلیغ جمعیت اہلحدیث ضلع سیالکوٹ کے ناظم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمود قاسم اوکاڑوی

فاضل درس نظامی

خطیب جامع اہلحدیث مرالی والہ گوجرانوالہ

ولدیت | جلال دین۔

ولادت | ۱۹۵۹ء مطابق ۱۳۷۸ھ ٹھٹھہ پہاڑ کا ڈاک خانہ جندراکہ ضلع اوکاڑہ۔

خاندانی تعارف | مولانا محمود قاسم اوکاڑوی کے خاندان کے دیگر بہت سے عالم دین اور مقرر مسلک حق کی ترویج واشاعت میں شب و روز مصروف ہیں۔ آپ کے ایک حقیقی بھائی مولانا قاری خلیل شاکر لاہور میں خطیب ہیں۔ مولانا میر قاسم خطیب برطانیہ۔ مولانا محمد رفیق عابد خطیب اوکاڑہ۔ مولانا محمد اشرف خطیب ڈسکہ (سیالکوٹ)۔ مولانا محمد امین صابر سابق حنفی $\frac{۴۶}{۳}$ اوکاڑہ آپ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔

تعلیم | آپ کے والد گرامی قدر نے آپ کو چک $\frac{۲۷}{جی ڈی}$ کے پرائمری سکول میں داخل کرادیا۔ یہ گاؤں آپ کے آبائی گاؤں سے تقریباً تین میل دور ہے۔ اس کے بعد ناظرہ قرآن مجید پڑھا اور قریبی گاؤں کی ایک درس گاہ میں داخل ہوئے حفظ کی بجائے درسی کتابیں پڑھنے کا زیادہ شوق تھا۔ لہٰذا آپ نے دینی مدارس کا رُخ کیا۔ اور دارالعلوم ڈھلیانہ۔ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن۔ دارالحدیث رحمانیہ ملتان۔ ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد۔ دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں پڑھتے رہے۔

اساتذہ کرام | ۱۔ مولانا حافظ عبدالرزاق ڈھلیانہ ۲۔ مولانا زکریا ڈھلیانہ۔

۳۔ مولانا عبدالرحمان لکھوی ڈھلیانہ۔ ۴۔ حافظ محمد لکھوی ۵۔ مولانا عبدالرحمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مولانا محمد عبداللہ چھتوی ۷۔ مولانا پیر محمد یعقوب قریشی ۸۔ مولانا حافظ احمداللہ
۹۔ مولانا عبدالرشید ہزاروی ۱۰۔ مولانا شمس الحق ملتانی ۱۱۔ مولانا ارشاد الحق اثری
۱۲۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ چھال خانوآنہ ۱۳۔ مولانا غلام اللہ خاں راولپنڈی

دینی خدمات فارغ ہونے کے بعد آپ ممتاز آباد تاندلیانوالہ کی جامع مسجد اہلحدیث میں خطیب مقرر ہوئے۔ اس کے بعد جامع مسجد اہلحدیث سرائے سدھو میں تقرری ہوئی۔ تحریک نظام مصطفےٰ سے پہلے آپ جامع مسجد اہلحدیث شاہین آباد میں خطیب تھے۔ لیکن پیپلز پارٹی کے بعض عناصر کی سازش کی وجہ سے آپ کو وہاں سے مستعفی ہونا پڑا۔ اس کے بعد سرالی والا ضلع گوجرانوالہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ اور عرصہ چھ سال سے یہاں خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمود احمد

فاضل درسِ نظامی۔ ایم اے (اسلامیات)

ناظم مدرسہ عربیہ مُرید کے

ولدیت | حافظ عبدالغفور رح

ولادت | یکم دسمبر ۱۹۴۶ء بمطابق ۷ محرم ۱۳۶۶ھ بروز اتوار موضع ہنجانوالی (گوجرانوالہ)

تعارف و تعلیم | مولانا محمود احمد شیخ الحدیث والتفسیر مولانا حافظ عبدالغفور ہنجانوالی کے چھوٹے صاحبزادے اور ان کے جانشین ہیں۔ آپ کا طبعی میلان اپنے بزرگوں کی طرح تصوّف کی طرف ہے۔ آپ دینی تعلیم کے لحاظ سے مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور کے فارغ التحصیل ہیں۔ اس کے ساتھ آپ نے اسلامیات میں ایم اے کیا ہے۔

اساتذہ کرام | ۱۔ مولانا عبدالخالق قدوسی ۲۔ مولانا عبدالعزیز
۳۔ مولانا عبدالرشید گوہڑوی ۴۔ مولانا محمد اسحاق سرگودھوی
۵۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحاق۔

تدریسی و دینی خدمات | فراغت کے بعد آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے قائم کردہ مدرسہ عربیہ ہنجانوالی کی نظامت کے فرائض سنبھالے۔ اس کے بعد آپ نے اس مدرسہ کو اپنے گاؤں ہنجانوالی سے مرید کے منتقل کر دیا۔ یہ مدرسہ ۳ کنال اراضی پر مشتمل ہے۔ سات کمرے تعمیر کرا دیئے گئے ہیں۔ گذشتہ سال سے باقاعدہ حفظ اور درس نظامی کی کلاسیں شروع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنے گاؤں میں ایک لڑکوں اور ایک لڑکیوں کے پرائمری سکول کے لیے زرخرید زمین وقف کر دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاری محمد منیر

فاضل درسِ نظامی۔

مدرس جامع مسجد اہلحدیث سنت نگر لاہور۔

ولدیت | خدا بخش۔

ولادت | ۱۹۴۵ء بمطابق ۱۳۶۴ھ مرجال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

مولانا قاری محمد منیر، مولوی محمد رمضان، مولوی عبدالوہاب، مولانا عبدالقیوم کے گھرانے ہی کے فرد ہیں۔

تعلیم | پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں داخل ہو گئے۔ یہاں آپ نے پہلے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں درسی کتب پڑھیں، اور فراغت کی سند حاصل کی۔ آپ نے حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ اور مولانا ابوالبرکات احمد مدظلہ سے کسبِ فیض کیا۔

تدریسی خدمات | ان دنوں جامع مسجد اہلحدیث سنت نگر لاہور میں خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمود احمد سیالکوٹی

میٹرک ۔ فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع مسجد نور الہدیٰ اہلحدیث

کالونی حاجی غلام حسین گلی پی۔ بی ماڈل سکول گوجرانوالہ

ولدیت | چودھری سیف علی گجر۔

ولادت | ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء بمطابق ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ بروز جمعہ۔

تعلیم | مولانا محمود احمد نے مڈل تک کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں ہی میں رہ کر حاصل کی۔ تحصیل علوم دینیہ کے لیئے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں زیر تعلیم رہے۔

اساتذہ کرام | ۱۔ شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد گوندلویؒ۔

۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد مدظلہ۔

۳۔ مولانا محمد اعظم ۴۔ حافظ محمد الیاس

۵۔ قاری محمد یحییٰ ۶۔ مولانا رحمت اللہ راشد

دینی خدمات | فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ ایک سال تک جامع مسجد اہلحدیث جدران نزد دھلوڑہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں خطیب رہے۔ ان دنوں جامع مسجد نور الہدیٰ اہلحدیث گوجرانوالہ میں بحیثیت خطیب کام کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا پروفیسر نذیر احمد ملک

ایم اے عربی۔ فاضل عربی۔ فاضل درسِ نظامی
فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ۔
اُستاذ شعبۂ عربی گورنمنٹ ڈگری کالج پلندری
ضلع پونچھ۔ آزاد کشمیر۔

ولدیّت محمّد خاں۔

ولادت ۵ مئی ۱۹۵۵ء بمطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ بروز جمعرات
موضع پیرسچہ ضلع مظفّر آباد (آزاد کشمیر)

خاندانی تعارف مولانا پروفیسر نذیر احمد ملک ایک علمی گھرانے کے فرد ہیں۔ مولانا محمّد یونس اثری۔ مولانا محمد شریف سلفی۔ حاجی غلام محی الدّین آپ کے بزرگوں میں سے ہیں۔

تعلیم آپ نے دینی تعلیم کی تحصیل کا آغاز دینی مدارس دارالعلوم محمدیہ مظفرآباد، تقویۃ الاسلام لاہور اور جامعہ علوم اثریہ جہلم سے کیا۔ اور درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ اس طرح آپ نے فاضل عربی کا امتحان بھی نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کا شوق آپ کو مدینہ منوّرہ لے گیا۔ اور جامعہ اسلامیہ میں زیرِ تعلیم رہ کر آپ نے اللیسانس حاصل کیا۔ اور بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کا امتحان پاس کیا۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے آپ نے استفادہ حاصل کیا۔

۱۔ شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق مدظلہ لاہور ۲۔ حافظ عبدالغفور جہلم۔

۳۔ مولانا محمد شریف سلفی مظفرآباد

درس و تدریس تحصیل علم کے بعد آپ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد اور دارالعلوم محمدیہ مظفرآباد میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے اور مختلف مقامات پر خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے رہے۔ ان دنوں ملک صاحب گورنمنٹ ڈگری کالج پلندری ضلع پونچھ آزاد کشمیر میں شعبۂ عربی و اسلامیات میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تدریس کے علاوہ آپ بہت اچھے مقرر اور قلمکار ہیں۔ اور انتہائی کامیابی سے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا رہے ہیں۔

تصنیف و تالیف آپ نے "الصبر فی القرآن" کے نام سے ایک مفید رسالہ مرتب کیا ہے۔

تلامذہ آپ کے تلامذہ میں سکول و کالج کے بہت سے طلباء شامل ہیں۔ دینی مدارس کے تلامذہ میں سے مولانا محمد یونس۔ مولانا خلیل الرحمان عربی مدرس اور مولانا محمد اشرف معلم تدریس القرآن بلاس قابل ذکر ہیں۔

نصیحت و مشاہدہ مولانا پروفیسر نذیر احمد ملک نے طلباء کے لیے نصیحت کی خاطر اپنا ایک مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اکثر طلباء بیرون ملک جاکر زیور تعلیم سے آراستہ ہونے کی بجائے ریالوں کے چکروں میں پڑ جاتے ہیں۔

اس سے ان کا سلسلہ تعلیم نامکمل یا ناپختہ رہ جاتا ہے۔ آپ نے اس صورت حال پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا نصراللہ بھٹی

فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع مسجد مسلم اہلحدیث حافظ آباد (گوجرانوالہ)

ولدیت چودھری یار محمد بھٹی

ولادت ۱۹۴۴ء مطابق ۱۳۶۳ھ بمقام آوان بھٹیاں ضلع شیخوپورہ۔

حصولِ علم مولانا نصراللہ بھٹی نے مڈل پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور مندرجہ ذیل مدارس میں زیرِ تعلیم رہے۔

۱۔ مدرسہ تعلیم القرآن موضع میاں علی ڈوگراں

۲۔ چک ۴۲۲/گ ب المعروف کوٹ نزد تاندلیانوالہ

۳۔ دارالقرآن والحدیث فیصل آباد۔ ۴۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

۵۔ دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد۔ اس مدرسہ سے آپ نے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے۔

۱۔ شیخ الحدیث حافظ محمد گوندلویؒ ۲۔ مولانا محمد یوسف کلکتوی۔

۳۔ مولانا محمد شعیب ۴۔ مولانا نذیر احمد شاہ ۵۔ مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی

۶۔ مولانا محمد زاہد ہزاروی ۷۔ مولانا غلام ربانی ہزاروی ۸۔ مولانا عبیداللہ خاں حنیف۔

۹۔ مولانا حافظ بنیامین ۱۰۔ مولانا معاذالرحمان ہزاروی ۱۱۔ مولانا مشتاق احمد ملتانی

خطابتی خدمات آپ ۱۹۶۰ء سے خطابتی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ فیصل آباد اور شیخوپورہ میں گذارا، اور اب حافظ آباد میں دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مناظرات

مولانا بھٹی کو اپنی تبلیغی زندگی میں مندرجہ ذیل مناظرات میں سے بھی گزرنا پڑا ہے۔

۱۔ شیعہ ذاکر خادم حسین تلمیذ محمد اسماعیل شیعہ سے حافظ آباد میں "نماز میں ہاتھ باندھنا" کے مسئلہ پر مناظرہ ہوا۔ جس میں شیعہ ذاکر کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

۲۔ ایک اور شیعہ ذاکر غلام محمد نرکی سے "صداقت صدیق اکبرؓ" کے موضوع پر مناظرہ کی تاریخ مقرر ہوئی۔ عین مجلس مناظرہ میں شیعی مناظر نے یہ تحریر لکھ دی کہ میں مناظرہ کرنے سے عاجز ہوں۔

۳۔ یہ مناظرہ حافظ آباد میں مفتی مولوی عبدالشکور وزیرآبادی اور مولوی بشیر احمد سے "فاتحہ خلف الامام" کے موضوع پر ہوا۔ دونوں بریلوی مناظر شکست سے دوچار ہوئے۔ سامعین نے بھرے مجمع میں مولانا نصراللہ بھٹی کو مبارک باد دی۔

ان مناظروں کے علاوہ "مسنون رکعات تراویح" کے مسئلہ پر حافظ آباد ہی میں مولانا بھٹی کی تحریک پر دیوبندی اور اہل حدیث میں مناظرہ ہوا۔ دیوبندی حضرات کی طرف سے مولانا غلام اللہ خاں اور قاضی عصمت اللہ قلعہ دیدار سنگھ اور اہلحدیث کی طرف سے سلطان المناظرین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی مناظر تھے۔ تین دن تک تحریری طور پر مناظرہ جاری رہا۔ بالآخر مسلک اہل حدیث کو فتح حاصل ہوئی۔

تحریک ختم نبوت

آپ نے ۱۹۷۱ء میں حافظ آباد میں تحریک ختم نبوت میں ولولہ انگیز قیادت کی اور اہالیان شہر کی طرف سے مجاہد ختم نبوت کا اعزاز پایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا نجیب اللہ طارق

فاضل مدینہ یونیورسٹی۔ ایم اے اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی)۔ فاضل درسِ نظامی
فاضل عربی۔ فاضل وفاق المدارس السلفیہ۔
مرقب (نگران) اردو سروس رأس الخیمہ ریڈیو (متحدہ عرب امارات)

ولدیت | حکیم محمد عبداللہ ؒ ولد مولانا عبدالمجید دیناگری۔

ولادت | ۲۴ دسمبر ۱۹۵۵ء بمطابق ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۵ھ۔ ہفتہ
بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ

خاندانی پس منظر | مولانا علامہ محمد یوسف کلکتوی۔ مولانا عبدالغنی خانپوری اور مولانا عبدالمجید برادران مولانا عبدالمجید دیناگری، مولانا کے خاندانی بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔

حصولِ علم | ابتدائی تعلیم بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ اور ثانوی تعلیم فیصل آباد میں حاصل کی میٹرک سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ سلفیہ میں داخل ہوگئے۔ درسِ نظامی کا آٹھ سالہ کورس چھ سالوں میں مکمل کیا۔ اسی دوران پنجاب یونیورسٹی سے بی اے بھی کر لیا۔ جامعہ سلفیہ کی تعلیم کا ریکارڈ بفضل اللہ انتہائی اچھا رہا۔ اس کے علاوہ قلمی مجلہ میں بھی حصہ لیتے رہے۔ اور آئینہ نبوت ؐ کی طباعت میں خصوصی معاونت کی۔ جامعہ کی طرف سے مختلف تقریری مقابلوں میں حصہ لیتے رہے۔ جامعہ سلفیہ سے فراغت کے بعد چند ماہ جامعہ میں بحیثیت مشرف کام کیا۔ پھر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ مل گیا۔ اسی دوران ایم اے (اسلامیات) کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام ۱۔ مولانا محمد صدیق فیصل آبادی ۲۔ مولانا ثناء اللہ سرہالوی۔
۳۔ علی عبدالرحمان حذیفی سابق امام مسجد نبویؐ۔

دینی خدمات جامعہ اسلامیہ سے فراغت کے بعد سعودی حکومت کے مبعوث کی حیثیت سے ایک سال تک جامعہ سلفیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی سال جامعہ سے مجلّہ جاری کیا۔ علمی حلقوں میں کچھ پذیرائی نہ ہوسکی۔ جس کی وجہ بقول اُن کے نامور اہلِ قلم حضرات کا عدم تعاون اور کچھ مالی مسائل تھے۔ اسی سال جامعہ میں اسکاؤٹس کی تنظیم کی۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں قیام کے دوران آپ ریڈیو پاکستان فیصل آباد سے اپنی تقاریر نشر کرتے رہے۔ اسی دوران جماعت اسلامی سے ہمدردی و دلچسپی بڑھی، ایک دفعہ وفد کی صورت میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی سے ملاقات کی۔ بعد ازاں سعودی حکومت کی طرف سے متحدہ عرب امارات آگئے۔ رأس الخیمہ میں تبلیغی کام شروع کیا۔ اب آپ ریڈیو رأس الخیمہ میں اردو سروس کے مراقب (نگران) ہیں۔ اور نشر ہونے سے قبل تمام اردو مواد کی جانچ پڑتال کرتے ہیں تاکہ کوئی بات عقیدۂ توحید کے خلاف نہ ہو۔

ملی تحاریک میں حصّہ ۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوّت، تحریکِ بنگلہ دیش نامنظور اور تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰؐ میں حصّہ لے چکے ہیں۔

تصانیف و تالیفات ۱۔ الحرکۃ السلفیہ فی الہند۔
۲۔ حیات سیّد نذیر حسین دہلوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا نذیر احمد شبلی

مڈل ۔ فاضل علومِ اسلامیہ

خطیب جامع مسجد اہلحدیث مینگڑی الضاریاں

تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ ۔

ولدیت رکن دین مرحوم بن فضل دین مرحوم ۔

ولادت ۷ مارچ ۱۹۴۵ء بمطابق ۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۶۴ھ بروز بدھ مینگڑی الضاریاں

تعلیم مولانا نذیر احمد شبلی مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم کے حصول کی طرف مائل ہوئے ۔ چند گھریلو مجبوریوں کی بنا پر کسی دُور کے مدرسہ میں نہ جا سکے ۔ اپنے گاؤں اور علاقہ کے علماء کرام مولانا عبدالحمید، مولانا عبدالغنی مرحوم اور مولانا سیّد خداداد مرحوم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے ۔

دینی خدمات اور پھر خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دینے لگے ۔ مختلف اوقات میں فتووال ۔ گھڑیال کلاں ۔ بھنگالہ ۔ بدّوملہی میں دینی خدمات سرانجام دیں ۔ آپ ضلعی شعبۂ تبلیغ کی طرف سے مختلف مقامات پر وعظ و ارشاد فرماتے ہیں ۔ دینِ حق کی اشاعت کو مقصدِ زندگی سمجھتے ہیں ۔ اِن دنوں جامع مسجد اہل حدیث مینگڑی الضاریاں میں خطیب ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ولی اللہ بھاگیوال

فاضلِ درسِ نظامی

مدرّس مدرسہ انوار القرآن والحدیث کھیاڑہ کلاں

نزد ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

ولادت ۱۹۰۶ء بمطابق ۱۳۲۳/۲۴ھ موضع کھلچیاں جاگیر ضلع لاہور (حال قصور)

وفات ۱۷ مئی ۱۹۸۶ء بمطابق ۸ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ بروز ہفتہ۔

حصولِ تعلیم مولانا ولی اللہؒ نے حصولِ علم کے مختلف مقامات کا سفر کیا اور مختلف مراکزِ علم میں رہ کر کشتِ علم کو سیراب کیا۔ اہم مقامات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کوٹلی رائے ابوبکر ۲۔ بھوجیاں ۳۔ لکھوکے

۴۔ دہلی ۵۔ ویرووال۔

اساتذہ کرام مولانا مرحوم کو مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے شرفِ تلمذ حاصل تھا۔

۱۔ محدث العصر حضرت العلام مولانا حافظ محمد گوندلویؒ

۲۔ شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب گوجرہ

۳۔ شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالوی

۴۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی محشی سنن نسائی۔

۵۔ شیخ القرآن والحدیث مولانا حافظ محمد بھٹوی۔

دینی خدمات فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے تبلیغ و تدریس کے فرائض انجام دینے شروع کیے۔ آپ نے مندرجہ ذیل مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ دارالعلوم تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ لاہور

۲۔ مدرسہ ضیاء السنّۃ راجہ جنگ۔

۳۔ مدرسہ ضیاء الاسلام گہلن ہٹھار

۴۔ دارالحدیث والقرآن گہلن ہٹھار ضلع قصور

۵۔ دادو صوبہ سندھ۔

۶۔ بھاگیوال۔ ببّر کھائی۔ بونگی کلیاں۔ پاہڑ کے (تحصیل چونیاں) کے مختلف مدارس۔ مولانا مرحوم نے اپنی زندگی کے آخری آٹھ سال کھیاڑہ کلاں نزد ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں گزارے۔ وہاں انہوں نے "مدرسہ انوار القرآن والحدیث کی بنیاد رکھی۔ اسی مدرسہ میں منصب تدریس پر فائز تھے کہ حیاتِ مستعار کے تقریباً اسّی برس گزار کر راہیٔ عالم آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تلامذہ چند مشہور تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا محمد اسحاق ارزانی پور ۲۔ مولانا محمد یحییٰ طالب بھاگیوال

۳۔ مولانا احمد دین خطیب جامع مسجد شرقیہ گہلن ہٹھار

۴۔ مولانا محمد عمر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۵۔ مولانا محمد صدیق راجووال (اوکاڑہ)

۶۔ مولانا محمد ابراہیم متّہ (قصور)

اولاد و پس ماندگان آپ کے دو فرزند، تین دختران اور ایک بیوہ ہیں۔

کردار و عمل مولانا ولی اللہ (اصل نام ولی محمدؒ تھا جو آپ کے قلم سے لکھا ہوا ملا ہے لیکن عوام میں ولی اللہ کے نام سے مشہور تھے) نہایت پاکیزہ کردار اور نیک سیرت عالم دین تھے۔ اپنے علم کے موافق عمل کرتے تھے۔ مسنون ذکر و اذکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہمیشہ رطب اللسان رہتے تھے۔ عمل بالحدیث اور محبانِ حدیث سے شیفتگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کو جہاں اور جس جگہ کسی نیک ربانی عامل بالحدیث عالم کا پتہ چلتا، اُس کی ملاقات کے لیئے چل پڑتے۔ آپ نہایت سادہ مزاج شخصیت تھے۔ قمیص، چادر پہنتے اور سر پر پگڑی پہنتے تھے۔ دولتِ اخلاص سے حظِ وافر پایا تھا۔ کتاب وسنت کی تبلیغ وتدریس شب و روز کا معمول تھا۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ

استفادہ بشکریہ

مضمون:۔ آہ ..... مولانا ولی اللہ صاحب آف بھاگیوال"

از حافظ عبید اللہ انور بن مولانا ولی اللہ (ولی محمد) مرحوم

مطبوعہ:۔ ہفت روزہ "الاعتصام لاہور بابت ۸ اگست ۱۹۸۶ء

بمطابق یکم ذوالحجۃ ۱۴۰۶ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ہدایت اللہ ندوی

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
اُستاذ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

ولدیت

ولادت ۱۹۲۵ء بمطابق ۱۳۴۳ھ موضع اَرائیاں والہ ریاست فرید کوٹ (ہندوستان)

تعلیم مولانا ہدایت اللہ ندوی نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں مولانا محمد سلطان مرحوم سے حاصل کی۔ بعد ازاں قصبہ منچن آباد ریاست بہاولپور تشریف لے گئے۔ اور وہاں مولانا محمد عظیم مرحوم اور مولانا غلام مصطفےٰ مرحوم سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد امام العصر حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے تفسیر قرآن میں الکتاب فیض کیا۔ بعد ازاں آپ دہلی چلے گئے۔ اور وہاں مولانا محمد یونس مرحوم مدرس مدرسہ میاں صاحب کی شاگردی اختیار کی۔

۱۹۴۳ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ میں داخلہ لیا۔ اور یہاں آپ نے مولانا شاہ علیم عطاء اور مولانا حمید الدین سے حدیث، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے تفسیر اور مقدمہ ابن خلدون مولانا محمد ناظم سے ادب و انشاء، مولانا محمد اسحاق سندھیلوی سے سیاسیات و معاشیات اور مولانا محمد عمران ندوی سے تفسیر "الاتقان" للسیوطی کا درس لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی خدمات تکمیلِ تعلیم کے بعد مختلف مدارس میں پڑھاتے رہے۔ آج کل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا ندوی مسائل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ مطالعہ کا بہت زیادہ شوق ہے۔ گاہے گاہے جماعتی اخبارات میں علمی و تحقیقی مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ آپ نے "تاریخ تدوینِ حدیث" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو طبع ہو چکی ہے۔

پروفیسر چودھری ہدایت اللہ خاں

بی اے آنرز تاریخ۔ ایم اے تاریخ۔ ایم اے سیاسیات۔
ایم اے معاشیات۔ ایل ایل بی۔
اُستاذ شعبۂ تاریخ و مطالعہ پاکستان گورنمنٹ ڈگری کالج
باغبانپورہ۔ لاہور

ولدیت چودھری شاہ ولی خاں

ولادت ۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء بمطابق ۸ شعبان ۱۳۵۷ھ بروز پیر

حصولِ تعلیم پروفیسر چودھری ہدایت اللہ خاں نے اپنی کدوکاوش اور ذاتی ذرائع سے درسِ نظامی تک دینی تعلیم حاصل کی۔ اور ساتھ ہی ساتھ عصری تعلیم میں تاریخ۔ سیاسیات۔ معاشیات میں ایم اے کیا۔ اور ایل۔ ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔

ملازمت تکمیلِ تعلیم کے بعد آپ سرکاری شعبہ درس و تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ اِن دِنوں آپ گورنمنٹ ڈگری کالج باغبانپورہ لاہور میں تاریخ و مطالعہ پاکستان کے اُستاذ ہیں۔ تدریس و تقریر کے ساتھ تحریر و تحقیق کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصانیف وتالیفات اب تک آپ کے قلم سے مندرجہ ذیل کالج کی نصابی کتب نکل چکی ہیں :۔ ۱۔ تاریخ پاکستان ۲۔ تحریک پاکستان ۳۔ جدید دنیائے اسلام ۴۔ مطالعہ پاکستان ۵۔ آئینہ شہریت ۶۔ تاریخ پاک وہند از ابتداء تا ۱۹۴۷ء

مولانا پیر محمد یعقوب قریشی

میٹرک ۔ فاضل درس نظامی ۔ مولوی فاضل
شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

ولدیت مولوی فضل الٰہی

ولادت ۱۹۲۶ء بمطابق ۱۳۴۴ھ چک حافظاں تحصیل وضلع جہلم

حضرت مولانا پیر محمد یعقوب قریشی کے خاندانی بزرگوں میں حکیم کرم الٰہی اور علی احمد کے نام ملتے ہیں۔

تعلیم آپ نے اپنی ابتدائی دینی تعلیم کے حصول کا آغاز جہلم ہی سے کیا۔ بعد ازاں جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ میں زیر تعلیم رہے۔ اور مؤخر الذکر مدرسہ سے سند فراغت حاصل کی۔ اور ساتھ ہی ساتھ میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔

اساتذہ کرام آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے خصوصی استفادہ کیا۔
۱۔ حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد گوندلوی ؒ
۲۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی ؒ ۳۔ حضرت حافظ محمد اسحاق گوہڑوی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درس وتدریس تکمیل تعلیم کے بعد آپ تدریس سے وابستہ ہو گئے۔ اور اب عرصہ ۳۵ سال سے تدریس کتاب وسنّت میں سرگرم عمل ہیں۔ آپ مختلف اوقات میں، مندرجہ ذیل اداروں میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔

۱۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۲۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ۳۔ جامعہ تعلیم الاسلام مانوکانجن۔

اِن دنوں آپ جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم میں بحیثیت شیخ الحدیث خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

تلامذہ ظاہر ہے کہ اس ۳۵ سالہ عرصہ میں آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہوگی تاہم مندرجہ ذیل شاگردوں نے خوب نام پایا ہے:۔

۱۔ مولانا عبدالرشید ہزاروی ساہیوال ۲۔ مولانا عبدالحمید اُستاذ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

۳۔ پروفیسر مولانا غلام نبی عارف گورنمنٹ ڈگری کالج باغبانپورہ لاہور۔

۴۔ مولانا محمد طیّب معاذ فیصل آباد۔

تصنیف وتالیف پیر صاحب کا زیادہ تر رجحان تدریس وافتاء کی طرف ہے۔ تاہم آپ نے مختلف درسی کتب کی تشریحات وتوضیحات قلم بند کی ہیں۔ جو فی الحال مسوّدات کی صورت میں موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یعقوب گوجروی

فاضل درسِ نظامی۔
شیخ الحدیث مدرسہ رحمانیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا۔

ولدیت | مولانا نور محمد فیروزپوری۔

ولادت | ۱۹۱۹ء مطابق ۱۳۳۴ھ موضع واندر کلاں تحصیل موگا ضلع فیروزپور (بھارت)

خاندانی پس منظر | مولانا عبدالحق ساکن سنگھانوالہ (والد محترم قاری محمد عزیر) آپ کے قریبی بزرگوں میں سے تھے آپ مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی کے استاذ اور رضاعی باپ تھے۔ مولانا عبدالجبار، مولانا عبدالحق کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے تین بڑے بھائی وفات پاچکے ہیں۔ چھوٹے بھائی محمد انور ہیں۔ جو والدین کے پاس مقیم ہیں۔ جہاں انہوں نے چک ۳۰۳/گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمین الاٹ کرا رکھی ہے۔ مولانا محمد یعقوب گوجروی کے سسر مولانا عبدالحکیم صادق والے ریاست فرید کوٹ جماعت مجاہدین میں صوفی محمد عبداللہ بانی جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے ساتھیوں میں سے تھے۔

حصولِ علم | مولانا کو شروع ہی سے دینی علوم کی تحصیل کا شوق تھا۔ اسی لیے رسمی تعلیم دو تین جماعتوں سے آگے نہ بڑھ سکی۔ اور دینی تعلیم کا آغاز کوٹ کپورا میں اپنے والد محترم سے کیا۔ دو سال تک حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ سے شرف تلمذ رہا بعدہٗ موضع بڈھی مال تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور میں حافظ عبداللہ (سابق صدر مدرس جامعہ سلفیہ) مولانا عطاء اللہ بن صوفی عنایت اللہ۔ حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی۔ مولانا عبدالغنی، مولانا عبدالکریم سے کسب فیض کیا۔ موضع لکھوکے میں مولانا عطاء اللہ لکھوی اور مولانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمان لکھوی سے استفادہ کیا۔ بعدازاں حضرت العلام حافظ محمد گوندلویؒ اور مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ آپ کو امام العصر حضرت مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی سے دو دفعہ تفسیر القرآن پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اسناد آپ نے مولانا عطاء اللہ بڈھیمالوی اور مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی سے اسناد حاصل کیں۔

ہم سبق علماء کرام مندرجہ ذیل علماء کرام آپ کے ہم سبق رہے:۔

۱۔ مولانا محمد ابراہیم ریاستیؒ ۲۔ حافظ محمد شریف سیالکوٹیؒ

۳۔ مولانا محمد صدیق فیصل آبادی۔

۴۔ مولانا عتیق اللہ ولد میاں محمد باقر علاقہ تاندلیانوالہ۔

تدریسی خدمات آپ نے تدریس کا آغاز اپنے آبائی گاؤں واندر کلاں سے کیا اور تقریباً چار سال تک وہاں پڑھاتے رہے ۱۹۴۷ء میں پاکستان تشریف لائے اور مندرجہ ذیل مختلف مدارس میں خدمتِ دین میں مصروف رہے۔

۱۔ موضع شیر نگر ضلع ساہیوال (حال ضلع اوکاڑہ) ۱۹۵۲ء تک۔

۲۔ منڈی تاندلیانوالہ ۱۹۶۶ء تک۔

۳۔ منڈی گوجرہ ۱۹۵۳ء تک۔

مناظرہ مرزائیاں آپ کے قیام گوجرہ کا یادگار واقعہ وہ مناظرہ ہے جو ۲۲ تا ۲۵ جولائی ۱۹۶۸ء گوجرہ میں مرزائیوں سے حیات مسیحؑ پر منعقد ہوا جس میں اہلحدیث کی طرف سے آپ اور آپ کے تلمیذ رشید مولانا محمد حنیف مسترشد باللہ شیر نگری مدرس مدرسہ تعلیم القرآن نزد تھانہ گوجرہ حال خطیب جامع مسجد مبارک اہل حدیث بھائی پھیرو، اور مرزائیوں کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام مصطفےٰ، بشیر احمد واعظ مرزائیاں اور محمد صادق سمارٹ ڈی لیڈر مرزائیاں مناظر تھے۔ تین چار دن تک یہ مناظرہ ہوتا رہا، اور ثالث مولوی احمد حسن چنگر محلہ گوجرہ نے فیصلہ لکھ کر جماعت اہلحدیث کی فتح کا اعلان کر دیا۔ اس طرح سے جماعت اہل حدیث کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ جبکہ مرزائیوں کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔ جماعت اہل حدیث کو دو ہزار روپے انعام دیا گیا۔

(والحمد للہ علیٰ ذلک)

مناظرہ ہذا کی پوری روئیداد ہمارے پاس محفوظ ہے۔ بخوفِ طوالت اُس کا نتیجہ تحریر کیا ہے مکمل روئیداد انشاء اللہ علیحدہ طور پر شائع کی جائے گی۔

۴۔ مدرسہ محمدیہ عام خاص باغ ملتان ۱۹۸۴ء و ۱۹۸۵ء۔

۵۔ مدرسہ رحمانیہ بلاک ۱۹ سرگودھا تا حال۔

خطابت آپ ۹، ۱۰ سال تک منڈی تاندلیانوالہ، اٹھارہ سال تک منڈی گوجرہ اور ایک سال تک ملتان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ اب مدرسہ رحمانیہ سرگودھا کی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ نیز کئی بار رمضان المبارک میں دورۂ تفسیر مکمل کرایا ہے۔

افتاء قیام گوجرہ کے زمانے سے فتویٰ نویسی فرما رہے ہیں۔

اولاد ۱۔ مولانا محمد یحییٰ فاضل جامعہ سلفیہ عربی ٹیچر چک ۴۲۴ علاقہ گوجرہ منڈی۔

(وفات پا چکے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالسلیم محمد یوسف

فاضل درسِ نظامی

مہتمم الجامعۃ الکمالیۃ دارالحدیث

راجووال ضلع اوکاڑہ

ولدیت | کمال الدین بن حق نواز

ولادت | تقریباً ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۳۳۷ھ چک سُومیاں عرف اعوان تحصیل و ضلع فیروز پور (بھارت)

مولانا ابوالسلیم محمد یوسف کے دادا حق نواز بڑے عابد و زاہد آدمی تھے۔ اور آپ کے والد مرحوم کے بقول آپ کے دادا جی کا سجدے کی حالت ہی میں انتقال ہوا تھا۔

تعلیم | مولانا نے چک سُومیاں میں میاں دل محمد اعوان سے ناظرہ قرآن پاک پڑھا۔ دیگر ابتدائی تعلیم مولانا محمد قلعوی ضلع فیروز پور فارغ التحصیل جامعہ رحمانیہ دہلی اور حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی دارالحدیث نذیریہ مسجد گنبد والی فیروز پور سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے مدرسہ قمر الہدیٰ بمقام عثمانوالہ ضلع قصور میں داخلہ لیا جس میں مولانا محمد داؤد راشدیؒ بانی مدرسہ حفظ القرآن میاں چنوں مدرّس تھے۔ پھر مدرسہ محمدیہ لکھوکے ضلع فیروز پور میں صرف و نحو و فقہ کی بعض کتب مولانا محمد عطاء اللہ لکھوی سے پڑھیں۔ مدرسہ عزیزیہ تقویۃ الاسلام امرتسر میں مولانا محمد حسین ہزاروی سے شرح جامی تفسیر و منطق کی کتب مولانا محمد عبداللہ خاں شہید سے پڑھیں۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ مولانا محمد عبداللہ خاںؒ کو عبداللہ خاں منطقی کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا منطقی مولانا عبدالرحیم خاں شہید بھوجیانی کے بڑے بھائی تھے۔ مولانا محمد یوسف نے کتب ادب عربی و دیگر معقول کی کتابیں مولانا عبدالرحیم خاں شہیدؒ سے پڑھیں اور صحاح ستہ کی بعض کتب مسلم۔ ابوداؤد وغیرہ شیخ الحدیث مولانا نیک محمد جہلمیؒ مدرسہ غزنویہ امرتسر سے پڑھیں۔

بعدازاں دارالکتاب والسنۃ صدر بازار دہلی کی آخری کلاس میں داخلہ لیا جس میں اس وقت مندرجہ ذیل اساتذہ مصروف تدریس تھے:۔

۱۔ مولانا عبدالجلیل پنجابیؒ ۲۔ مولانا عبدالرحمان نومسلمؒ

۳۔ الحاج الحافظ عبدالستار امام جماعت غرباء اہل حدیث۔

آپ نے بخاری امام صاحب سے ہی پڑھی۔ مدرسہ غزنویہ کے قیام کے دوران آپ نے زائد وقت میں مجتہد العصر حضرت حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ سے بخاری شریف کے منتخب ابواب اور مشکل مقامات کی قرأت کی۔ علاوہ ازیں آپ نے تین بزرگوں الحاج مولانا محمد داؤد ارشدؒ بانی مدرسہ حفظ القرآن میاں چنوں۔ مجتہد العصر حضرت حافظ محمد عبداللہ روپڑیؒ اور حضرت مولانا الحاج حافظ عبدالستارؒ امام جماعت غرباء اہل حدیث سے بخاری شریف کی قرأت کی۔ تقسیم ملک کے بعد آپ نے راجووال ضلع اوکاڑہ میں ایک دینی مدرسہ الجامعۃ الکمالیۃ دارالحدیث کی بنیاد رکھی اور تنصیب حجر اساسی کے وقت مجتہد العصر حضرت حافظ محمد عبداللہ روپڑیؒ اور حضرت العلام حافظ محمد گوندلویؒ سے دعا کرائی۔

تصنیفات و تالیفات آپ کے تحریری کام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ ایک حنفی عالم مولوی عبدالحی نے فتویٰ طبع کرایا کہ کھیری گانے اور کھیرے بکرے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی جائز ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں ایک رسالہ بنام "رسالۃ الکیؒ علیٰ ردِّ فتویٰ عبدالحیؒ" لکھا۔ اس نام کو بعض اساتذہ نے ناپسند کیا تو اس کا نام "قربانی کے مسئلہ میں مسنہ کی بحث" رکھا گیا۔ جو کہ تنظیم اہلحدیث لاہور (۱۲/۲۶ مئی ۱۹۶۱ء) اور ہفت روزہ اہل حدیث (۳ دسمبر ۱۹۷۶ء) میں بالاقساط شائع ہوتا رہا۔

۲۔ آپ نے فضیلۃ الشیخ علامہ ناصرالدین الالبانی کے رسالہ "حجۃ النبیؐ" کا اردو ترجمہ کیا۔ جو تنظیم اہل حدیث لاہور میں بالاقساط شائع ہوا۔ تبلیغی مقاصد کے پیش نظر مختلف اوقات میں پمفلٹ تحریر کیئے جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ خود ساختہ جشن عید میلاد النبیؐ ۲۔ داخلی فتنے ۳۔ حیاتِ عیسیٰؑ بن مریمؑ
۴۔ اربعینِ نبویؐ ۵۔ نماز تسبیح ۶۔ سُنّتِ نبوی ۷۔ ایک لاکھ اڑتالیس ہزار روپے کا صحیح مصرف ۸۔ نماز میں قاری کی طرح سامع کو سورتوں کا جواب دینا وغیرہ۔

علاوہ ازیں آپ نے دینی علوم کی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے الجامعۃ الکمالیہ دارالحدیث کے شعبہ طبع و تالیف کی طرف سے درج ذیل کتب طبع کروا کر علماء و طلباء و خطباء اور عوام میں بلاقیمت تقسیم کیں۔

۱۔ اہل حدیث کے امتیازی مسائل از حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ محدّث روپڑیؒ
۲۔ شرعی ڈاڑھی ۳۔ قبروں پر اذان ۴۔ کتاب الاذان
از حضرت مولانا عبدالقادر عارف حصاریؒ
۵۔ فہم قرآن کے بنیادی اصول۔ ۶۔ تاریخ القرآن از مولانا محمد عبدہٗ مدظلہٗ
۷۔ ابراء اہل الحدیث والقرآن از حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ غازی پوریؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درس و تدریس | مولانا کا طبعی میلان تدریس کی طرف ہے۔ بالخصوص تفسیر و حدیث کی تدریس میں آپ مسلّم اُستاذ ہیں۔ تقریباً ۳۵ برس سے جامعہ کمالیہ دارالحدیث میں مصروفِ تدریس ہیں۔ آپ متعدّد دفعہ بخاری شریف سبقاً پڑھا چکے ہیں۔ رات کو درسِ حدیث اور بعد نمازِ فجر درسِ قرآن مجید دیتے ہیں۔

ملّی خدمات | آپ نے تحریکِ ختمِ نبوّت ۱۹۵۲ء میں سنٹرل جیل ساہیوال میں چار ماہ گزارے۔ بحمدہٖ تعالیٰ ایامِ اسیری میں جمعۃ المبارک کا خطبہ اور درسِ قرآن جاری رکھا۔ جیل میں آپ کے دیگر ساتھیوں کے علاوہ حضرت مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی امیر جمعیّت اہلحدیث صوبہ پنجاب تھے۔ آپ نے تحریکِ نفاذِ نظامِ مصطفےٰ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور گرفتاری پیش کی۔

تلامذہ | آپ سے سینکڑوں طلباء نے مکمّل علمی استفادہ کیا۔ مندرجہ ذیل تلامذہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا عبدالرحمان عزیز الٰہ آبادی ناظم جامعہ اسلامیہ میرپور بھاگل ضلع مظفر گڑھ۔
۲۔ مولانا اسداللہ بھامبڑوی ناظم مدرسہ شمس الحدیث بورے والا ضلع وہاڑی۔
۳۔ مولانا علم الدین علیم سابق خطیب حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ۔
۴۔ مولانا عبدالقادر آزاد خطیب چونیاں ۵۔ مولانا حفیظ اللہ عربی ٹیچر منڈی عثمانوالہ۔
۶۔ مولانا غلام اللہ خطیب چک ۱۸۔ ربنالہ خورد۔
۷۔ مولانا محمد سلیم عزیز راجووال سابق خطیب پاکپتن۔
۸۔ مولانا احمد علی نینوالوی خطیب ناظم آباد گوجرانوالہ۔
۹۔ مولانا عبدالحمید خطیب فیروز کھلاّ ضلع شیخوپورہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ مولانا نذیر احمد شاہ مدرّس جھوک داؤد طور تاندلیانوالہ۔

۱۱۔ مولانا محمد صدیق سلیم ناظم جامعہ ضیاء الاسلام گہلن ہٹھاڑ

۱۲۔ مولانا محمد ابراہیم خلیل خطیب حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ۔

۱۳۔ مولانا عبدالرشید سلیم مدرّس مدرسہ ریاض القرآن والحدیث رام گڑھ لاہور

۱۴۔ مولانا محمد شفیع خطیب لالیانوالہ۔ اوکاڑہ۔

۱۵۔ مولانا عبیداللہ مدرس دارالسلام ڈھولن ہٹھاڑ۔ قصور۔

۱۶۔ مولانا احمد دین خطیب گہلن ہٹھاڑ ۱۷۔ مولانا ثناء اللہ خطیب چونیاں

۱۸۔ مولانا رحمت اللہ خطیب واہ کینٹ۔

۱۹۔ قاری عبدالمجید سابق مدرّس جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ فیصل آباد۔

۲۰۔ مولانا حبیب الرحمان شاہ خطیب راولپنڈی۔

مولانا ابوالسلیم محمد یوسف کو اللہ تعالیٰ نے علم و فضل۔ تحقیق و تدقیق۔ اخلاص و للہیّت اور زہد و ورع کی دولت سے نوازا ہے۔

آپ کے مخالفین نے آپ کے خلاف طرح طرح کے حربے آزمائے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ہر گزند سے محفوظ رہے ہیں اور خدمتِ دین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

مڈل ۔ فاضل درسِ نظامی۔

مرکز التبلیغ بونگا بلوچاں۔

ولدیت | حافظ محمدؒ

ولادت |

خاندانی تعارف | مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی کے پردادا سے اس خاندان میں مسلک اہل حدیث کی آمد ہوئی۔ حضرت مولانا فیض اللہ ضلع امرتسر (بھارت) آپ کے دادا محترم تھے۔ جو اپنے دور کی ایک اہم اور معروف شخصیت تھے ان کے معروف تلامذہ میں سے فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ہیں۔ آپ کے دادا کے تینوں بیٹے (جو آپ کے بزرگ تھے) مولانا عبدالرحمان ؒ۔ مولانا عبداللہ ؒ اور مولانا عبدالرحیم ؒ ۱۹۴۷ء میں شہید ہو گئے تھے۔ ان تینوں بزرگوں کے اساتذہ میں حضرت مولانا نیک محمد امرتسری ؒ اور مولانا علامہ محمد حسین ہزاروی کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ازیں مولانا عبدالرحیم ؒ مدرسہ رحمانیہ میں محدث عرب و عجم شیخ الکل فی الکل حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی ؒ سے فارغ التحصیل بھی ہوئے۔

تعلیم | آپ نے رسمی تعلیم مڈل تک حاصل کی۔ اور دینی تعلیم کی ابتداء مدرسہ میر محمد سے ہوئی۔ جو آپ کے والد گرامی قدر کے زیر اہتمام چل رہا تھا۔ یہاں آپ نے اپنے والد محترم اور مولانا حافظ محمد بھٹوی ؒ سے کسب فیض کیا۔ بعد ازاں مدرسہ غزنویہ امرتسر میں حضرت مولانا نیک محمد امرتسری ؒ۔ مولانا عبداللہ بھوجیانی اور حضرت مولانا عبدالرحیم بھوجیانی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے۔ مؤخر الذکر دونوں بزرگ آپ کے حقیقی ماموں تھے۔

قیام پاکستان کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی سے بھی استفادہ کیا۔ اور استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد گوندلویؒ سے تکمیل تحصیل علوم کر کے سندِ فراغت حاصل کی۔

درس و تدریس تحصیلِ علم کے بعد آپ مختلف اوقات میں پانچ چھ برس تک درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ البتہ آپ کو خطابت بہت پسند ہے اور عوام کی دینی تعلیم و تربیت اور تزکیہ نفس و اخلاق کو مقصد بنا رکھا ہے جس کے لیئے آپ شب و روز کوشاں ہیں۔

اسفار حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہو چکی ہے سعودیہ میں قیام کے دوران آپ نے علماء حجازِ مقدس سے اکتسابِ علم کیا۔ بسلسلہ تبلیغ برطانیہ کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔

تلامذہ معروف تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قاری محمد یحییٰ مدرس جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ۔

۲۔ مولانا قاری عبدالرحیم لونگا بلوچاں ۳۔ قاری محمد یوسف میر محمدی وغیرہم۔

تصنیف و تالیف ۱۔ پانچ اصول دین

۲۔ قاعدہ تجوید بنام ربانی قاعدہ

اولاد آپ کے صرف ایک ہی صاحبزادے ہیں۔ ان کا نام قاری محمد اسماعیل ہے اور جامعہ محمدیہ ربنالہ خورد میں زیرِ تعلیم ہیں

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ جب جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر تھے۔ آپ مجلس عاملہ کے رکن تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یحییٰ شرقپوری

فاضل درسِ نظامی

مہتمم مدرسہ اشاعت التوحید والسنۃ شرقپور

ولدیت | بشیر الدین المعروف بشیر احمدؒ بن میاں فضل الدین۔

ولادت | موضع مونڈی تحصیل سرسہ ضلع فیروز پور (بھارت)۔

خاندانی تعارف | مولانا محمد یحییٰ شرقپوری کے والد محترم نے چونکہ حنفی علماء سے تحصیلِ علم کیا تھا اس لیئے وہ بھی حنفی المسلک ہو گئے تھے۔ حالانکہ آپ کے دادا میاں فضل الدین اہل حدیث تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب مولانا محمد یحییٰ دینی علوم سے بہرہ ور ہوئے تو آپ نے تحقیق کے بعد مسلک اہلحدیث اپنا لیا۔

اتفاقاً ایک مرتبہ آپ نے عید الفطر کی امامت کی تو خطبہ ارشاد فرمایا، تو آپ کے والد صاحب یہ خطبہ سُن کر حنفیت سے دستبردار ہو کر اہلحدیث ہو گئے۔ قیام پاکستان کے موقعہ پر ہجرت کر کے آپ کے ساتھ پاکستان آئے ۱۹۶۸ء میں انتقال کر گئے وہ اہل شرقپور کے نزدیک اکابر اولیاء میں سے تھے۔

حصولِ علم | آپ نے مندرجہ ذیل دینی مدارس میں رہ کر دینی تعلیم حاصل کی۔

۱۔ مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو

۲۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ حال ماموں کانجن

اساتذہ کرام | آپ نے مندرجہ ذیل فاضل شخصیات سے کسب فیض کیا۔

۱۔ حضرت العلام شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد گوندلویؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سے آپ نے صحیحین ۔ موطاء ۔ حجۃ اللہ البالغۃ اور شرح عقائد جیسی کتب پڑھیں

۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد چراغ ۔ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ ۔

ان سے آپ نے ہدایہ آخرین ۔ ملا حسن ۔ ملا مبین اور منطق کی آخری کتب کا درس لیا ۔

۳۔ حضرت مولانا میاں محمد باقرؒ مہتمم مدرسہ خادم القرآن والحدیث ۔

۴۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق شیخ الحدیث جامعہ تقویۃ الاسلام لاہور ۔

۵۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی شارح نسائی ۔

۶۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ گوجرانوالہ ۔

دینی خدمات تبلیغ وخطابت اور تحقیق وافتاء کا ذوق تقسیم ملک سے قبل ہی سے چلا آرہا تھا ۔ ۱۹۴۹ء میں آپ نے تعلیم مکمل کی ۔ ۱۹۵۱ء میں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ اور مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے آپ کو شرق پور بھیجا ۔ کیونکہ ان اصحاب کے پاس ایک مقامی بزرگ ملک حسن علی حاضر ہوئے ۔ اور اپنے علاقے میں کتاب وسنت کی ترویج واشاعت کے لیے کسی خطیب کا تقاضہ کیا تھا ۔ ان شیوخ کی دعاؤں سے آپ مستقل طور پر یہیں اقامت پذیر ہو گئے ۔ ۱۹۵۱ء سے اب تک یہیں درس وتدریس کا کام جاری وساری ہے ۔

حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہیں ۔

تلامذہ ۱۔ مولانا محمد ارشد خطیب بیگم کوٹ لاہور ۔

۲۔ مولانا محمد حسین کلیم (برادر حقیقی) خطیب راولپنڈی ۔

۳۔ اپنے صاحبزادگان ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصانیف وتالیفات ۱۔ رسالہ مدرکِ رکوع، مدرکِ رکعت نہیں ہے۔
یہ رسالہ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے حکم پر لکھا گیا ہے جسے انہوں نے بہت پسند فرمایا۔
۲۔ نماز جنازہ کے بعد مروجہ دُعا ۳۔ تعلیم وتربیت کے پانچ اصُول
۴۔ ایک رمضانی کے ردّ میں فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر دو پمفلٹ لکھے۔
۵۔ شیخ الاسلام حضرت الامام محمد بن عبدالوہاب کے عربی رسالہ "مبادی الاسلام" کا اُردو اور انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔

اولاد اللہ تعالےٰ نے آپ کو مندرجہ ذیل چھ لڑکے عطا فرما رکھے ہیں۔ جو ماشاء اللہ سبھی خدمتِ دین سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۔ حافظ مقصُود عالم۔ فاضل درس نظامی متخصّص جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ۔
ایم اے عربی (پنجاب یونیورسٹی) حال مدرّس مدرسہ اشاعت التوحید والسنۃ شرقپور۔
۲۔ محمود الحسن ایم اے۔ گورنمنٹ ڈگری کالج لاہور۔
۳۔ حافظ محمد داؤد۔ میٹرک۔ درسِ نظامی کی تکمیل نہیں کر سکے۔ ذاتی کاروبار اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد یوسف الکاظم

ایم اے ۔ ایم او ایل الیسانس
جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) متخصص فی الادب العربی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ (الہند) ۔ فاضل درسِ نظامی
لیکچرار جامعہ اسلامیہ اسلام آباد ۔

ولدیت | عبدالرحمان مرحوم ۔

ولادت | ۱۹۳۹ء بمطابق ۱۳۵۸ھ فیروزپور (ہندوستان)

مولانا محمد یوسف الکاظم ایک علمی و ادبی شخصیت کا نام ہے جو علمی و جماعتی حلقوں میں معروف ہے۔

حصولِ تعلیم | آپ نے اپنی تعلیمی زندگی کا آغاز دینی مدارس سے کیا۔ عربی ادب سے شروع ہی سے والہانہ لگاؤ تھا۔ اس لگاؤ کی بدولت آج آپ عربی ادب میں ایک سند کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ اور اس میدان میں آپ نے خوب نام پایا ہے ۔

آپ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ میں تحصیلِ علم کرتے رہے ۔ بعد ازاں آپ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے ۔ اور امتیازی حیثیت سے فارغ التحصیل ہوئے ۔ وطن واپس آکر آپ نے ایم اے ۔ ایم او ایل کی ڈگریاں حاصل کیں ۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ہندوستان سے آپ نے ادب عربی میں تخصص کیا ۔

اساتذہ کرام | آپ نے مندرجہ ذیل پاکستانی و ہندوستانی مشاہیر علماء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے ۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی ؒ
۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی ؒ ۳۔ حضرت مولانا شریف اللہ خاں سواتی ؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت مولانا عبدالغفار حسن ۵۔ مولانا محمد رابع الندوی مدیر مجلّہ "الرائد"
۶۔ مولانا سعید الاعظمی الندوی مدیر "البعث الاسلامی" ۷۔ مولانا عبدالحفیظ بلیاوی
۸۔ مولانا گوہر الرحمان مروان ۹۔ مولانا پروفیسر غلام احمد حریری
۱۰۔ مولانا حافظ احمد اللہ ۱۱۔ مولانا حافظ محمد بھٹوی
۱۲۔ مولانا حافظ عبدالرشید ۱۳۔ مولانا محمد اسحاق چیمہ

ان اساتذہ کے علاوہ آپ نے مولانا ابوالحسن علی ندوی سے بھی کسبِ فیض کیا۔

عرب اساتذہ:۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں آپ نے درج ذیل حضرات سے اکتساب علم کیا:۔

۱۔ فضیلۃ الشیخ علامہ شیخ ناصر الدین البانی (حدیث)
۲۔ شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد (اصول الفقہ والقواعد)
۳۔ شیخ محمد الامین الشنقیطی مصنّف اضواء القرآن۔
۴۔ شیخ عبدالمحسن العباد (التوحید والعقیدہ) ۵۔ الدکتور محمد سلیمان الاشقر (فقہ)

افریقہ میں تدریس اس تحصیلِ علم کے بعد آپ نے افریقہ، مشرق وسطیٰ، یوگنڈا، تنزانیہ، سعودی عرب اور مصر کے علمی سفر کیے۔ اور تیرہ سال تک افریقہ میں منصبِ تدریس پر فائز رہے۔

وطن واپسی افریقہ سے واپسی پر لاہور میں قیام پذیر ہوئے اور علمی و تحقیقی کام سرانجام دینے لگے۔ کلیۃ القضاء الشرعی لاہور میں جاری ہونے والی قاضی کلاس میں عربی زبان پڑھاتے رہے۔ راقم الحروف کو اسی کلاس میں پروفیسر مولانا محمد یوسف کاظم سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

تلامذہ آپ کے زیادہ تر تلامذہ افریقی طلباء ہیں۔ جہاں ایک عرصہ تک آپ مقیم رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔آپ تقریر و تحریر۔ تدریس و تحقیق سب میدانوں میں مہارت رکھتے ہیں۔

تصنیف و تالیف آپ کے بہت سے مقالات و مضامین عرب اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اب تک آپ نے تقریباً پچیس مقالات سپردِ قلم کیئے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے استاذ مصطفےٰ مصری کی کتاب "طریق الدعوۃ" کا انگریزی ترجمہ کر دیا ہے۔ جو زیرِ طبع ہے۔

موجودہ مصروفیات اِن دنوں مولانا کاظم جامعہ اسلامیہ اسلام آباد میں بطور لیکچرر کام کر رہے ہیں۔ نیز پی۔ایچ۔ڈی (P.H.D) کی تیاری کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر مولانا محمّد یامین محمّدی

ایم اے اسلامیات ۔ ایم اے تاریخ اسلام ۔ بی ایڈ ۔ ایل ایل بی ۔
ناظم اعلیٰ ادارہ تدریس القرآن والحدیث کراچی ۔
ناظم اعلیٰ قرآن فاؤنڈیشن کراچی ۔
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ سندھ ۔
رکن پاکستان سنّی کونسل ۔
اعزازی رکن مجلس نظماء بحرالعلوم السعودیہ ۔
رکن مرکزی جمعیّت اہلحدیث رجسٹرڈ کراچی ۔
تاحیات رکن فاران کلب کراچی ۔
مدیر پندرہ روزہ "الارشاد الجدید" کراچی
خطیب جامع مسجد دارالسلام نزد بلاک ۱۴ ، ۸۷ ۔ ڈی
فیڈرل بی ایریا ۔ کراچی ۳۸ ۔

صدر کلیۂ قانون وفاقی گورنمنٹ اردو کالج ۔ بابائے اردو روڈ کراچی ۱

ولدیّت محمّد ابراہیم مرحوم بن الحاج عبدالرحمان مرحوم ۔

ولادت ۳ جنوری ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ بروز ہفتہ ۔ دہلی (بھارت)

خاندانی تعارف پروفیسر مولانا یامین محمّدی کے آباؤ اجداد دہلی میں ٹرنک کی تجارت کرتے تھے ۔ نہایت دیندار، متقی اور علماء کے خدمت گزار تھے ۔ آپ کے دادا جی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمان مسلکاً دیوبندی تھے۔ مفتی کفایت اللہ دہلویؒ اور مولانا اشرف علی تھانویؒ کے عقیدتمند اور صحبت یافتہ تھے۔ ان کی تقریریں سنتے اور خدمت کرتے تھے۔ آپ کے والد محمد ابراہیم مرحوم بھی ان علماء کے عقیدتمند تھے۔ لیکن غرباء اہلحدیث کی تبلیغ سے اہلحدیث ہو گئے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان چلے آئے۔ اور ۱۹۶۸ء میں وفات پائی۔ آپ کی والدہ کا نام کلثوم ہے جو انتہائی نیک اور متقی خاتون ہیں۔ حاجی عبدالرحمان دہلوی تاجر ٹرنک کی بیٹی ہیں موصوف مسلکاً دیوبندی اور بڑے دیندار انسان تھے۔ مولانا کی پرورش ننھیال اور ددھیال کے دینی ماحول میں ہوئی۔

تعلیم آپ نے ابتدائی دو جماعتیں مدرسہ مظہرالاسلام فراش خانہ دہلی میں پڑھیں۔ قرآن اور دینیات کی تعلیم مولانا محمد احمد سہارنپوری سے حاصل کی۔ ۱۹۵۱ء میں آپ کراچی چلے آئے اور بنس روڈ پہ قیام کیا۔ وہیں محمدی مسجد (غرباء اہلحدیث) کے مولانا عبدالقہار سلفی۔ مولانا عبدالجلیل مرحوم۔ مولانا عبدالرحمن سلفی اور مولانا سید مسعود احمد امیر جماعت المسلمین سے تعلیم حاصل کی۔ حاجی عنایت اللہ مؤذن محمدی مسجد غرباء اہلحدیث برنس روڈ کراچی کی کوششوں سے ۱۹۵۲ء میں آپ نے مسلک اہلحدیث اختیار کیا۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالسلام محمدی مسجد میں ناظرہ اور ترجمہ قرآن و ابتدائی صرف و نحو کی کتابیں پڑھیں۔

بعد میں علامہ محمد یوسف کلکتوی۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی۔ مولانا سید بدیع الدین راشدی پیر جھنڈا۔ قاری عبدالخالق رحمانی اور دیگر علماء کرام کی صحبت میں رہ کر علمی استفادہ کیا۔ بعدازاں آپ نے ۱۹۵۹ء میں میٹرک ۱۹۶۳ء میں انٹرمیڈیٹ ۱۹۶۵ء میں بی اے ۱۹۶۶ء میں بی ایڈ ۱۹۶۸ء میں ایل ایل بی ۱۹۶۸ء میں ایم اے اسلامیات (درجہ اول) ۱۹۷۴ء میں ایم اے تاریخ اسلام کے امتحانات پاس کیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ سکول و کالج کے زمانے میں تقریری و تحریری مقابلوں میں حصّہ لیتے رہے۔ اور کالج کی انجمنوں کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہے۔

ملازمت | تکمیل تعلیم کے بعد کچھ عرصہ آپ محکمہ ڈاک میں سارٹر رہے۔ ۱۶ فروری ۱۹۷۳ء کو علامہ اقبال گورنمنٹ کالج ایئر پورٹ کراچی میں بحیثیت لیکچرار شعبہ اسلامیات تقرر ہوا۔ تقرری کے ایک سال بعد وفاقی گورنمنٹ اردو کالج میں تبادلہ ہوگیا۔ تب سے اب تک یہیں سالِ اوّل سے ایم اے تک کے طلباء کو اسلامیات پڑھا رہے ہیں۔ اور صدر شعبہ اسلامیات ہیں۔

دینی خدمات | آپ تعلیم کے ساتھ ساتھ جماعت اہلحدیث کے مبلغ کی حیثیت سے مختلف مقامات پر تقریریں بھی کرتے رہے۔ کافی عرصہ تک جماعت غرباء اہلحدیث سے وابستہ رہے۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۴ء تک آپ جماعت المسلمین کراچی کے جنرل سیکرٹری رہے۔ اس کے بعد جمعیت اہلحدیث سے منسلک ہوگئے۔ مفوضہ تعلیمی فرائض کے علاوہ آپ مزید کئی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ جن کا تذکرہ ابتدائے مضمون میں کیا جاچکا ہے۔ آپ بہترین مقرر ہیں۔ اور ملک کے طول و عرض میں خطابت کے ساتھ ساتھ ریڈیو پاکستان کراچی کے دینی پروگراموں میں عموماً تقریر فرماتے ہیں۔ پروفیسر یاسین محمدی اپنے مطالعہ و تحقیق کے دوران شیخ محمد بن عبدالوہابؒ۔ شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ۔ سید احمد شہیدؒ۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ۔ شیخ الکل فی الکل مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ کی شخصیات سے زیادہ متاثر ہوئے۔

آپ نے ہندوستان اور عراق کے کئی علمی اسفار کیئے۔ چونکہ آپ عرصہ بیس سال سے سکول و کالج میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہے۔

تصنیف وتالیف | زیر تالیف کتب میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں۔

مقالاتِ محمدی ۔ تقاریرِ محمدی ۔ گلدستۂ محمدی

موجودہ مصروفیات | اِن دِنوں آپ جامع مسجد دارالسلام کراچی کے خطیب ہیں۔ اور روزانہ فجر کی نماز کے بعد جامع مسجد اہل حدیث فریئر روڈ کراچی میں درسِ قرآن دیتے ہیں۔ وفاقی گورنمنٹ اُردو کالج کراچی میں بحیثیت صدر کلیۂ قانون تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(وفات پا چکے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یونس اثری

فاضل درسِ نظامی ۔ فاضل وفاق المدارس
حکیم پنجاب یونانی بورڈ ۔
خطیب جامع مسجد اہلحدیث ۔ امیر جمعیت اہلحدیث
مہتمم دارالعلوم محمدیہ مظفرآباد آزاد جموں کشمیر
رُکن اسلامی نظریاتی کونسل ۔ رُکن مرکزی زکوٰۃ کونسل
مظفرآباد (آزاد کشمیر)

ولدیت مولانا احمد مرحوم

ولادت ۱۹۳۰ء بمطابق ۱۳۴۸ھ موضع گھنیاں تحصیل وضلع مظفرآباد (آزاد کشمیر)

تعلیم مولانا محمد یونس اثری نے عصری تعلیم مڈل تک حاصل کی۔ بعد ازاں دینی علم کی تحصیل کے لیے آزاد کشمیر ہی کے ابتدائی مدارس واتا۔ حفیظ باندی۔ بال ڈھیر۔ بگڑا سیریاں میں زیرِ تعلیم رہے۔ پھر کچھ عرصہ ہری پور ہزارہ اور کامرہ ضلع اٹک میں پڑھنے کے بعد مختلف اوقات میں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی۔ مدرسہ حنفیہ وزیر آباد۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ۔ اشرف المدارس امرتسر اور تقویۃ الایمان امرتسر ولاہور میں علمی تشنگی کو سیراب کیا۔

اساتذہ کرام آپ کو مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

۱۔ مولانا احمد (والد محترم) ۲۔ مولانا عبدالشکور لدّاخی ۳۔ مولانا عبداللطیف ہزارہ
۴۔ مولانا محمد یوسف ہزارہ ۵۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف ہزارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مولانا شیر اللہ خاں ہزارہ ۷۔ مولانا عبدالرؤف خاں کیمبل پور (حال اٹک)۔
۸۔ مولانا قاضی مقبول ۹۔ مولانا قاضی میر عالم
۱۰۔ مولانا غلام اللہ خاںؒ راولپنڈی ۱۱۔ مولانا محمد رمضان وزیرآباد ۱۲۔ مولانا نیک محمد۔
۱۳۔ مولانا عبدالرحیم ۱۴۔ مولانا محمد حسین ہزاروی مدرسہ تقویۃ الاسلام غزنویہ امرتسر
۱۵۔ مولانا عبدالرحمان ۱۶۔ مولانا غلام نبی خاں امرتسر ۱۷۔ مولانا رسول خاں۔
۱۸۔ مولانا محمد عبداللہ گوجرانوالہ ۱۹۔ مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ گوجرانوالہ ۲۰۔ مولانا محمد عبدہٗ
۲۱۔ مولانا شریف اللہ خاں سواتی ۲۲۔ مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ
۲۳۔ مولانا محمد موسےٰ خاں ۲۴۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۲۵۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ
روپڑیؒ ۲۶۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف

مولانا محمد یونس اثری صاحب نے درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ وفاق المدارس اور پنجاب یونانی بورڈ سے حکمت کے امتحانات پاس کیے۔

تدریسی خدمات فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۵ء تک آپ دارالحدیث جہلم میں مدرس رہے۔ اور اس کے بعد آج تک جامع اہلحدیث مظفرآباد اور دارالعلوم محمدیہ میں بحیثیت مہتمم و صدر مدرس خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تلامذہ اس عرصہ میں بہت سے تلامذہ نے آپ سے استفادہ کیا چند تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا حکیم سراج الدین اندرانی انچارج یونانی ڈسپنسری لاہور
۲۔ پروفیسر حافظ فلاح الدین گورنمنٹ کالج گجرات۔
۳۔ مولانا مقبول احمد کراچی ۴۔ مولانا صلاح الدین آزاد کشمیر
۵۔ مولانا عبدالقدوس خطیب جامع مسجد اہل حدیث گھنیالہ۔ آزاد کشمیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ قاری مطیع الرحمان مدرّس جامعہ عزیزیہ ڈسکہ۔
۷۔ قاری فضل الرحمان مدرّس جامع ابی بکر کراچی۔
۸۔ مولانا قاری عبدالحمید گورنمنٹ انٹر کالج گڑھی۔
۹۔ مولانا عبدالرشید کونسلر آزاد کشمیر۔
۱۰۔ مولانا محمد یونس مدرّس ہائی سکول لیہڑی
۱۱۔ مولانا محمد طاہر مغل ڈربی انگلینڈ ۱۲۔ نذیر احمد لیکچرر گورنمنٹ ڈگری کالج پلندری
۱۳۔ مولانا محمد صدیق صاحب متعلّم جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ۔
۱۴۔ مولانا مقبول احمد پیرزادہ پولیاں ۱۵۔ قاری حبیب الرحمان مظفری
۱۶۔ مولانا عبدالعزیز علوی مدرّس انٹر کالج باسر ۱۷۔ قاری محمد یوسف سعودی عرب
۱۸۔ مولانا محمد حنیف اعوان امام مسجد اہلحدیث صدیقیہ کائنات مظفر آباد۔
۱۹۔ مولانا حبیب الرحمٰن متعلّم جامعہ تدریس القرآن
۲۰۔ مولانا اشرف خاں مغل متعلّم تدریس القرآن راولپنڈی۔

سیاسی و سماجی خدمات مولانا اثری ایک معروف سیاسی۔ سماجی کارکن ہیں اور قومی و ملّی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ آپ نے ۱۹۶۵ء کے جہاد میں مظفر آباد آزاد کشمیر میں علماء کرام کو جہاد کی عملی تربیت دی۔ ۱۹۷۵ء کے انتخابات میں آپ حلقہ ۲ سے قومی اسمبلی کی نشست پر الیکشن لڑنے کی تیاری مکمل کر چکے تھے لیکن غنڈہ گردی اور مبیّنہ دھاندلیوں کے خلاف بطور احتجاج الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا۔ ۱۹۸۱-۸۲ء میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے جب مختلف قومی سربراہوں کے ساتھ اہم ملاقاتیں کیں ان میں مولانا محمد یونس اثری بھی شامل تھے۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کی زیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدارت کوٹلی آزاد کشمیر میں دو روزہ کل آزاد جموں وکشمیر اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد ہوا۔
آپ کو آزاد کشمیر کی اسلامی نظریاتی کونسل اور مرکزی زکوٰۃ کونسل کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ ان ہر دو پلیٹ فارموں پر آپ نے مسلک اہلحدیث کی ترجمانی کی ہے۔

اسفار | آپ نے متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کے تعلیمی و تبلیغی اسفار کیے ہیں۔

تصنیف و تالیف | مولانا اثری نے "جہاد فی سبیل اللہ قرآن وحدیث کی روشنی میں" کے نام سے ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔

اولاد | اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائی ہیں۔ بیٹوں کے نام معین الدین۔ شہاب الدین۔ نجم الاسلام۔ ظفر الاسلام۔ ہارون الرشید۔ زاہد الحسینی اور سہیل بابر ہیں۔

آزاد کشمیر میں مسلک اہل حدیث کی ترویج واشاعت میں مولانا اثری نے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یونس دہلوی

میٹرک۔ فاضل درسِ نظامی۔ فاضل السنہ شرقیہ۔
اُستاذ الحدیث جامعہ ستاریہ اسلامیہ کراچی۔

ولدیت حافظ محمد شفیع۔

ولادت ۱۹۲۴ء بمطابق ۴۲-۱۳۴۳ھ دہلی (ہندوستان)

خاندانی پس منظر مولانا محمد یونس دہلوی بحمداللہ خاندانی طور پر اہلحدیث چلے آرہے ہیں مدرسہ رحمانیہ دہلی کے بانی شیخ عطاء الرحمٰن مرحوم آپ ہی کے خاندان کے ایک بزرگ تھے۔

حصولِ علم آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز دینی تعلیم ہی سے کیا۔ اور مدرسہ صدیقیہ دہلی و مدرسہ دارالکتاب والسنۃ دہلی (بانی مولانا عبدالوہاب محدّث ہندؒ) میں زیرِ تعلیم رہے۔

مذکورہ بالا مدارس میں رہ کر آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمّذ تہہ کیے۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالستار دہلویؒ (امام جماعت غرباء اہل حدیث)۔
۲۔ حضرت مولانا عبدالجلیل خاں جھنگوی مرحوم۔

یہ دونوں بزرگ محدّثِ ہند حضرت مولانا عبدالوہاب ملتانیؒ کے شاگردانِ رشید تھے۔ سنن نبویہ اور عمل بالحدیث کی وجہ سے کئی مرتبہ سخت اذیتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ یہ جملہ واقعات اپنی جگہ پر بہت اہم ہیں۔ حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ معروف تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا محمد سرور الشفیق خطیب جامع اہلحدیث پسرور۔

۲۔ مولانا محمد صالح خطیب نجران (سعودی عرب)۔

۳۔ مولانا عبدالعزیز نورستانی جامعہ اثریہ پشاور۔

۴۔ مولانا محمد شفیق خاں پسروری۔

۵۔ مولانا منیر احمد شاکر خطیب جامع مسجد اہل حدیث احمد پورہ سیالکوٹ۔

تصانیف و تالیفات آپ نے دینی مسائل پر تقریباً پچیس نوع کی کتب تالیف کی ہیں جن میں رہبر نماز۔ کتاب رفع الیدین۔ کتاب برمسئلہ امین بہت زیادہ مقبول ہیں۔ ان دنوں آپ جامعہ ستاریہ اسلامیہ کراچی میں استاذ الحدیث کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ تدریس کے علاوہ آپ تحقیق۔ افتاء تصنیف و خطابت میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ اور ہر کام کو بخوبی سرانجام دینے کی مکمل صلاحیت سے بہرہ ور ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یوسف ضیاء

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔
خطیب مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث قلعہ دیدار سنگھ
مہتمم جامعہ ضیاء القرآن للبنات
امیر جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ

ولدیت میاں علم الدین۔

ولادت ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۳۶۱ھ موضع نت بونالہ

تعلیم مولانا محمد یوسف ضیاء نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی۔ مڈل کے بعد اپنے والد محترم کے حکم پر گوجرانوالہ چلے آئے۔ اور دینی تعلیم کے حصول کے لیئے جماعت اہلحدیث کی معروف و مشہور درس گاہ جامعہ محمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ یہاں آپ نے آٹھ سال تک کسبِ فیض کیا۔ اور فاضل عربی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ بعدازاں جامعہ شرعیہ میں داخل ہوئے۔ اور یہاں سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام۔

آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ کے چشمہ فیض سے سیرابی حاصل کی۔

۱۔ حضرت حافظ محمد گوندلوی ؒ ۲۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی ؒ
۳۔ مولانا محمد عبداللہ ۴۔ مولانا نذیر احمد

تدریسی و جماعتی خدمات۔

فراغت کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی ؒ کے حکم سے گوجرانوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہر سے دس میل دُور ایک شہر نما قصبہ قلعہ دیدار سنگھ میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ قلعہ دیدار سنگھ میں دوسری مذہبی جماعتوں کے مقابلہ میں اہل حدیث آٹے میں نمک کے برابر تھے۔ اور اہل حضرات آزادی سے سُنّتِ نبویؐ پر عمل نہ کر پاتے تھے۔ مولانا محمد یوسف ضیاء کی ولولہ انگیز تقاریر اور شبانہ روز کاوشوں سے اس وقت قصبہ قلعہ دیدار سنگھ اور اِرد گرد کے سینکڑوں دیہات میں قرآن وسُنّت کا ڈنکا بج رہا ہے۔ قصبہ میں اہل حدیث دینی مدارس اور کثیر اہل حدیث مساجد پیغام قرآن وحدیث گھر گھر پہنچانے میں مصروفِ عمل ہیں۔ مولانا ایک بیباک مقرّر اور بلند پایہ مذہبی سماجی اور سیاسی شخصیت تصوّر کیئے جاتے ہیں۔

اس وقت آپ مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور جامعہ ضیاء القرآن للبنات کے مہتمم اعلیٰ ہیں۔ عرصہ بیس سال سے اہلحدیث کانفرنس کے نام سے عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کرتے چلے آرہے ہیں۔ علاقہ ہذا میں یہ کانفرنس اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد اور بے مثال کانفرنس ہوتی ہے۔ آپ شروع ہی سے جمعیّت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن ہیں۔ اب مرکزی مجلس عاملہ کا رکن ہونے کے علاوہ جمعیّت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کے امیر بھی ہیں۔

سیاسی خدمات۔

گذشتہ ادوار میں مختلف سیاسی جماعتوں سے بھی منسلک رہے ہیں۔ قومی اتحاد کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اور اپنے علاقے کی بھرپور نمائندگی کرتے رہے۔

اسفار۔

۱۹۸۳ء میں برطانیہ مصر۔ سعودی عرب اور دیگر ممالک کے دورے پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں آپ نے مختلف تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ۔

آپ سے استفادہ کرنے والے تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ علامہ یوسف یعقوب ۲۔ مولانا عبدالرحمان

۳۔ مولانا عبدالحمید ۴۔ مولوی محمد خالد۔

تالیفات۔

آپ کا زیادہ وقت تبلیغی سرگرمیوں ہی میں صرف ہوتا ہے۔ تاہم "تحفۃ الاخوان فی مسائل رمضان" اور "مسائل عیدالاضحیٰ" کے نام سے دو رسائل ترتیب دیئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمد یوسف سوہدروی

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل طب۔ مولوی فاضل۔ منشی فاضل

ایڈیٹر ماہنامہ "قوانینِ فطرت" سوہدرہ۔

مہتمم طبی ادارہ سوہدرہ۔

خطیب جامع مسجد اہل حدیث سوہدرہ

ولدیت | مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی

ولادت | ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۳۳۷ھ سوہدرہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ

خاندانی پس منظر | مولانا حافظ محمد یوسف کے والد مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی ممتاز عالم دین، مشہور واعظ اور خطیب تھے۔ تقریباً ایک سو علمی و طبی کتابوں کے مصنف تھے اور تقریباً ۴۰ سال تک ماہنامہ "مسلمان" ہفت روزہ "اہلحدیث" اور ماہنامہ طبی میگزین کے ایڈیٹر رہے۔ حافظ محمد یوسف کے دادا مولانا عبدالحمید بھی ایک جید عالم تھے۔ اور مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادیؒ۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی اور حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ اور انہیں مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادیؒ کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔

مولانا غلام نبی الربانی المعروف محمد عبداللہ، حافظ محمد یوسف کے جدامجد تھے۔ آپ ایک اہل اللہ بزرگ تھے۔ اور مولانا سید محمد عبداللہ الغزنوی کے خاص ارادتمند تھے۔ سوہدرہ میں توحید و سنت کی اشاعت آپ ہی کی وجہ سے ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیم حافظ محمد یوسف کو دینی تعلیم کے لیئے مسجد چینیانوالی لاہور میں داخل کرادیا گیا۔ وہاں آپ نے مولانا عبدالرشید مرحوم مدرس چینیانوالی سے کسب فیض کیا۔ اس کے بعد سوہدرہ واپس آگئے اور پہلے اپنے پردادا مولانا غلام نبی الربانیؒ سے جملہ علوم وفنون میں استفادہ کیا۔ اور پھر مولانا عمرالدین وزیرآبادیؒ سے شرف تلمذ حاصل رہا۔

تکمیلِ تعلیم کے بعد طبیہ کالج امرتسر میں داخل ہوئے اور طب کا امتحان امتیازی نمبروں میں پاس کیا۔ طب کی تکمیلِ تعلیم کے بعد سوہدرہ میں مطب شروع کیا۔ اور آج تک یہ مطب کامیابی سے چل رہا ہے۔ اسی دوران آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات بھی پاس کیئے ہیں۔ ساتھ ساتھ تبلیغ واشاعت کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

علمی ودینی خدمات ۱۹۵۳ء میں ماہنامہ قوانین فطرت جاری کیا۔ جو اب تک جاری ۱۹۵۷ء میں اپنے والد ماجد کی وفات پر جب اخبار اہلحدیث بند ہوگیا تو ۱۹۶۰ء میں آپ نے اسے دوبارہ جاری کیا جو تقریباً ۴ سال تک جاری رہا۔ بعد میں اس کی اشاعت بند ہو گئی۔ ان دنوں آپ اپنے والد محترم والی مسجد میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹے سے مدرسے کا انتظام بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ حافظ صاحب ایک خاموش طبع انسان ہیں۔ اہل سوہدرہ آپ کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جماعت کے نامور اہل قلم اور سوانح نگار جناب ملک عبدالرشید عراقی سوہدروی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی

فاضل درسِ نظامی۔ فاضل عربی۔ فاضل وفاق المدارس السلفیہ (درجہ تخصص)
صدر مدرس جامعہ رحمانیہ اہلحدیث قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔
خطیب جامع اہلحدیث ٹھیکیداران گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

ولدیت محمد یعقوب۔

ولادت ۱۹۵۶ء بمطابق ۱۳۷۵ھ گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ

تعلیم مولانا محمد یحییٰ گوندلوی کی رسمی تعلیم پرائمری تک ہے جو انہوں نے اپنے گاؤں ہی کے پرائمری سکول سے حاصل کی۔ دینی تعلیم کے حصول کے شوق کی وجہ سے رسمی تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ اور جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں داخل ہو گئے ۱۹۷۴ء میں یہیں سے فارغ التحصیل ہوئے اور پھر جماعت کے معروف تحقیقی ادارے ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد میں تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھیں اور دو سال کے عرصہ میں تخصص فی الحدیث کیا۔

اساتذہ کرام ۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالبرکات احمد ۲۔ مولانا محمد عبدہٗ الفلاح۔
۳۔ مولانا محمد عبداللہؒ فیصل آباد ۴۔ مولانا محمد اعظم گوجرانوالہ
۵۔ قاری محمد یحییٰ خاں بھوجیانی۔

دینی خدمات تکمیلِ تعلیم کے بعد آپ نے تدریسی میدان اختیار کیا۔ پانچ سال تک دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے اور نائب شیخ الحدیث کے منصب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ک پہونچے۔ جولائی ۱۹۸۴ء میں حافظ آباد سے فارغ ہوئے اور جامعہ رحمانیہ اہلحدیث قلعہ دیدار سنگھ کی ابتداء کی۔ اور یہاں صدر مدرس مقرر ہوئے۔

تلامذہ بہت سے طلباء نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ زیادہ معروف یہ ہیں:۔

۱۔ مولوی عبدالستار ۲۔ مولوی محمد ابراہیم علوی ۳۔ خلیل اللہ علوی

تدریس کے علاوہ تحریر تحقیق کا بھی بہت اچھا ذوق و میلان ہے۔

تالیفات و تصنیفات ۱۔ مقلدین آئمہ کی عدالت میں (مطبوع)

۲۔ تاریخ انکار حدیث (غیر مطبوع)

۳۔ عقیدہ اہلحدیث (غیر مطبوع) ۴۔ التعلیق علی کتاب الاعتبار (مولانا گوندلوی اس کتاب پر ابھی کام کر رہے ہیں)۔

موجودہ مصروفیت جامعہ رحمانیہ اہلحدیث قلعہ دیدار سنگھ میں تدریس کے علاوہ جامع مسجد اہل حدیث ٹھیکیداران گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں بطور خطیب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(بقیہ مولانا محمد یحییٰ آف میاں چنوں صـ ۳۸۳ والا)

تلامذہ ۱۔ مولانا عبدالستار حماد ۲۔ مولانا عبدالسلام سعید ۳۔ مولانا قاری اللہ بخش

۴۔ مولانا حافظ عبدالرحیم زاہد ۵۔ مولانا محمد رمضان ۶۔ مولانا عبدالجلیل

۷۔ مولانا عبدالقادر ۸۔ مولانا عبدالغفار ۹۔ قاری محمد یحییٰ رسولنگری

۱۰۔ مولانا عبدالرشید ۱۱۔ مولانا عبدالرحمان چیمہ ۱۲۔ مولانا محمد علی کوٹ کبیری ۱۳۔ مولوی محمد احمد اوڈ

۱۴۔ مولانا عبیداللہ عفیف ۱۵۔ مولوی محمد حنیف مکی ۱۶۔ مولوی احمد حسن ۱۷۔ حبیب الرحمان

آپ نے ترکیب القرآن کے نام سے سات اجزاء پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جو غیر مطبوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یحییٰ

فاضل درسِ نظامی

مدرّس مدرسہ دارالہدیٰ چک ۱۲۶ ۱۵ ایل میاں چنوں

ولدیت میاں محمد عیسیٰ مرحوم۔

ولادت ۱۹۲۴ء مطابق ۱۳۴۲ھ بمقام بگھیلے والا تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور (ہندوستان)

مولانا محمد یحییٰ ہمارے بزرگ علماء میں سے ہیں۔ آپ کے خاندان کے دیگر بزرگوں میں مولانا محمد یوسف مرحوم۔ مولانا ابوالبشیر مرحوم اور مولانا علی محمد مرحوم کے اسماء گرامی ہیں۔

تعلیم آپ نے اپنے گاؤں کے سکول میں چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ دینی تعلیم کی طرف رغبت نے آپ کو عصری سلسلہ تعلیم منقطع کرنے پر مجبور کر دیا اور آپ مدرسہ دارالہدیٰ شہر زیرہ اور جامعہ محمدیہ لکھوکے۔ دارالحدیث فیروزپور اور تعلیم الاسلام اوڈانوالہ میں زیر تعلیم رہے۔

اساتذہ کرام

۱۔ مولانا عبدالقادر الہ آبادی ۲۔ مولانا عبدالقادر حلیم زیروی

۳۔ مولانا عطاء اللہ لکھوی ۴۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف

۵۔ مولانا محمد عبداللہ ۶۔ مولانا محمد اسحاق

ان اساتذہ کرام کے علاوہ آپ نے مولانا شرف الدین سے سند فراغت حاصل کی۔ اور مولانا محمد یعقوب و مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی سے سند تفسیر القرآن حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ مدرسہ نذیریہ میاں چنوں میں مدرّس رہے۔

(باقی ص ۳۸۴ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقیہ صفحہ ۳۸۳ سے آگے

اللہ تعالیٰ ہمارے ان دو منصوبے ہوئے باذوق اہل علم کو یہ عظیم علمی کارنامہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اس موقع پر ان کی اس علمی تحریک کے آغاز پر جہاں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں وہاں یہ بھی عرض کریں گے کہ اس میں صرف علماء ہی نہیں، بلکہ اہل حدیث کے دانشور، سیاسی ورکر، سیاسی قائدین، وکلاء، شعراء، صحافی، ادیب، ملازمین اور صوفیائے کرام یعنی اہل اللہ حضرات کو بھی شامل کریں تاکہ یہ ایک تاریخی اور مکمل دستاویز بن سکے۔"

(تصریحات ص: ۶، ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور۔ جنوری/فروری ۱۹۸۵ء)

"نامعلوم قاضی صاحب نے بقول اپنے وقت کا تقاضا اور حالات حاضرہ کی نہایت اہم ضرورت اور عظیم علمی کارنامہ میں تعاون کیوں نہ فرمایا۔ حالانکہ بذریعہ خط وکتابت کے علاوہ مختلف جماعتی کانفرنسوں منعقدہ جہلم۔ پل ایک سیالکوٹ۔ ماموں کانجن اور مختلف جماعتی میٹنگوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ متعدد بار خصوصی طور پر اپنے آدمی بھیجے لیکن انہوں نے ہر بار پہلو تہی فرمائی۔ اس نوعیت کے کاموں کی اہمیت وافادیت سے اچھی طرح واقف ہونے کے باوجود اس کے اس طرز عمل کو ناقابل فہم ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔"

فاضل محترم حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف فیصل آباد کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد پہنچا۔ وہاں سے حضرت حکیم صاحب کی خدمت میں ٹیلیفون پر اظہار مدعا کیا۔ اور کچھ وقت دینے کا تقاضا کیا۔ لیکن آپ کے ایک ہی فقرے "آپ علمائے اہل حدیث کا تذکرہ لکھ رہے ہیں، جبکہ میں معروف معنوں میں اہلحدیث نہیں ہوں۔" سے کچھ دھچکا سا لگا۔ ابھی یہ پوچھنے کی جسارت کرنا ہی چاہتا تھا کہ حضرت آپ کن معنوں میں اہل حدیث ہیں؟ صرف معنوں کی بات ہے؟ یا پھر اہل حدیث ہیں ہی نہیں؟ لیکن حضرت حکیم صاحب مجھ سے یہ گفتگو کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں فرمانا چاہتے ؟

ٹیلیفون بند ہو چکا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمدؐ یاسین شاد محمدی

ایف۔اے۔ فاضل درسِ نظامی۔ او۔ ٹی

خطیب جامع مسجد اہلحدیث سنڈھل تحصیل میلسی۔

اُستاذ گورنمنٹ مڈل سکول جوئی۔ ملتان

ولدیت | چودھری عبدالرحمان امیر جمعیت اہلحدیث سنڈھل تحصیل میلسی ضلع وہاڑی۔

ولادت | یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء بمطابق ۹ ربیع الثانی بروز ہفتہ موضع کوٹ کبیر تحصیل میلسی۔

تعلیم | مولانا محمدؐ یاسین شاد محمدی نے ایف۔اے کا امتحان پاس کرنے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے حصول کے لیے دارالحدیث محمدیہ ملتان۔ دارالحدیث محمودیہ کوٹ کبیر۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں زیرِ تعلیم رہے۔ اور راجووال سے دورۂ تفسیر کیا۔

اساتذہ کرام | ۱۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امجد ۲۔ شیخ الادب مولانا عبدالحلیم۔

۳۔ مولانا سیّد عبدالشکور اثری ۴۔ مولانا قدرت اللہ فوق۔

۵۔ مولانا محمدؐ رفیق فیصل آبادی۔ ۶۔ مولانا محمد علی کوٹ کبیر۔

ملازمت | فراغت کے بعد آپ نے او۔ ٹی کا امتحان پاس کیا اور مختلف حکومتی سکولوں میں او۔ ٹی ٹیچر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

موجودہ مصروفیات | ان دنوں گورنمنٹ مڈل سکول جوئی ملتان میں اُستاذ ہیں۔ اور اس کے ساتھ جامع مسجد اہل حدیث سنڈھل تحصیل میلسی میں بطور خطیب خدمت دین میں مصروف ہیں۔ آپ جمعیت اہلحدیث وہاڑی کے رکن مجلس عاملہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمد یحییٰ خاں

فاضل درسِ نظامی۔ ادیب عربی

مدرّس جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ۔

ولدیت ابوالحسنات مولانا محمد عبداللہ بھوجیانی۔ مدرّس جامعہ غزنویہ امرلستر۔

ولادت ۲۳ جون ۱۹۴۰ء بمطابق ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ھ بروز اتوار بھوجیاں (امرلستر)

خاندانی تعارف مولانا محمد یحییٰ خاں ایک علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں آپ کے والد گرامی مولانا ابوالحسنات محمد عبداللہ بھوجیانی جامعہ غزنویہ امرلستر میں، مدرّس تھے۔ آپ کے اعمام حافظ محمد سلیمان بھوجیانی اصل مولانا عبدالرحیم فاضل رحمانیہ دہلی اور مولانا عبدالرحمان بھوجیانی فاضل اور علمی شخصیات ہیں۔

تعلیم پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ دینی علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں زیرِ تعلیم رہے۔

اساتذہ کرام ۱۔ حضرت مولانا ابوالبرکات احمد ۲۔ مولانا نذیر احمد مرحوم ۳۔ حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی۔ آپ نے قاری فضل کریم مرحوم بانی مدرسہ تجوید القرآن لاہور سے قرأت و تجوید پڑھی۔

موجودہ مصروفیات آپ ان دنوں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تحریک حریت افغانستان کے مالی تعاون کے سلسلہ میں بڑی گرمجوشی سے کام کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یحییٰ کاظم

فاضل درسِ نظامی

خطیب جامع اہلحدیث محلہ غوثیہ آباد ملّت روڈ فیصل آباد

ولدیت مولوی علی محمد۔

ولادت ۱۹۴۷ء بمطابق ۱۳۶۶ھ

تعلیم مولانا محمد یحییٰ کاظم نے پرائمری پاس کی تو دینی تعلیم کے حصول کے لیئے مدرسہ دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد میں داخل ہوئے۔ آپ نے آٹھ سال تک دلجمعی سے حصولِ علم کیا۔ بعد ازاں ۱۹۷۲ء میں جامعہ سلفیہ سے دورۂ حدیث کیا۔

اساتذہ کرام

۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ امرتسری۔

۲۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ بڈھی مالوی۔

۳۔ پروفیسر غلام احمد حریری ۴۔ شیخ الحدیث حافظ احمداللہ

۵۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی ۶۔ مولانا خان محمد

خطابت فراغت کے بعد آپ عرصہ دو سال تک قصبہ میٹھدی روڑالہ روڈ میں خطیب رہے۔ ان دنوں آپ محلہ غوثیہ آباد ملّت روڈ فیصل آباد میں بطور خطیب دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تصنیفات وتالیفات آپ نے وجوب قرأۃ الفاتحہ خلف الامام کے نام سے ایک رسالہ مرتّب کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یحییٰ جانباز

میٹرک ۔ فاضل درس نظامی

ناظم دفتر جماعت غرباء اہل حدیث کراچی ۔

ولدیت محمد عبداللہ مرحوم ۔

ولادت ۱۹۲۹ء بمطابق ۴۷۔۱۹۴۸ھ فیروز پور (ہندوستان)

خاندانی پس منظر مولانا محمد یحییٰ جانباز خاندانی طور پر اہلحدیث چلے آرہے ہیں۔ مولانا محمد عبداللہ جنہیں جماعت غرباء اہلحدیث میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا وہ قوم اوڈ (راجپوت) کے رئیس اور آپ کے بزرگوں میں سے تھے ۔

تعلیم آپ نے اسلامیہ ہائی سکول فیروز پور سے میٹرک کا امتحان کیا۔ بعدازاں مدرسہ سلیمانیہ۔ جامعہ سلیمانیہ فاضلکا ضلع فیروز پور میں دینی علوم کی تحصیل میں منہمک رہے۔

اساتذہ کرام ۱۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ اوڈ مرحوم ۔

۲۔ مولانا حافظ عبدالستار محدث دہلوی مرحوم

۳۔ مولانا مقبول احمد مجاہد ۴۔ مولانا عبدالغنی کبیر

تکمیل تعلیم کے بعد آپ جماعت غرباء اہلحدیث میں باقاعدہ طور پر کام کرنے لگے۔ اور خطابت و تدریس کے ساتھ تصنیف و تحقیق کا کام بھی شروع کر دیا۔

تلامذہ معروف تلامذہ مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ مولانا محمد خلیق خاں ۔ ۲۔ مولانا عبیداللہ ۔

۳۔ مولانا عبدالرشید ۴ مولانا عبدالحفیظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسفار آپ سعودی عرب اور مشرقی پاکستان کے تبلیغی و تنظیمی دورے بھی کر چکے ہیں

تصانیف و تالیفات ۱۔ سوانح حیات مولانا محمد عبداللہ اوڈ مرحوم۔
۲۔ رپورٹ تنظیمی دورہ جات جماعت غربا اہلحدیث۔
مشرقی و مغربی پاکستان۔

اولاد مولانا صاحب کی اولاد میں چار لڑکے اور تین بچیاں ہیں۔

جماعتی خدمات آج کل جماعت غرباء اہلحدیث کراچی کے مرکزی دفتر میں صدر محرر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

مولانا سید محمد یحییٰ

میٹرک۔ پی ٹی سی۔ فاضل درس نظامی۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی۔
مبعوث دارالافتاء الریاض۔
مقیم سعودی مرکز الدعوۃ والارشاد فجیرہ (متحدہ عرب امارات)

ولدیت سید حبیب اللہ بن سید عبدالواحد

ولادت ۴ جنوری ۱۹۵۷ء بمطابق ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ بروز جمعۃ المبارک
بمقام گھلن چک نمبر ۹ نزد منڈی پتوکی ضلع قصور۔

تعلیم مولانا سید محمد یحییٰ نے رسمی طور پر میٹرک اور پی ٹی سی کے امتحانات پاس کیے۔ دینی تعلیم کے لیے مندرجہ ذیل مدارس میں زیر تعلیم رہے۔
۱۔ دارالحدیث نارووکی ماہجہ ۲۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد ۳۔ جامعہ اسلامیہ لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ کرام | مذکورہ مدارس میں شاہ صاحب نے ابتدائی تعلیم :۔

۱۔ مولانا عبدالقیوم تلمیذ مولانا عبدالجبار غزنویؒ اور مولانا محمد عبداللہ شفیق بن مولانا عبدالقیوم سے حاصل کی۔ مرحلہ ثانویہ میں آپ کے مندرجہ ذیل اساتذہ تھے۔

۳۔ حافظ ثناء اللہ کلسوی (فاضل مدینہ یونیورسٹی) ۴۔ حافظ عبدالستار حسن

۵۔ مولانا عبیداللہ رحمانی ۶۔ مولانا عبیدالرحمان ۷۔ مولانا محمد اکالگڑھی۔

حجانہ مقدس میں دینی تعلیم | بعد ازاں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کا شوق آپ کو سرزمین حجانہ مقدس میں لے گیا۔ اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔ یہاں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے پانچ سال تک استفادہ کیا۔

عرب اساتذہ :۔ ۸۔ شیخ محمود قائد (مصری) ۹۔ شیخ عبداللہ غنیمان (سعودی)

۱۰۔ شیخ عبدالعزیز الربیعان (سعودی) ۱۱۔ شیخ عبدالرحمان الخذیفی (سعودی) امام مسجد نبویؐ وسابق امام مسجد الحرام ۱۲۔ شیخ محمد ابراہیم الاخضر (سعودی) سابق امام مسجد الحرام

۱۳۔ شیخ فوائد قندیل (مصری)

فراغت کے بعد آپ دارالافتاء الریاض کے مبعوث کی حیثیت سے متحدہ عرب امارات میں چلے آئے یہاں آپ مکتبۃ الکتاب والسنۃ ومدرسہ تحفیظ القرآن (کلباء) شارجہ میں تدریسی وخطابتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تصنیف وتالیف | "التوسل احکامہ وانواعہ" ایک کتاب تالیف کی جو ہنوز غیر مطبوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمانی

الف اے۔ فاضل عربی۔ فاضل درسِ نظامی
فاضل وفاق المدارس السلفیہ
خطیب جامع مسجد اہل حدیث
شیخ الحدیث دارالعلوم رحمانیہ منڈی فاروق آباد (شیخوپورہ)

ولدیت | کرم دین مرحوم

ولادت | یکم مئی ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ بروز جمعہ بمقام ویروال تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر (ہندوستان)

خاندانی پس منظر | مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمانی ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ الحاج عبدالرحمان ویروالوی آپ کے دادا محترم اور مولانا فتح الدین مرحوم آپ کے تایا تھے۔ علماء موجودین میں سے مولانا حکیم محمد ابراہیم حافظ آبادیؒ آپ کے چچا محترم۔ مولانا قاری محمد اسماعیل اسد برادر عمزاد اور حافظ عبدالرزاق سعیدی برادر محترم ہیں۔

تعلیم | قیام پاکستان کے بعد اچانک والدین کا سایہ سر سے اُٹھ گیا تو آپ کے عم مکرم جناب میاں الحاج جان محمد ڈیرہ ملاّ سنگھ والوں نے مڈل تک تعلیم دلوائی چونکہ خاندان میں دینی ماحول تھا۔ اس لیئے حصولِ علم دین کے لیئے ۱۹۵۶ء میں دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد کا رُخ کیا۔ اس کے بعد دارالقرآن والحدیث فیصل آباد۔ دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔ دارالعلوم تقویۃ الاسلام غزنویہ لاہور۔ دارالحدیث ڈپٹی باغ سیالکوٹ اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں زیرِ تعلیم رہے۔ کراچی سے سندِ فراغت حاصل کی جبکہ سیالکوٹ میں فاضل عربی کی تیاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اور اس کے بعد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں خطیب مقرر ہوئے ۱۹۶۵ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۶ء میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد سانگلہ ہل کو چھوڑ کر آبائی گاؤں ڈیرہ ملاّ سنگھ نزد منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ۲۷ جون ۱۹۶۷ء میں آپ نے احباب جماعت بالخصوص خان محمد افضل خاں۔ نذیر احمد ڈوگر اور حافظ عبدالرزاق سعیدی سے مشورہ کرنے کے بعد بے سروسامانی کی حالت میں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اس مدرسہ کی تعمیر و ترقی کے لیے قریہ قریہ بستی بستی چکر لگائے۔ بالآخر اللہ کے فضل و کرم سے ملک کا ایک معروف مدرسہ بن گیا۔ طلبہ کی کثرت اور حالات کے تقاضہ نے فاروق آباد اڈہ لاریاں پر منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔ آپ نے اپنا گھر بار چھوڑا۔ اور اس بے آباد جگہ پر دارالعلوم رحمانیہ بسا ڈالا۔ اب آپ اس مدرسہ کے شیخ الحدیث ہیں۔

اساتذہ کرام مولانا رحمانی کو مندرجہ ذیل اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل ہے:

۱۔ شیخ الحدیث علامہ محمد یوسف کلکتوی ۲۔ مولانا حافظ احمد اللہ

۳۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ویروالوی ۴۔ مولانا عبدالغفار حسن

۵۔ مولانا عبدالرحمان نذیری ۶۔ مولانا معاذ الرحمان سرحدی

۷۔ مولانا عزیز الرحمان ہزاروی ۸۔ مفتی غلام ربانی۔

تلامذہ آپ کے تلامذہ کی تعداد تقریباً دو سو ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل زیادہ اہم اور معروف تلامذہ ہیں۔

۱۔ مولانا شفیق الرحمان ۲۔ مولانا عبدالرزاق

۳۔ ماسٹر محمد لویس ۴۔ مولانا جان محمد ۵۔ مولانا حافظ سیف اللہ

۶۔ مولانا حافظ محمد خالد ۷۔ مولانا حافظ عبدالرحمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تالیفات وتصانیف | درس وتدریس اور وعظ وخطابت کے ساتھ ساتھ آپ تحریر کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ اب تک آپ نے مندرجہ ذیل کتب تالیف فرمائی ہیں:۔

۱۔ مسائل واحکام رمضان المبارک ۲۔ مسائل رمضان ۳۔ مسائل عشر
۴۔ مسائل زکوٰۃ ۵۔ نماز محمدی ۶۔ تحفۃ الاحادیث علی نخبۃ الاحادیث۔
۷۔ رحمۃ الاحوذی تعلیق علی الترمذی (عربی)
۸۔ نیل المرام تعلیق علی بلوغ المرام (عربی)
۹۔ نور المفاتیح علی مشکوٰۃ المصابیح (عربی)

اولاد | مولانا محمد یحییٰ خلیق رحمانی کو اللہ تعالیٰ نے تین بچے اور چار بچیاں عطا فرمائی ہیں۔ لڑکوں میں شفیق الرحمان عمر ۱۲ سال۔ عتیق الرحمان عمر ۸ سال۔ اور حبیب الرحمان عمر ۶ سال ہیں۔ ماشاء اللہ سبھی بچے دینی تعلیم سے آراستہ ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔

اس وقت مولانا مکان نمبر ۲/۴۵ محلہ رحمان پورہ گلی نمبر ۲ نزد سرسید آئیڈیل سکول مارکیٹ کمیٹی منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں رہائش رکھے ہوئے ہیں۔ اور شب و روز خدمت دین میں مصروف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حکیم محمد یوسف

فاضل درسِ نظامی ۔ مالک فیض الباری دواخانہ
ڈچکوٹ روڈ۔ مومن آباد۔ فیصل آباد
خطیب جامع مسجد اہلحدیث صدیقِ اکبر۔ اسلام نگر
گلی نمبر ۹ ۔ فیصل آباد۔

ولدیت | مولانا امام دین مرحوم موضع بھیکے۔ مصنّف حقوق الزوجین

ولادت | ۲۰ جنوری ۱۹۱۶ء بمطابق ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۳۴ھ بروز جمعرات
بھیکے ضلع امرتسر (ہندوستان)۔

تعلیم | مولانا حکیم محمد یوسف نے رسماً مڈل تک تعلیم حاصل کی پھر روپڑ۔ بھویا اصل بھاؤ وال۔ کوٹلی رائے ابوبکر کے دینی مدارس میں رہ کر حصولِ علم کیا۔
آپ نے مولانا حافظ محمد حسین روپڑیؒ۔ مولانا حافظ محمد اسماعیل بھاؤ وال اور مولانا عبدالرحمان سے علمی استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے فیروزپور لدھیانہ کے علمی اور لاہور سے کراچی تک تبلیغی سفر کیئے۔

دینی خدمات | تحصیلِ علم کے بعد سے آپ متواتر دینی اور تبلیغی خدمات سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد کے ہمراہ جو ہجرت کی وہ بھی محض بسبب دین تھی۔
آپ نے اپنے گاؤں میں سنّت کے مطابق ۱۲ تکبیروں سے عید کی نماز پڑھائی۔ پہلے تو اہلِ دیہہ نے اس بات پر برہمی کا اظہار کیا۔ پھر جب آپ نے اصل حدیث مبارک دکھائی تو انہوں نے مجادلہ کیا۔ اس پر آپ نے اپنا گھر بار چھوڑا اور اپنے اہل وعیال سمیت موضع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گکھڑ ضلع لاہور میں آباد ہو گئے۔ پہلے آپ بھوانہ ضلع لاہور میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اب ان دنوں جامع مسجد اہل حدیث صدیق اکبر اسلام نگر فیصل آباد میں بطور خطیب خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔ آپ کو مرزائیت پر پورا عبور حاصل ہے اور اس کے خلاف آپ کی تحقیق بہت مضبوط ہے۔

مباہلہ آپ کا چک نمبر ۶/۱۱ ایل ضلع ساہیوال میں امام مرزائیہ سید بشیر احمد سے مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۱ء کو مباہلہ ہوا کہ ہم دونوں میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سچے کی زندگی میں طبعی موت سے مار دے۔ چنانچہ مرزائی مذکور ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء کو فوت ہو گیا اور اسے ربوہ کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اور مولانا حکیم محمد یوسف بحمداللہ تا حال تحریراً و تقریراً مرزائیت کی بھرپور تردید کر رہے ہیں۔ اس مباہلہ کی تصدیق ـــــ تصدیق مباہلہ چک نمبر ۶/۱۱ ایل ضلع ساہیوال کے نام سے بصورت اشتہار شائع ہو چکی ہے ـــــ جس پر موضع مذکور کے چھ معزز افراد کے دستخط موجود ہیں۔

اس مباہلہ کے متعلق جناب مولانا نے اعلان کیا ہوا ہے کہ جو مرزائی قادیانی میرے مباہلے کو تسلیم نہیں کرتا وہ خود مباہلہ کرے یا عدالتی کارروائی کرے۔

مناظرہ اس کے بعد ۲۸ جنوری ۱۹۸۴ء کو موضع کالی بیر ضلع شیخوپورہ کے مرزائیوں کے رہنما مظفر احمد نے حیاتِ مسیح پر مسلمانوں کو چیلنج کیا۔ جواب کے لیے مولانا محمد یوسف تیار ہوئے دوران بحث آپ نے "مجموعہ اشتہارات از مرزا غلام احمد قادیانی جلد سوم صفحہ ۸۳، ۸۴۔ الناشر شرکۃ الاسلامیۃ لمیٹڈ ربوہ" کے اقتباس کے مطالبہ کے تحت قرآن و حدیث سے حیاتِ مسیح پر دلائل کا انبار لگا دیا۔ اور اس طرح سے مرزائیوں کو زبردست ہزیمت اٹھانا پڑی۔

اس مباحثہ کی کارروائی بھی ـــــ مولانا محمد یوسف فاتح مرزائیت فیصل آبادی کا اسیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت مرزائیہ قادیانی کالی بیر سے مبلغ چالیس ہزار روپیہ کا مطالبہ ـــــ کے نام سے بصورت اشتہار شائع ہو چکی ہے۔ جس پر سولہ معززین کے تصدیقی دستخط ہیں۔ حکیم صاحب نے اہل حدیث اور دیگر فرق کے درمیان کچھ نزاعی موضوعات پر بھی رسائل تحریر کیئے ہیں۔

مولانا محمد یوسف

ایم اے (عربی)۔ ایم اے (اسلامیات)۔ بی ایڈ (پنجاب یونیورسٹی)
فاضل درس نظامی۔ خریج الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ۔

ولدیت | محمد اصغر۔

ولادت | یکم نومبر ۱۹۵۱ء بمطابق ۳۰ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ جمعرات۔ فیصل آباد۔

حصولِ علم | مولانا محمد یوسف نے اپنی تعلیم کا آغاز سکول سے کیا۔ دورانِ تعلیم جماعت پنجم سے میٹرک تک ہر سال اپنی جماعت میں اوّل آتے رہے۔ دینی تعلیم کے لیئے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں داخل ہوئے اور الشہادۃ العالیہ حاصل کی۔ ساتھ ہی عصری تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور ایم اے (عربی)۔ ایم اے (اسلامیات) اور پنجاب یونیورسٹی سے بی ایڈ کے امتحانات پاس کیئے۔ بی ایڈ میں آپ نے وظیفہ (سکالرشپ) حاصل کیا۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لیئے الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ میں جانا ہوا، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں سے سندِ فراغت حاصل کی۔

اساتذہ کرام

۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالوی۔
۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر محمد یعقوب قریشی۔
۳۔ مولانا ثناء اللہ فیروز پوری ۴۔ حافظ ثناء اللہ سرہالوی

تدریسی خدمات

تحصیل علم کے بعد آپ مقامی گورنمنٹ ہائی سکول میں اُستاذ مقرر ہو گئے۔ یہاں آپ نے دو سال تک تدریسی فرائض انجام دیئے۔ صبح اسمبلی میں تمام اساتذہ وطلباء کو روزانہ درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ ساتھ ہی پرائیویٹ طور پر ایک شبینہ کلاس جاری کی جس میں پروفیسر حضرات، ملز مینیجرز، انجینیئرز، ڈاکٹرز اور دیگر بڑے بڑے آفیسر بلا فیس و معاوضہ عربی زبان سیکھتے تھے۔

بعد ازاں آپ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بطور استاذ کام کرنے لگے۔ یہ سلسلہ بھی دو سال جاری رہ سکا۔ پھر الکلیۃ العربیہ میں عربی بول چال کی تدریس کے لیئے بطور لیکچرار کام کیا۔ دو سال تک یہ خدمات سرانجام دیں۔ اس کلاس میں عربی بول چال کے علاوہ درسِ حدیث، درسِ قرآن، اہم دینی مسائل اور اسلام کی نامور شخصیات کی سوانح نصاب میں شامل تھیں۔ مولانا نے بہت سے بے دین اور جاہل قسم کے گھرانوں کو حصولِ علم کی رغبت دلائی۔ چنانچہ بہت سے طلباء کو جامعہ سلفیہ اور دیگر دینی اداروں میں داخل کروایا۔ اُن میں سے بعض طلباء اب مدینہ یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائے گرامی علمائے کرام

جن کی طرف سے عدم تعاون کی صورت میں باوجود کوشش تمام ہم ان کے تراجم پیش نہ کر سکے۔ کوشش تمام سے مراد یہ ہے کہ حصول معلومات کے لیئے مطبوعہ فارم وافر مقدار میں طبع کرائے۔ مختلف جلسوں، کانفرنسوں اور انتظامی اجتماعات میں عام تقسیم کیئے گئے۔ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی دفتر (ان دنوں) واقع شہزادی بلڈنگ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور سے سائیکلوسٹائل کروا کر دستی اور بذریعہ ڈاک علماء کرام تک یہ فارم پہنچائے گئے۔ جماعتی اخبارات و جرائد، ہفت روزہ "الاعتصام"۔ ہفت روزہ "الاسلام" اور "مجلہ جامعہ ابراہیمیہ" سیالکوٹ میں اعلانات شائع کروائے، پشاور سے کراچی تک کا سفر کیا۔ اور محترم علماء کرام کی خدمت میں حاضری دی۔ دو دو تین تین مرتبہ فارم بذریعہ ڈاک ارسال کیئے۔ اپنے ساتھی روانہ کیئے۔ تاکہ انٹرویو کی صورت میں مطلوب حاصل ہو جائے۔ ہم یہی کچھ کر سکتے تھے اور یہی کچھ ہمارے بس میں تھا۔

۱۔ مولانا پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپور

۲۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امرتسری فیصل آباد
آپ سے ٹیلیفون پر گفتگو ہوئی۔ حاضر ہونے کی اجازت چاہی لیکن آپ نے انکار کر دیا۔

۳۔ مولانا عزیز بیدی لاہور

130006

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ مولانا عبدالعزیز حنیف اسلام آباد ـــــ آپ نے فرمایا کہ فارم گم ہو گیا ہے۔ پھر تین مرتبہ فارم پیش کیے لیکن نتیجہ ندارد۔

۵۔ مولانا عبدالصمد مظفر آباد ۶۔ مولانا حافظ عبدالحمید قصوری۔ راولپنڈی

۷۔ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری بورے والہ (ملتان)

۸۔ پروفیسر نعمت علی بھٹی فیصل آباد ۹۔ پروفیسر محمد شریف چودھری۔ ملتان

۱۰۔ مولانا شفیق الرحمان ۱۱۔ مولانا محی الدین احمد فیروزپوری۔ اسلام آباد

۱۲۔ پروفیسر احمد ساقی۔ اوکاڑہ ۱۳۔ مولانا قاری محمد یونس ساہیوال

۱۴۔ پروفیسر محمد رفیق صفدر ساہیوال ۱۵۔ پروفیسر محمد صدیق ساہیوال

۱۶۔ پروفیسر محمد افضل ساہیوال ۱۷۔ پروفیسر محمد رفیق ساہیوال

۱۸۔ مولانا محمد اسماعیل حلیم اوکاڑہ ـــــ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے حالات لکھوانا نہیں چاہتا۔ میرا معاملہ میرے اللہ کے ساتھ ہے۔

۱۹۔ مولانا فضل الرحمٰن ایم اے۔ لاہور ۲۰۔ ایم اے راغب۔ لاہور۔

۲۱۔ پروفیسر عبدالحفیظ چودھری۔ لاہور ۲۲۔ مولانا حبیب الرحمان قصوری۔

۲۳۔ پروفیسر حافظ محمد ایوب لاہور ۲۴۔ مولانا حافظ ثناء اللہ سرہالوی لاہور۔

۲۵۔ مولانا اکرام اللہ ساجد کیلانی لاہور ۲۶۔ مولانا حافظ نذیر احمد ظہیر۔ لاہور

۲۷۔ مولانا منیر احمد ایم اے۔ لاہور ۲۸۔ مولانا محمد حسین شیخوپوری

۲۹۔ مولانا عطاء الرحمان شیخوپوری ۳۰۔ مولانا شمشاد احمد سلفی نارنگ منڈی

۳۱۔ صوفی احمد دین منڈی بہاوالدین ۳۲۔ مولانا حافظ عبدالرزاق فاروق آباد۔

۳۳۔ مولانا فضل الرحمان ثوری فیصل آباد ۳۴۔ مولانا محمد عبدہٗ فیصل آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۵۔ مولانا عطاء اللہ طارق گگو منڈی ۳۶۔ مولانا محمد صدیق بدھوآنہ جھنگ

۳۷۔ پروفیسر حاجی احمد علی انصاری ۳۸۔ مولانا فضل احمد غزنوی حیدر آباد

۳۹۔ مولانا عبدالحمید الوہ رحمانی کراچی ۴۰۔ مولانا سلطان احمد بدین (سندھ)

۴۱۔ مولانا عبدالرشید مسعود کراچی ۴۲۔ پروفیسر ثناء اللہ مجاہد۔ کراچی

۴۳۔ مولانا محمد اسحاق روپڑی۔ کراچی ۴۴۔ مولانا محمد اسحاق شاہد دہلوی۔ کراچی

۴۵۔ مولانا عبدالشکور پشاور ۴۶۔ مولانا حافظ عبدالقدوس پشاور

۴۷۔ مولانا محمد عبداللہ ہری پور ۴۸۔ مولانا عبدالقدوس چشتیاں۔ بہاولنگر

۴۹۔ مولانا عبدالجبار فانی فقیر والی۔ بہاولنگر ۵۰۔ مولانا عبدالستار کھچی والہ۔ بہاولنگر

۵۱۔ مولانا محمد شعیب خاں چوک منڈا مظفر گڑھ ۵۲۔ مولانا محمد حیات پنڈی گھیب ضلع اٹک۔

۵۳۔ مولانا محمد سلیمان انصاری لاہور ۵۴۔ مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروزپوری

اپنے محترم فاضل بزرگ جناب قاضی صاحب کا اسم گرامی آخر میں لکھنے کی جسارت اس لیے کرنا پڑی کہ موصوف نے بیسیوں بار اپنے حالاتِ زندگی مہیا فرمانے کی ہماری استدعا کے باوجود ہمارے ساتھ کوئی تعاون تو نہ فرمایا۔ البتہ کچھ قیمتی خیالات اور مشوروں سے ضرور مستفید فرمایا۔ جنہیں یہاں آخر میں ہدیۂ قارئین کرنا ضروری تھا۔

قاضی صاحب محترم اس کتاب کی اہمیت و افادیت واضح فرماتے ہوئے اپنی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ہمیں موثق ذرائع سے یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ میاں محمد یوسف سجاد صاحب ایم اے، اور شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب جانباز کی نگرانی، سرپرستی بلکہ اشتراک و تعاون سے موجودہ علمائے اہل حدیث کے حالات قلمبند فرما رہے ہیں۔ یہ ایک وقت کا تقاضا اور حالاتِ حاضرہ کی نہایت اہم ضرورت تھی۔

(باقی صـ۳۸۴ پر)

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "